

تعلیمات نبویہ

ترتیب: محمد کریم سلطانی

الجزء الثانی

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خیرار فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعلیمات نبویہ

الجزء الثانی

ترتیب ۸

محمد کریم سلطانی

۱۴۲۷ھ

مکتبہ صبحے نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرار، پیپلز کالونی فیصل آباد ٹیکس: 041-8739797 فون: 041-8730834

تعلیمات نبویہ

(الجزء الثانی)

تالیف

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون: 34-8730833-041

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

تعلیمات نبویہ (الجزء الثانی)	نام کتاب
محمد کریم سلطانی	تالیف
اول ۲۰۰۶ء	اشاعت
صبح نور کمپیوٹرز	کمپوزنگ
مکتبہ صبح نور	ناشر
	تعداد
	قیمت





وضو کا سنت طریقتہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی
آلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

صلاة (نماز) وہ اہم عبادت ہے جسے دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ صلاة پر محافظت
ایمان کی نشانی ہے۔ مومن کو صلاة کے بغیر چین نہیں آتا۔
اس صلاة کے لئے وضو کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ صلاة ادا کرنے کے لئے مومن کا با وضو
ہونا ضروری ہے۔

وضو کی اہمیت کے پیش نظر وضو کے بارے میں چند چیزیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ اہل
اسلام ان پر عمل کریں۔ کیونکہ صلاة کا انحصار ہی وضو پر ہے۔ یاد رہے اس سلسلہ میں ذکر کردہ
تمام احادیث مقدسہ صحیح و حسن ہیں اور کسی سنداً ضعیف حدیث کو بھی اس کتاب میں درج نہیں کیا
گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہمیں صراط مستقیم پر چلنا
نصیب فرمائے، احادیث مقدسہ پر عمل کی سعادت عطا فرمائے اور ایمان کی چاشنی سے بہرہ ور
فرمائے۔

مفتاح صلاة

وضو مفتاح صلاة ہے یعنی نماز کی چابی جیسے کوئی بھی تالا بغیر چابی کے نہیں کھلتا اسی طرح
صلاة بھی بغیر وضو کے ادا نہیں کی جاسکتی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهُورُ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۳۵۹۷)	جلد ۱۱	صفحو ۵۰۸
قال حمزه احمد الزين:	اسناده حسن		
الترغيب والترهيب مختصراً /	رقم الحديث (۵۳۸)	جلد ۱	صفحو ۳۱۹
شعب الايمان للبيهقي	رقم الحديث (۲۷۱۱)	جلد ۳	صفحو ۴
فيض القدير	رقم الحديث (۸۱۹۲)	جلد ۵	صفحو ۵۲۶
سنن الترمذی	رقم الحديث (۴)	جلد ۱	صفحو ۸۵
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۲۵۷۶)	جلد ۲	صفحو ۲۶۳

نے ارشاد فرمایا: جنت کی چابی صلاۃ (نماز) ہے اور صلاۃ کی چابی وضو ہے۔

-☆-

باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت شدہ حدیث پاک ملاحظہ ہو۔
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ.

صفحہ ۴۴۲	جلد ۷	رقم الحدیث (۱۰۲۶۵)	تحفة الاشراف
صفحہ ۳۶۰	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۳۷۳)	سنن الکبریٰ للبیہقی
صفحہ ۵۳۰	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۹۷۰)	سنن الکبریٰ للبیہقی
صفحہ ۱۶۲	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۷۵، ۲۷۶)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
صفحہ ۱۰۵	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۴، ۲۲۵)	صحیح سنن ابن ماجہ
		حسن صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۰۲	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۱۲)	مشکاۃ المصابیح
		هذا الحدیث صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۸	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۰۱)	ارواء الغلیل
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۳۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۱)	سنن ابی داود
صفحہ ۲۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۱)	صحیح سنن ابی داود
		حسن صحیح	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت امام محمد بن الحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا صلاۃ کی چابی وضو ہے اس کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے اور اس کی تحلیل السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا ہے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۸۵
قال الترمذی:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۰
قال الالبانی:	حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
حیلة الاولیاء		جلد ۸	صفحہ ۳۷۲



عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ
الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ.

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
صلاة کی چابی وضو ہے اور اسکی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے اور اسکی تحلیل السلام علیکم ورحمة اللہ
کہنا ہے۔



المستدرک
قال الحاكم:
مسند الامام شافعي
رقم الحديث (٢٦٩)
هذا حديث صحيح الاسناد على شرط مسلم
جلد ١ صفحہ ٣٣٢
صفحہ ٣٣٢



عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ.

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی چابی وضو ہے۔

جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے۔

جنت ابدی و سرمدی انعامات کا مقام ہے۔

اس جنت میں داخلہ کی چابی صلاۃ ہے۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں صلاۃ پڑھے بغیر

جنت جاؤں گا تو یہ اسکا فریب نفس ہے۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جنت کی

مفتاح صلاۃ کو قرار دیا ہے تو اہل ایمان کو صلاۃ سے اس درجہ محبت ہونی چاہیے کہ جب تک وہ

اسے ادا نہ کر لیں انہیں چین نہ آئے۔

صلاۃ (نماز) کی چابی وضو کو کہا گیا ہے۔

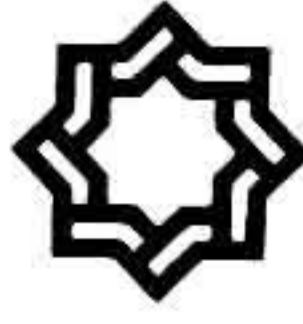
بندہ مومن سوچے کہ اس نے کس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونا ہے۔ اس عَلَامُ الْغُيُوبِ
جَلَّ جَلَالُهُ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس شان والے اللہ کی
بارگاہ میں پاک و صاف ہو کر حاضر ہونا چاہیے اس لئے صلاۃ کے لئے وضو کو شرط قرار دیا
گیا ہے۔

تَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ

حرمت صلاۃ میں داخل کرنے والی چیز تکبیر اللہ اکبر کہنا ہے۔
تحریم مصدر بمعنی اسم فاعل ہے یعنی مُحَرِّمٌ - حرام کرنے والی، تکبیر کہنے سے بہت سی
چیزیں جو پہلے حلال تھیں حرام ہو جاتی ہیں مثلاً بولنا، کھانا، پینا وغیرہ۔ اسی لئے ابتدا صلاۃ میں
اللہ اکبر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

تَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ

صلاۃ سے نکالنے والی چیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا ہے۔ تحلیل سے مراد خُرُوجٌ مِنْ
الصَّلَاةِ ہے صلاۃ سے نکلنا۔
تحلیل مصدر بمعنی اسم فاعل ہے یعنی مُحَلِّلٌ - حلال کرنے والی۔ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے
سے جو مباح اشیاء حرام ہو گئی تھیں وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے سے پھر حلال ہو گئی ہیں۔



عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ.

سنن الترمذی	رقم الحديث (١)	جلد ١	صفحة ٨٣
قال الترمذی:	هذا الحديث أصح شيء في هذا الباب وأحسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (١)	جلد ١	صفحة ١٩
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٤١)	جلد ١	صفحة ١٦٢
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٢٠)	جلد ١	صفحة ١٠٢
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحديث (٥٩)	جلد ١	صفحة ٣٦
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (٥٩)	جلد ١	صفحة ٢٤
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحديث (١٣٩)	جلد ١	صفحة ١١٠
سنن النسائی	رقم الحديث (٢٥٢٠)	جلد ٥	صفحة ٨٥

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود سنا آپ فرما رہے تھے:

کوئی صلاۃ (نماز) طہارت و وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے دیا گیا کوئی صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔

-☆-

صلاۃ ادا کرنے کیلئے جسم کا پاک ہونا ضروری ہے حدیث اصغر کی صورت میں وضو کرنے

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۲۰۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۸
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۶۲

سے جسم پاک ہو جاتا ہے۔

جب وضو کر لیا تو یہ جسم پاک و صاف ہو گیا اب اس پاک جسم سے صلاۃ ادا کی جائے۔

وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ

حرام مال سے دیا گیا صدقہ قبول نہیں۔ ایک آدمی چوری و ڈکیتی سے رقم حاصل کرتا ہے پھر اس رقم سے صدقہ دینا چاہے تو یہ اس کا فعل ہرگز قبول نہیں کیونکہ حرام مال اس کیلئے کیسے حلال ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعتِ بیضاء پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ - لَا تَقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۵۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۸
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۱۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۸
قال المحقق:	هذا الحدیث متفق علی صحته		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۳)	جلد ۸	صفحہ ۱۵۸
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی بے وضو ہو جائے اسکی صلاۃ (نماز) قبول نہ ہوگی جب تک کہ وہ وضو نہ کرے۔

-☆-

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ہمام بن منبہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا وضو نہ رہے اس کی صلاۃ اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک وہ وضو نہ کرے۔

-☆-

صلاۃ کی ادائیگی کیلئے وضو شرط ہے۔ جب تک صلاۃ ادا کرنے والا با وضو نہ ہو اس کو صلاۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں۔ بے وضو صلاۃ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی اور اسکے حکم کا استہزاء ہے نیز بے وضو صلاۃ ادا کرنا صلاۃ کو خفیف سمجھنا ہے بے وضو صلاۃ ادا کرنے والے بدنصیب کا ایمان رخصت ہوتے دیر نہیں لگتی۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ مَكْرِ الشَّيْطَانِ وَكَيْدِهِ.

وضوایمان کا حصہ ہے

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ الْمِيزَانِ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُؤَبِّقُهَا.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۳۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۳۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۳
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وضو کا خوش دلی سے مکمل کرنا نصف ایمان ہے۔

الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے۔

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمانوں اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

صلاة (نماز) نور ہے۔

زکوٰۃ برہان ہے۔

صبر (قبر و حشر میں) روشنی ہے۔

قرآن تیرے لئے حجت ہے (اگر تو اس پر عمل کرے) یا تیرے خلاف حجت ہے (اگر

تو اس پر عمل نہ کرے)

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۰۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۱۷)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۶۳)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۲



ہر آدمی صبح کے وقت اپنے نفس کا سودا کرتا ہے بس ان میں سے کچھ اپنے نفس کو عذاب سے بچا لیتے ہیں اور باقی لوگ اپنے نفسوں کو نافرمانی کے باعث ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

-☆-

إِسْبَاحُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ

علامہ زحشری شطر کا معنی نصف کرتے ہیں۔

ملاحظہ ہو ان کی تالیف الفائق فی غریب الحدیث:

الشَّطْرُ : النِّصْفُ ۱

علامہ ابن الاثیر نے بھی یہی لکھا ہے:

الشَّطْرُ : النِّصْفُ ۲

المحیط فی اللغة میں بھی اس کا معنی نصف ہی لکھا ہے:

شَطْرُ كُلِّ شَيْءٍ نِصْفُهُ ۳

لیکن المعجم الوسیط میں مرقوم ہے:

الشَّطْرُ : نِصْفُ الشَّيْءِ وَيُسْتَعْمَلُ فِي الْجُزْءِ مِنْهُ ۴

(۱) الفائق فی غریب الحدیث ۲/۲۰۱

(۲) النہایہ لابن الاثیر ۲/۴۷۳

(۳) المحیط فی اللغة ۷/۲۹۰

(۴) المعجم الوسیط ۱/۴۸۲

شتر کسی چیز کے نصف کو کہتے ہیں اور شتر کی چیز کے جز کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔
 ”الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ“ میں اگر شتر کا معنی جز و کریں تو مفہوم بالکل واضح ہے کہ
 وضو ایمان کا جزء ہے لیکن اگر اس کا معنی نصف کریں تو پھر سوال یہ ہے کہ وضو کو نصف ایمان کس
 وجہ سے کہا گیا؟

۱۔ ایمان کا انحصار صلاۃ پر ہے۔

”الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ“

صلاۃ دین کا ستون ہے۔ اس پر واضح دلالت کرتا ہے۔

اب دو چیزیں نظر آتی ہیں:

۱۔ صلاۃ - اصل مقصد

ب۔ وضو - اسکے بغیر صلاۃ نہیں

اس وجہ سے وضو کو شتر ایمان نصف ایمان کہا گیا ہے۔

۲۔ ایمان کامل اس شخص کا ایمان ہے جو ہر قسم کی معصیت و نافرمانی سے محفوظ ہو۔

۱۔ معصیت صغیرہ

ب۔ معصیت کبیرہ

وضو کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس لئے وضو کو نصف ایمان قرار دیا

گیا۔

۳۔ کامل الا ایمان وہ ہے جو گناہوں سے پاک ہو اور وہ نیکیوں سے آراستہ ہو وضو گناہوں

سے پاک کرتا ہے اور صلاۃ نیکیوں سے آراستہ کرتی ہے اس لئے وضو کو شتر الا ایمان (نصف

ایمان) کہا گیا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جب اجر و ثواب سے نوازتا ہے تو اس کی عطا کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ عطاء عام

ب۔ عطاء خاص

اللہ کی وہ عطا جو ہر ایک کو بلا تخصیص ملے اسے عطاء عام کہتے ہیں۔ لیکن اللہ کا وہ کرم جو خاص بندوں کو ان کے اخلاص و للہیت کی بنا پر دیتا ہے اسے عطاء خاص کہتے ہیں۔

اللہ ہر وضو کرنے والے کو بھی اجر دیتا ہے۔ یہ اس کا کرم بلا تخصیص ہے لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہیں جو اس خلوص و للہیت سے وضو کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اجر و ثواب اس درجہ بڑھا دیتا ہے کہ اس اجر و ثواب کو دیکھ کر بجا طور پر عام آدمی کا نصف ایمان کہا جاسکتا ہے۔ یہ اللہ کا کرم ہے اور اس کے کرم کو کوئی روک نہیں سکتا جیسے اللہ تعالیٰ

کسی کو ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں اور

کسی کو ایک کے بدلے ستر اور

کسی کو ایک کے بدلے سات سو دیتا ہے اور اپنے خاص بندوں کے بارے میں فرمایا:

وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ

اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اجر و ثواب سات سو گنا سے بڑھا دیتا ہے اور اسکی کوئی حد

مقرر نہیں۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلْءُ الْمِيزَانِ

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا ایک مومن کا امتیاز ہے اس کا شکر کرنا ایمان کی حلاوت ہے تو یہ

الحمد لله بظاہر تو ایک مختصر جملہ ہے لیکن کریم اللہ جب اس پر اجر و ثواب عطا فرماتا ہے تو اس سے اعمال تولنے والا میزان بھر جاتا ہے جس کا اعمال نامہ نیکیوں سے بھر پور ہو وہ بڑا سعید ہے اس لیے اہل ایمان کی زبانیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مگن رہتی ہیں اور جب تک وہ اس خالق و مالک کی تعریف و توصیف نہ کر لیں انہیں چین نصیب نہیں ہوتا وجہ واضح ہے کہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءُ الْمِيزَانِ .

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنا آسمانوں اور زمین کو بھر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات وحدہ لا شریک ہر کجی سے منزہ ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں جب ایک مومن سبحان اللہ کہتا ہے تو دل و جان سے خدائے بزرگ و برتر کو ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مبرا سمجھتا ہے یہ سمجھنا ہی انسان کو شرک جیسے فتنیج و صف سے بچائے رکھتا ہے اور

اللہ اکبر، اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار ہے دنیا میں بڑے بڑے صاحبان اقتدار ہوئے اور بڑے بڑے صاحبان علم و عقل ہوئے لیکن وہ سب اللہ کی عطا و کرم سے ہوئے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس کی عظمت و کبریائی کے سامنے کل جہاں سرنگوں ہیں بندہ مومن جب اللہ تعالیٰ کو اکبر تسلیم کرتا ہے اور اس کا برملا اظہار کرتا ہے تو اس کی اپنی ذات ریا کاری و دکھلاوے کے عیوب سے پاک ہو جاتی ہے اس لیے یہ دو کلمات اتنے خیرات و برکات سے معمور ہیں کہ ان کے ادا کرنے والے کیلئے اتنا اجر و ثواب ہوتا ہے جس سے آسمان و زمین بھر جاتے ہیں۔

نشان مومن

عَنْ ثَوْبَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ : اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَأَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا
يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ .

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٤٤)	جلد ١	صفحة ١٦٥
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٢٦)	جلد ١	صفحة ١٠٥
قال الالباني:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٩٢)	جلد ١	صفحة ٩٦
ارواء الغليل	رقم الحديث (٣١٢)	جلد ٢	صفحة ١٣٥
قال الالباني:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحديث (٦٥٥)	جلد ١	صفحة ١٤٢
الموطا امام مالك	رقم الحديث (٣٦)	جلد ١	صفحة ٥٨
جامع الاصول	رقم الحديث (٤٠٣٩)	جلد ٩	صفحة ٣٩٥
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٢٣٣٥)	جلد ١٦	صفحة ٣٠٥
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین پر استقامت اختیار کرو اور تم اس کا حق ادا نہیں کر سکو گے اور اس بات کو جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر صلاۃ ہے اور مومن کے علاوہ کوئی بھی ہمیشہ با وضو نہیں رہتا۔

-☆-

۱۳۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۸۴)	السنن الکبریٰ للبیہقی
۶۷۰ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۱۵۰)	السنن الکبریٰ للبیہقی
۱۸۹ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۷۰۱۹)	المعجم الاوسط
۱۰۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	المعجم الکبیر للطبرانی
۳۲۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۵۵)	شرح السنۃ للبیہقی

یہی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ سے مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دین پر استقامت اختیار کرو اور مجھے معلوم ہے کہ تم اس کا حق نہیں ادا کر سکو گے لیکن سن لو! تمہارے اعمال میں سب سے افضل صلاۃ ہے اور وضو پر سوائے مومن کے کوئی محافظت و ہمیشگی نہیں کرتا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۷
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۲۳)	جلد ۶	صفحہ ۳۷۸

صحیح ابن حبان میں یہ روایت ان الفاظ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَعْلَمُوا إِنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

ترجمة الحديث:

میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کا قرب چاہو یا میانہ روی اختیار کرو اگر مکمل طور پر نہ کر سکو تو میانہ روی کے قریب قریب رہو اور جان لو! تمہارے اعمال میں سب سے بہتر صلاۃ ہے اور وضو پر سوائے مومن کے کوئی بھی محافظت و ہمیشگی نہیں کرتا۔

-☆-

وضو پر محافظت کے دو مفہوم بیان کئے گئے ہیں:

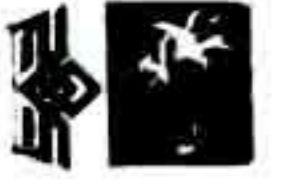
۱۔ وضو کو پورے حقوق سے ادا کرنا یعنی وضو کرتے وقت فرائض کا خاص خیال رکھنا۔ وضو کی سنتوں کو بھی نظر انداز نہ کرنا اور اس کے آداب پر بھی نگاہ رکھنا۔ گویا جو آدمی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ سے سرشار ہو کر وضو ادا کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے مومن ہے۔ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والا کہہ دیں اسے اور کیا چاہئے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۱
قال المحقق:	حدیث صحیح، اسناد حسن رجالہ رجال البخاری عد ابن ثوبان وهو حسن الحدیث		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۵



۲۔ وضو پر محافظت کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ

ہمیشہ با وضو رہا جائے۔ انسان جب بھی بے وضو ہو فوراً تازہ وضو کر لے کوشش کرے کہ کوئی بھی لمحہ بے وضو نہ گزرے۔ جو بندہ مومن ہمیشہ با وضو رہتا ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں گھرا ہوا ہے اور جس کے چاروں طرف اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں وہ بڑے مقدر والا ہے۔



گناہوں سے پاکیزگی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكَ الرَّبَاطُ، فَذَلِكَ الرَّبَاطُ، فَذَلِكَ الرَّبَاطُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۳
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۶
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۰
قال المحقق:	هذا الحدیث صحیح اخرجہ مسلم		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
صحیح سنن انسائی	رقم الحدیث (۱۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۲
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اسی کے ذریعے درجات کو بلند فرماتا ہے؟

وہ ہے۔ جو لمحات نفس پر شاق گزریں ان میں مکمل اور خوشدلی سے وضو کرنا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱،۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۸
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۰۸)	جلد ۸	صفحہ ۱۲۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال محمود محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۸۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳۷

مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا
 صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا
 سن لیجئے! یہی رباط ہے، یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔

-☆-

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

نفس انسانی آرام طلب ہے۔ کوئی بھی نیک کام کیا جائے تو نفس اس کے لئے آسانی سے مائل نہیں ہوتا۔ لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس پر بہت شاق گزرتا ہے۔

۱۔ موسم سرما میں گرم بستر چھوڑ کر عبادت الہی کے لئے اٹھنا نفس کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ اگر ان اوقات میں انسان بستر سے اٹھے ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو یقیناً یہ پانی جہنم کے شعلوں کو سرد کر دے گا اور یہی وضو جنت میں بلند درجات کا زینہ بنے گا۔

۲۔ کسی بندہ مومن کو جسمانی تکلیف ہے اور یہ تکلیف اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن مومن کے ایمان کی حلاوت اسے مجبور کرتی ہے کہ وضو کیا جائے اور اللہ کے حضور سر بندگی جھکایا جائے۔

۳۔ بندہ مومن کسی کاروباری مصروفیات میں ہے یا کہیں معاملات سلجھا رہا ہے یا تکرار علم کی بنا پر فرصت نہیں، نفس کو ان لمحات میں بڑا گراں گزرتا ہے کہ وضو کیا جائے اور صلاۃ ادا کی جائے بلکہ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ایسے امور میں وقت صرف کر کے اپنا نقصان نہ کیا جائے لیکن جذبہ ایمانی ان سب چیزوں کو نظر انداز کرتا ہے جس اللہ نے لاکھوں انعامات و اکرامات سے نوازا اس کی بارگاہ میں با وضو ہو کر سجدہ ریز نہ ہونا انتہائی ناشکری ہے۔ یہی جذبہ ان مصروفیات

کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ کی رضا کی طلب میں وضو کرنے پر مجبور کر کے علیم وخبیر جل جلالہ کی بارگاہ اقدس میں کھڑا کر دیتا ہے۔

اگر

ایسے افراد کے گناہ اللہ تعالیٰ مٹادے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کر دے تو اس میں حیرانگی کی کوئی بات ہے۔

اس حدیث پاک کے آخر میں

فَذَالِكُمُ الرِّبَا طُ، فَذَالِكُمُ الرِّبَا طُ، فَذَالِكُمُ الرِّبَا طُ.

آیا ہے اس کے دو مفہوم ذکر کئے گئے ہیں۔

۱۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اسی غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔ ان امور کو رباط قرار دے کر گویا یہ فرمایا گیا کہ ان امور کو سرانجام دینا جہاد کا ثواب پانا ہے۔

۲۔ رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو باندھا جائے۔

ان معنی کو مد نظر رکھیں تو مفہوم ہوگا

یہی امور ہیں جو انسان کو باندھے رکھتے ہیں تاکہ وہ گناہوں کی طرف نہ جائے اور اللہ کی نافرمانی سے باز رہے۔

جو بندہ مومن ان احکامات الہیہ پر عمل پیرا ہو تو کوئی بعید نہیں کہ رحیم و کریم اللہ انہیں جہاد کا ثواب بھی عطا فرمائے اور انہیں گناہوں سے بھی محفوظ رکھے۔



عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَأَعْمَالِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غُسْلًا.

٢١٨ صفحہ	جلد ١	رقم الحديث (٣٠٣)	الترغيب والترهيب قال المحقق:
		صحیح	
٢٨٩ صفحہ	جلد ١	رقم الحديث (٢٦٩)	الترغيب والترهيب قال المحقق:
		صحیح	
٣٥٩ صفحہ	جلد ١	رقم الحديث (٦٣٢)	الترغيب والترهيب قال المحقق:
		صحیح	
٣٤٩ صفحہ	جلد ١	رقم الحديث (٢٨٨)	مسند ابی یعلیٰ قال حسین سلیم اسد:
		اسنادہ حسن	
١٥٨ صفحہ	جلد ٢	رقم الحديث (٢١٢٢)	مجمع الزوائد قال الہیثمی:
		رواه ابو یعلیٰ والہمز ارورجالہ رجال صحیح	
٣٣٢ صفحہ	جلد ١	رقم الحديث (٢٦٨)	المستدرک للحاکم قال للحاکم:
		هذا الحديث صحیح شرط مسلم ولم یخرجاه	
٩٠ صفحہ	جلد ١	رقم الحديث (١٤٤)	صحیح ابن خزیمہ

ترجمة الحديث:

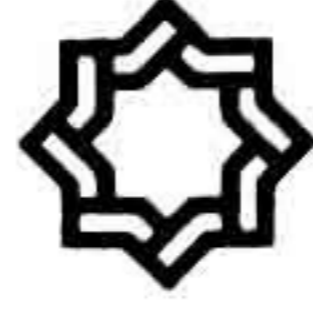
حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں وضو مکمل کرنا، مسجدوں کی طرف پیدل چل کر جانا اور صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار یہ امور گناہوں کو بالکل دھو دیتے ہیں۔

-☆-

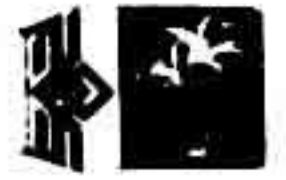
يَغْسِلُ الْخَطَايَا غُسْلًا

انسانی دل پر گناہوں کی سیاہی اور ظلمت اپنا اثر دکھاتی ہے۔ گناہ ایمان والے کے دل سے ایمان کے نور کو آہستہ آہستہ کم کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ لمحات جو نفس پر گراں گزریں ان میں خوشدلی سے وضو کرنا گناہوں کی سیاہی اور ظلمت کو دھو دیتا ہے۔ پھر ایسا وقت بھی آتا ہے کہ انسان کا دل نور ایمانی سے مثل آفتاب جگمگاتا ہے اور منبع انوار بن جاتا ہے۔



عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ فَالْصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا
بَيْنَهُنَّ.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٥٩)	جلد ١	صفحہ ٢٥١
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٤٤)	جلد ١	صفحہ ١٥١
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنه للبعوی	رقم الحديث (١٥٢)	جلد ١	صفحہ ٣٢٦
قال المحقق:	هذا الحديث صحيح اخرجه مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٣١)	جلد ١	صفحہ ٢٦٥
سنن نسائی	رقم الحديث (١٣٥)	جلد ١	صفحہ ١١٣
صحیح سنن نسائی	رقم الحديث (١٣٥)	جلد ١	صفحہ ٥٥
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (١٠٢٣)	جلد ٣	صفحہ ٣١٨
قال الارنؤوط:	اساده صحیح علی شرطهما		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحديث (٤٥)		صفحہ ١٣



ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان - رضی اللہ عنہ - نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے وضو کو مکمل کیا جیسے اللہ نے اسے حکم دیا تھا تو فرض نمازیں کفارہ ہیں ان گناہوں کا جو ان کے درمیان ہوں۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۴۰۶)	جلد ۱	صفی ۳۳۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۵۰۳)	جلد ۱	صفی ۳۷۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۹۷۸۹)	جلد ۷	صفی ۲۳۸



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ، إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَتَهُ، وَحَطَّ بِهَا خَطِيئَتَهُ، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ.

ترجمة الحديث:

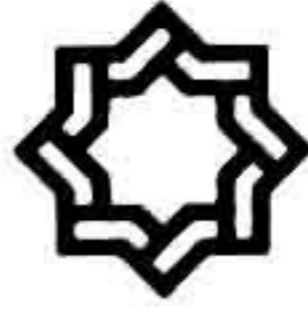
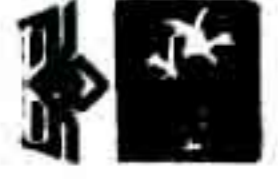
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنے طریقے سے وضو کرے پھر وہ مسجد کی

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۵۲)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۴
فتح الباری	رقم الحدیث (۴۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۶۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

طرف آئے اسے گھر سے صرف صلاۃ ہی اٹھائے (یعنی مسجد آنے کی غرض صرف صلاۃ ہو) تو وہ جتنے قدم چلے گا اللہ عزوجل ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔ اور ہر قدم کے بدلے اس کا گناہ مٹا دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے۔

-☆-

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امت پر کتنی رحمت ہے۔ عبادت اللہ کی ہے، ہم اس کے عبد ہیں، عبد کا کام عبدیت سے ہے اگر اس کی عبادت نہ کریں تو عابدوں کی فہرست سے نام خارج ہوتا ہے۔ یہ عبادت ہم پر فرض ہے اس کے بغیر چارہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کے ناطے ہم پر کتنا کرم فرماتا ہے ہر قدم گناہ مٹا دے ہر قدم درجہ بلند کر دے اس سے بڑھ کر اس خالق و مالک کی اور کیا کرم نوازی ہو۔ بندہ جب خلوص دل سے سوچے تو اللہ کے صرف اسی ایک احسان کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے۔ کہاں وہ الصمد ذات اور کہاں ہم نالائق و ناکارہ بندے یہ محض اس کا لطف و کرم اور بندہ پروری ہے۔



عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ فَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَرَأْسِهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٨٣)	جلد ١	صفحة ١٦٨
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٣٢)	جلد ١	صفحة ١٠٨
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٠٤٦٣)	جلد ٨	صفحة ١٦٢
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٦٩٦٣)	جلد ١	صفحة ٢٣١
قال حمزه احمد الزين:	اسناده حسن		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ١	صفحة ٦

ترجمہ الحدیث:

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب وضو کرتا ہے پس جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے اس کے گناہ نیچے گر جاتے ہیں۔

جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے اور اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے دونوں بازو اور اس کے سر سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے اس کے گناہ گر جاتے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی کریمی پر قربان جائیں!

بندہ عبادت کی نیت سے وضو کرتا ہے۔

بندہ ہاتھوں کے ظاہر کو صاف کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھوں کو گناہوں سے بھی پاک کر دیتا ہے۔ بندہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو گناہوں کے داغوں سے بھی پاک کر دیتا ہے۔ بندہ اپنے بازو دھوتا ہے اپنے سر کا مسح کرتا ہے کریم اللہ اس کے بازوؤں سے اور اس کے سر سے گناہوں کا بوجھ گرا دیتا ہے۔ بندہ عبادت کی نیت سے اپنے پاؤں دھو کر اللہ کی رحمت کو اپنی طرف یوں متوجہ کرتا ہے کہ اللہ کی رحمت اس کے پاؤں سے گناہوں کی بیڑیاں اٹھالیتی ہے۔

غور کیجئے!

اللہ تعالیٰ نے صرف ایک وضو کرنے سے اپنے بندے کو گناہوں کے بوجھ سے بری کر دیا ہے اگر اب بھی بندہ اس کا شکر ادا نہ کرے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کی یاد کے مزے نہ لے تو اس کی حرماں نصیبی ہے اللہ کے کرم میں تو کوئی کمی نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - أَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَتِهِ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ أَوْ نَحْوِ هَذَا فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَتِهِ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ - أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَتِهِ مَسَّتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ - أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ - حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۹۶۹)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۷۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴)	جلد ۱	صفحہ ۵

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مسلم یا بندہ مومن وضو کرتا ہے پس جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کا ہر وہ گناہ جو اسکی دونوں آنکھوں نے کیا تھا وہ پانی کے ساتھ نکل جاتا ہے یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ گناہ نکل جاتا ہے یا اس جیسا کوئی لفظ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کا ہر وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جو اس کے پاؤں نے کیے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔
یہاں تک کہ وہ وضو کرنے سے گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

سنن الداری	رقم الحدیث (۷۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۲
الموطا لایمام مالک		جلد ۱	صفحہ ۵۶
السنة الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۰
قال المحقق:	رواه مسلم فی الصحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۷۳۲)	جلد ۹	صفحہ ۳۱۷
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۱۸)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۰
قال المحقق:	صحیح		



اے غافل انسان!

سوچ اللہ تعالیٰ کی تجھ پر کتنی عنایات ہیں، اب بھی سنبھل جا، باز آ جا، گناہ و نافرمانیاں چھوڑ دے اس کی رحمت کی طرف دیکھ وہ تجھے پکار رہی ہے۔ تو اس کا بن کر تو دیکھ صرف ایک مرتبہ عبادت و بندگی کے لئے اپنے ہی اعضا کو دھولے تو اللہ تعالیٰ تیرے سارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعْدًا مَغْفُورًا لَهُ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٢٠٤١)	جلد ١٦	صفحہ ٢٢٥
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٢١٠٤)	جلد ١٦	صفحہ ٢٣٥
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ حسن		
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (٤٥٦٠)	جلد ٨	صفحہ ١٣٣
مجمع الزوائد	رقم الحديث (١١٢٨)	جلد ١	صفحہ ٥١٨
قال الحشمي:	رواه احمد والطبراني في الكبير..... اسنادہ حسن		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٩٩١٣)	جلد ١	صفحہ ٢١٥
قال المحقق:	اسنادہ هذا حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامتہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مسلم وضو کرتا ہے تو گناہ اس کے کانوں، آنکھوں، اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے نکل جاتے ہیں۔

پس اگر وہ بندگی کے لئے بارگاہِ الہی میں بیٹھے گا تو اس حالت میں بیٹھے گا کہ اس کے جملہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔

-☆-

بادشاہ رعایا کے کسی فرد کو ایک محل دے دے اور اسے کہے کہ یہ محل تیرا ہے اس میں بلا خوف و خطر قیام کرو، ہاں اس محل کا فلاں کمرہ میرے لیے مخصوص کر لو۔ جب کبھی میرا گزر ہو اس کمرہ میں قیام کروں گا۔

اگر وہ آدمی اس پورے محل کو اپنے تصرف میں لے لے اور بادشاہ کے مخصوص کمرے کا خیال نہ کرے بلکہ بصیرت سے اتنا بے بہرہ ہو جائے کہ گھر کی صفائی کے بعد اس کا کوڑہ کرکٹ بادشاہ کے مخصوص کمرے میں پھینک دے تو جب کبھی بادشاہ اس محل میں آئے گا تو اس آدمی سے خوش نہیں ہوگا بلکہ ناراض ہوگا اور شاید اس کی اس حماقت اور ناقدری کے پیش نظر اسے سخت سزا دے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پورا جسم دے دیا لیکن دل اس نے اپنے لئے رکھ لیا اب اگر ناقدر انسان دل ہی کو خراب کر دے بلکہ جسم کی جملہ غلاظت اس میں پھینک دے تو ایسا آدمی اللہ کی ناراضگی کا سزاوار ہے اللہ کی ناراضگی سب سے بڑا عذاب ہے۔

ہاں عقلمند آدمی بادشاہ کے دیے ہوئے محل میں اس کے مخصوص کمرے کی سب سے زیادہ دیکھ بھال کرے گا۔ اس کی کھڑکیوں کا خصوصی خیال رکھے گا کہ ان سے باہر کی گرداندر داخل نہ ہو۔ موسم کی خرابی پر فوراً کھڑکیاں بند کرے گا اور ہمہ وقت اس کمرے کی نگرانی کرے گا۔

انسانی اعضاء دل کے لئے بطور کھڑکیاں ہیں آنکھ، کان، زبان، ہاتھ اور پاؤں دل کی کھڑکیاں ہیں۔ عقلمند اور صاحب بصیرت ان کا خصوصی خیال رکھے گا کہ ان کے ذریعے کوئی گرد دل میں داخل نہ ہو وہ کبھی بھی غفلت کا شکار نہ ہو گا اسے ہر وقت ڈر رہے گا کہ کہیں بیرونی غلاظت ان کھڑکیوں کے ذریعے اندر داخل نہ ہو جائے۔ اگر کسی موقع پر کہیں سے کوئی گرداندر آگئی تو فوراً اسے صاف کر دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل کی جانب کھلنے والی ان کھڑکیوں یعنی اعضاء کے پاک و صاف رکھنے کا ایک آسان اور سادہ نسخہ عطا فرمایا ہے وہ ہے وضو کرنا جو بھی مسلمان عبادت کی نیت سے وضو کرتا ہے، گناہ اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھ اور پاؤں سے نکل جاتے ہیں اور وہ گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

گویا وضو کرنے سے انسان کا دل طیب و طاہر ہو جاتا ہے اور جس کا دل پاک و صاف ہو اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی سب سے بڑی دولت و سعادت ہے۔

اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے یہ حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَارَ جُلٍ قَامَ وَضُؤْنَهُ، يُرِيدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَيْهِ نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ، مِنْ كَفَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَنَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ، مِنْ لِسَانِهِ وَشَفْتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ، نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ، مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ، وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، قَالَ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَتَهُ، وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا.

مسند الامام احمد رقم الحديث (۲۲۱۶۸) جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۳

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ حسن

مجمع الزوائد رقم الحديث (۱۱۲۳) جلد ۱ صفحہ ۵۱۶

راوه احمد والطبرانی الكبير و الاوسط وفي اسناده احمد عند الحميد بن بهرام عن شهر و اختلف

في الاتجاج بهما والصحيح انهما ثقتان ولا يقدح الكلام منهما.

الترغيب والترهيب رقم الحديث (۲۹۹) جلد ۱ صفحہ ۲۱۴

قال المحقق: صحيح

سلسلة الاحاديث الصحيحة / رقم الحديث (۱۷۵۶) جلد ۴ صفحہ ۳۴۹

قال الالباني: وهو اسناده حسن في المتابعان لاباس به

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

جو بھی مرد مومن صلاۃ ادا کرنے کے ارادہ سے وضو کرنے لگے

جب وہ ہاتھ دھوئے گا تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ ہاتھ سے تمام گناہ اتر جائیں

گے۔

جب وہ کلی کرے گا اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرے گا تو پانی کے پہلے

قطرے کے ساتھ اس کی زبان اور اس کے ہونٹوں سے تمام گناہ اتر جائیں گے۔

جب وہ چہرہ دھوئے گا تو پانی کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی سمع و بصر سے تمام گناہ

اتر جائیں گے۔

جب وہ اپنے بازو کہنیوں سمیت دھوئے گا اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے گا تو وہ

اپنے تمام گناہوں اور ہر غلطی سے نجات پا کر جس دن وہ پیدا ہوا تھا اس دن کی طرح سلامتی سے

سرفراز ہوگا۔

جب وہ صلاۃ ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند

فرمائے گا اور اگر وہ بیٹھا تو گناہوں سے محفوظ بیٹھے گا۔



عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَدَّثْتُكُمْوهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ "فِي حَسَنٍ وَضُوءٍ" ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، مَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى - إِلَى قَوْلِهِ - الْأَعْنُونَ.

ترجمة الحديث:

جناب حمران نے بیان فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کرنے کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ عزوجل کی کتاب قرآن کریم میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث پاک تمہیں بیان نہ کرتا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۷۱
صحیح المسلم	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۹۳)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۳
قال المحقق:	صحیح		

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد صلاۃ ادا کرے تو اللہ اس کے وہ تمام

گناہ معاف فرمادے گا جو اس نے اس صلاۃ سے پیوستہ دوسری صلاۃ کے درمیان کئے تھے۔

حضرت عروہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس آیت کی وجہ سے

حدیث پاک بیان کی وہ آیت یہ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي

الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ. - البقرة: ۱۵۹-

بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہیں ان آیات کو جو ہم نے نازل فرمائی ہیں روشن دلیلوں

اور ہدایت کے ساتھ اس کے بعد کہ ہم نے خوب وضاحت سے بیان کر دیا ہے انہیں لوگوں کے

لئے اپنی کتاب میں یہی وہ بدنصیب لوگ ہیں کہ لعنت بھیجتا ہے ان پر اللہ اور لعنت کرتے ہیں

ان پر لعنت کرنے والے۔

صحیح ابن حبان میں یہ حدیث پاک یوں مروی ہے:

عَنْ حُمْرَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ

فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَأَذَنَهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأُ ثُمَّ قَالَ :

لَأَحَدِثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَمَا حَدَّثْتُكُمْوهُ ثُمَّ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

مَا مِنْ أَمْرٍ يُتَوَضَّأُ فِيهِ حَسَنُ الْوُضُوءِ ثُمَّ يُصَلِّيُ الصَّلَاةَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ،

مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخِرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا

قَالَ مَالِكٌ: أَرَاهُ يُرِيدُ هَذِهِ الْآيَةَ

أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ.

ترجمة الحديث:

جناب حمران بیان کرتے ہیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقاعد پر تشریف فرما ہوئے مؤذن آیا اور آپ کو
صلاة عصر کی اطلاع دی پس آپ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا:
میں تمہیں ایک حدیث پاک بیان کرتا ہوں۔ اگر قرآن کریم کی ایک آیت نہ ہوتی تو
میں تمہیں ہرگز یہ حدیث بیان نہ کرتا پھر آپ نے حدیث پاک بیان فرمائی:

الموطا للامام مالک	رقم الحدیث (۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۷۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۶
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۱۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۵
قال المحقق:	هذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
قال الالبانی:	صحیح		

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
جو آدمی وضو کرنے لگے پس اچھے طریقے سے وضو کرے پھر صلاۃ ادا کرے تو اللہ اس
کے اور اس کی صلاۃ کے درمیان جب تک وہ اسے ادا نہ کرے جتنے گناہ ہوں گے ان کو معاف
فرمادے گا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میری رائے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مراد لی:

اقِمِ الصَّلَاةَ طَرْفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ!

صلاۃ قائم کیجئے دن کے دونوں اطراف میں اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک
نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے۔

-☆-

ان دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
جس آیت کریمہ کے پیش نظر حدیث پاک بیان کی آپ نے اس آیت کریمہ کی نشان دہی نہیں
فرمائی۔

حضرت عروہ جو اس حدیث کے قریبی راوی ہیں ان کے ذہن میں وہ آیت آئی جس
میں علم چھپانے کے بارے میں وعید ہے اور وہ افراد جو علم کو چھپاتے ہیں وہ رحمتِ الہی سے
کوسوں دور ہیں۔

حضرت عروہ کی رائے میں امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چونکہ ہر وقت اللہ کی رحمتوں کے حصول میں مگن رہتے تھے اور کسی لمحہ بھی اس کریم اللہ کی رحمت سے دور نہ ہونا چاہتے تھے اس لئے آپ نے حدیث پاک بیان کر دی تاکہ آپ وعید الہی کے زمرہ میں نہ آجائیں۔
حافظ الحدیث ابن حجر شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

مُرَادُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ تُحَرِّضُ عَلَى التَّبْلِيغِ وَهِيَ وَإِنْ
نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ لَكِنَّ الْعِبْرَةَ بِعُمُومِ اللَّفْظِ.

یہ آیت کریمہ تبلیغ و اشاعت دین پر برا بیختمہ کرتی ہیں۔ یہ آیت کریمہ اگرچہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا کیا جائے گا۔

لیکن امام ذار الہجرہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ خود امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاة و سلام کا درد رکھتے ہیں اور آپ کا رحمت سے لبریز دل ہر وقت اس امت کی بھلائی میں دھڑکتا ہے تو آپ کے نزدیک حضرت امیر المؤمنین خلیفہ راشد عثمان غنی رضی اللہ عنہ سراپا شفقت و رحمت ہیں اور آپ کی نرم مزاجی امت کے لئے بھلائی و خیر خواہی اور ہر ایک کے لئے پیار و محبت سے لبریز جذبہ اس بات کی طرف لے جاتا ہے کہ آپ کی نظر و عید سے زیادہ وعدہ کی جانب گئی ہوگی۔

اور آپ کی نگاہ کرم میں سَبَقْتُ رَحْمَتِي غَضَبِي میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔ کے نور بھرے الفاظ جگمگاتے ہوں گے۔ اس لئے یقیناً آپ کے خیال مبارک میں یہ آیت آئی ہوگی:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں مٹا دیتی ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ وضو فرما چکے ہیں صلاۃ کی تیاری ہے بلکہ صلاۃ ادا کرنے والے آپ کے انتظار میں ہیں اس قلیل وقت میں بھی آپ کا رحمت سے لبریز دل امت کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحمتوں بھرا پیغام پہنچانے کے لئے بے تاب نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کے ایسے سدا جگمگاتے ستاروں کے جنت میں مزید درجات بلند فرمائے۔ آمین

بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ أَطِيبُ التَّحِيَّةِ وَالتَّسْلِيمِ.

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ وَصَلَّى كَمَا أَمَرَ ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۸۶)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۵
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
سنن نسائی	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۳
صحیح سنن نسائی	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۳۲۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۹۰

ترجمة الحديث:

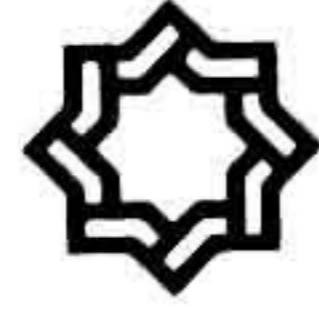
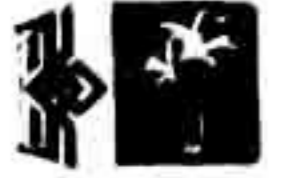
حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے وضو کیا جیسے اس کا حکم دیا گیا اور صلاۃ ادا کی جیسے اس کا حکم دیا گیا تو اس کے گزشتہ تمام اعمال کی مغفرت کر دی جائے گی۔

-☆-

ازلی سعادت جب کروٹ لیتی ہے انسان اپنے گزشتہ گناہوں اور نافرمانیوں کے بارے میں سوچتا ہے اور وہ ایسے ذرائع تلاش کرتا ہے جن سے اس کے گناہ مٹ جائیں نافرمانیوں کے سیاہ دفتر خاکستر ہو جائیں اور اسے نیک و صالح اعمال کی توفیق مل جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنا آسان اور سہل نسخہ ارشاد فرمایا ہے اللہ کے حکم کے مطابق وضو کرو اور اسی خالق کے حکم کے مطابق صلاۃ ادا کرو گزشتہ جتنے بھی اعمال بد ہوں گے ان پر قلم عفو پھر جائے گا اور بدیوں کے سیاہ دفتر کو دھو دیا جائے گا۔

۱۵۶ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۳۹۹۴)	المعجم الکبیر للطبرانی
۳۱۷ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۰۴۲)	صحیح ابن حبان
۳۴۰ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۰۵۸)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	قال شعیب الارنؤوط:
۳۹۴ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۷۰۴۷)	جامع الاصول



عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ: لَا أَقُولُ الْيَوْمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ.

وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
رَجُلٌ " مِنْ أُمَّتِي يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ يُعَالِجُ نَفْسَهُ إِلَى الطُّهُورِ وَعَلَيْكُمْ عُقْدَةٌ."
فَإِذَا وَضَأَ يَدَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ" فَإِذَا وَضَأَ وَجْهَهُ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ" وَإِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ،
انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ" وَإِذَا وَضَأَ رِجْلَيْهِ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ".
فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِلَّذِي وَرَاءَ الْحِجَابِ
أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُعَالِجُ نَفْسَهُ، يَسْأَلُنِي، مَا سَأَلَنِي عَبْدِي هَذَا فَهُوَ لَهُ،
مَا سَأَلَنِي عَبْدِي هَذَا فَهُوَ لَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا: میں اپنی زندگی کی شام تک رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے بارے میں وہ بات نہیں کہہ سکتا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔ کیونکہ میں نے خود حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: میری امت کا کوئی بھی مرد رات اٹھ کر اپنے نفس کو وضو کی طرف لے جاتا ہے اسے وضو کی عادت ڈالتا ہے۔ تم پر گرہیں ہوتی ہیں:

جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

جب وہ سر کا مسح کرتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے ایک گرہ کھل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وراہ الحجاب میں فرشتوں سے فرماتا ہے:

میرے اس بندے کو دیکھو اپنے نفس کو مجھ سے مانگنے کی عادت ڈال رہا ہے۔

میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے

میرے بندے نے جو کچھ مانگا وہ اس کا ہے

-☆-

سبحان اللہ!

وضو کرنے کے کتنے فائدے ہیں۔ ایک ایک عضو دھونے سے نحوست کی گرہیں کھلتی جاتی ہیں اور جب وضو مکمل ہوتا ہے تو وہ ان گرہوں سے مکمل آزاد ہو کر اللہ کی رحمت و کرم نوازی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ شیطان کے اثرات بد سے بچنے کیلئے کتنا عمدہ نسخہ ہے۔ ہمارے بزرگ ہمیشہ با وضو رہتے تھے اور رہتے ہیں جو ہمیشہ با وضو رہے وہ ہمیشہ اللہ کی رحمتوں کی پھوار میں ہوتا ہے۔ شیطان اور شیطانی وساوس کا ایسے عظیم المرتبت بزرگوں کے ہاں کیا کام بلکہ وہ وضو کی وجہ سے ہمیشہ فرشتوں کے جھرمٹ میں رہتے ہیں۔



الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ

عَنْ نَعِيمِ بْنِ الْمُجَمِرِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: رَقِيتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ:
 اِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ اُمَّتِي يُدْعَوْنَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْغُرُّ الْمُحَجَّلِينَ مِنْ اَثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ
 فَلْيَفْعَلْ.

صحيح البخارى	رقم الحديث (١٣٦)	جلد ١	صفحة ٦٣
صحيح مسلم	رقم الحديث (٢٣٦)	جلد ١	صفحة ٢٤٥
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٩٠)	جلد ١	صفحة ٩٦
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٨٦)	جلد ١	صفحة ٢٠٤
شرح السنة	رقم الحديث (٢١٨)	جلد ١	صفحة ٣٢٥
قال المحقق:	هذا حديث متفق على صحته		
اتحاف السادة المتقين		جلد ٢	صفحة ٣٦١
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٣٦٣٣)	جلد ١٠	صفحة ٣٨٣
جامع الاصول	رقم الحديث (٥١٩٨)	جلد ٤	صفحة ١٨٤

ترجمة الحديث:

نُعَيْمُ بْنُ مُجَمَّرٍ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھ گیا پس آپ نے وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک میری امت قیامت کے دن اعضاء وضو کی چمک کے باعث ”الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ“ کہہ کر پکاری جائے گی۔
پس جو تم میں اپنی چمک بڑھانا چائے وہ بڑھالے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے پیش نظر قیامت کے دن آپ کی امت کا ایک امتیازی نشان ہوگا وہ نشان اتنا نمایاں ہوگا کہ اس امت کو اس نشان سے پکارا جائے گا اور وہ ہے:

الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ.

اس بارے میں علماء لغت لکھتے ہیں:

غُرٌّ - غُرَّةُ الْوَجْهِ صَارَ ذَا حُسْنٍ وَغُرَّةٍ.

صحیح بن حبان	رقم الحدیث (۱۰۴۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۹۴
قال المحقق:	اخرجه البخاری فی الصحیح		

غرا لوجہ اس وقت بولا جاتا ہے جب چہرہ حسین اور چمک والا ہو جائے۔

الْأَعْرُ الْغُرُّ - الْحَسَنُ

- الْأَبْيَضُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

مِنَ الْخَيْلِ - مَا كَانَ بِجَبْهَتِهِ غُرَّةٌ ۱۔

اغر - اس کا معنی ہے

۱۔ حسن و جمال والا

۲۔ ہر چیز میں سفید

اگر یہ گھوڑے کے لئے استعمال ہو تو وہ گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو۔

حَجَلٌ وَتَحَجَّلَ الْفَرَسُ - كَانَ فِي قَوَائِمِهِ تَحَجِيلٌ "أَيُّ بِيَاضٍ"

جس گھوڑے کے پاؤں سفید ہوں اس کے لئے

حَجَلٌ الْفَرَسُ يُتَحَجَّلُ الْفَرَسُ بُولَا جَاتَا هُ۔

الْمُحَجَّلُ مِنَ الْخَيْلِ مَا كَانَ فِي قَوَائِمِهِ بِيَاضٌ ۲۔

گھوڑوں میں محجل اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی ٹانگیں سفید ہوں۔

مفہوم واضح ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اعضاء وضو سفید اور

چمکدار ہوں گے ان کے چہرے ان کے بازو اور ان کے پاؤں وضو کی وجہ سے جگمگارے ہوں

گے۔

کتنا حسین منظر ہوگا اولین و آخرین سب اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی شان ہی نرالی ہوگی صرف اس امت کے وضو کے اعضاء پوری آب و تاب سے چمک رہے ہوں گے۔ اب جس کا جی چاہے اس چمک دمک میں مزید نکھار پیدا کرے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی جس خلوص و محبت سے وضو کرے گا رضائے الہی کا جتنا جذبہ سینہ میں موجزن ہوگا قیامت میں اعضاء وضو میں اتنی ہی چمک دمک ہوگی۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہوگا۔ قیامت کے بھرے مجمع میں اولین و آخرین کے سامنے پکارا جائے گا:

چمکتے چہرے والو! چمکتے ہاتھ پاؤں والو!

تمہیں تمہارا خالق و مالک بلا رہا ہے

چمکتے چہرے والو! چمکتے اعضاء والو!

آؤ حوض کوثر کے جام تمہارے انتظار میں ہیں

چمکتے چہرے والو! چمکتے اعضاء والو!

آؤ در جنت تمہارے لیے کشادہ کر دیا گیا ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

الْغُرَّةُ: بِيَاضٍ فِي الْوَجْهِ وَالْمُرَادِبَةُ هُنَا النُّورُ الَّذِي يَشَعُّ مِنْ جِبَاهِهِمْ فَيُعْرَفُونَ بِهِ.

مُحَجَّلِينَ: وَالْمُرَادِبَةُ فِي الْحَدِيثِ

نُورٌ يَشَعُّ فِي أَمَاكِنِ الْوُضُوءِ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِمْ.

(۱) تعلق الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۸۶) جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

ترجمة الحديث:

غُرَّةٌ: چہرے کی سفیدی کو کہتے ہیں۔

اس جگہ اس سے مراد وہ نور ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے چہروں سے چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا۔

مجلین: حدیث پاک میں اس سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا وہ نور ہے جو ان کے ہاتھوں اور بازوؤں سے نکل رہا ہوگا۔

-☆-

یہ سب برکت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کی۔

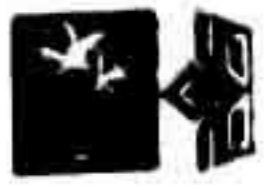
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اپا نور ہیں اس نور والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امت پر اس درجہ کرم فرمایا کہ آپکا جو امتی وضو کرے گا اس کے اعضاء وضو نور سے بھر جائیں گے۔ بلکہ اتنا نور ملے گا کہ جیسے آفتاب و ماہتاب سے شعاعیں نکلتی ہیں اس طرح ان کے اعضاء وضو سے نور کی شعاعیں نکلیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کا تذکرہ ان الفاظ مبارکہ میں فرمایا:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
بُشْرَاكُمْ الْيَوْمَ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ.

روز قیامت آپ دیکھیں گے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کہ انکا نور صوفشانی کر رہا

ہوگا ان کے آگے بھی اور انکے دائیں ہاتھ بھی۔



اے اہل ایمان! آج تمہارے لیے خوشخبری ہے ایسی جنتوں کی جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

-☆-

اس نور کی وضاحت کیلئے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک

ملاحظہ ہو۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ، بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَنَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيَّ فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ "كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ؟

قال: هم غرّ "مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ لِأَحَدٍ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ وَاعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَاعْرِفُهُمْ تَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۱۶۳۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۷۹
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ حسن		
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۲۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
قال المحقق:	وهو حديث حسن		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۹۸
قال الالباني:	رواه احمد واسنادہ صحيح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے بارگاہِ الہی میں سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی سب سے پہلے اپنے سر کو اٹھاؤں گا۔ میں اپنے سامنے دیکھوں گا میں دوسری امتوں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا اور اپنے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھ کر پہچان لوں گا اور اپنے دائیں بائیں ایسے ہی دیکھ کر پہچان لوں گا۔

ایک آدمی نے عرض کی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک بے شمار امتیں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان کے چہرے اور ان کے ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور میری امت کے علاوہ ایسا کسی اور کے لئے نہیں ہوگا اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں دیے جا رہے ہوں گے۔ اور میں اس بات کو دیکھ کر پہچانوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے (جنت کی طرف) تیزی سے جا رہی ہوگی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں اپنی امت کی تین نشانیاں ذکر فرمائی ہیں ان نشانیوں میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے اتنا ہی کم

ہے۔

- ۱۔ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے اعضاء میدانِ حشر میں جگمگا رہے ہوں گے۔
- ۲۔ اس امت کو ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ دیے جا رہے ہوں گے۔
- ۳۔ اس امت کی ایک نشانی اور ہوگی کہ ان کی اولاد ان کے آگے آگے تیزی سے جانبِ جنت جا رہی ہوگی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - أتى الْمَقْبِرَةَ فَقَالَ!
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ إِنَّا نُنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لِأَحْقُونَ وَدِدْتُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَخْوَانَنَا.
قَالُوا: أَوْلَسْنَا أَخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَأَخْوَانَنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ.
قَالُوا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ "غَرَّ" مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلِ دُهُمٍ
بُهُمْ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ.

قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ!
قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۲۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
قال المنذرى:	رواه مسلم وغيره وقال صحيح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۰۴۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۱
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحيح على شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۶)	جلد ۱	صفحہ ۷
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۱۵۱)		صفحہ ۳۲۲
قال البخاری:	هذا حدیث صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۲۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۳۲۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۸۰)	جلد ۸	صفحہ ۱۱۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۶۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۳۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۰

قبرستان تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ إِنَّا أَنْشَأَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ.

اے جماعتِ مؤمنین! السلام علیکم ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

میری یہ خواہش ہے کہ ہم اپنے دینی بھائیوں کو دیکھیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین نے عرض کی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم تو میرے صحابہ ہو اور ہمارے دینی بھائی وہ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو

ابھی تک پیدا نہیں ہوئے آپ انہیں قیامت کو کیسے پہچانیں گے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے سیاہ گھوڑوں کے درمیان ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن

کے چہرے اور چاروں ٹانگیں سفید ہوں کیا وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا۔

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیوں نہیں (وہ ضرور پہچان لے گا)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت قیامت کو آئے گی کہ وضو کی وجہ سے

ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔

اور میں حوض کوثر پر ان کا فَرَط (انتظار کرنے والا اور ان کے لئے پانی وغیرہ کا انتظام

کرنے والا) ہوں۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةٍ مِنْ عَدَنَ لَهْوَأَشَدُّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ
 بِاللَّبَنِ وَلَأَنِّيْتُهٖ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي لِأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ
 النَّاسِ مِنْ حَوْضِهِ

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اتَّعَرَفْنَا يَوْمَئِذٍ؟
 قَالَ: نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَالِيَسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ، تَرِدُونَ عَلَيَّ غَرّاً مُحَجَّلِينَ
 مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ.

مجمع الزوائد	رقم الحديث (١٤٨٨٩)	جلد ١٠	صفحة ٢٥٤
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٦٥٣)	جلد ٢	صفحة ٣٥
قال المحقق:	حسن		
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٣٢٣)	جلد ٢	صفحة ١٠٠
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٣٣٤)	جلد ٢	صفحة ٩٩
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٤٢٣١)	جلد ١٦	صفحة ٢٢٥
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرط مسلم		
جامع الاصول	رقم الحديث (٤٩٩٨)	جلد ١٠	صفحة ٣٦٩

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرا حوض ایلہ شہر سے لے کر عدن شہر تک کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد ملے دودھ سے زیادہ میٹھا ہے اس کے پینے کے برتن تاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ میں (اللہ کے حکم سے) کچھ لوگوں کو اس حوض سے پانی پینے سے روک دوں گا جیسے آدمی اپنے حوض سے لوگوں کے اونٹوں کو پانی پینے سے روکتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ ہمیں اس دن پہچان لیں گے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ہاں میں تمہیں پہچان لوں گا۔

تمہاری ایک نشانی ہوگی وہ تمہارے علاوہ کسی اور امت کی نشانی نہ ہوگی۔

تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے کہ وضو کے اثر سے تمہارے چہرے اور تمہارے ہاتھ

پاؤں چمک رہے ہوں گے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۰۰۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۷۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۷
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۹۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۸۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَهُوَ يَتَوَضَّأُ
لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتَّى تَبْلُغَ إِبْطَهُ، فَقُلْتُ لَهُ:
يَا أَبَاهُ هُرَيْرَةَ! مَا هَذَا الْوُضُوءُ؟
فَقَالَ: يَا بَنِي فَرُوحَ! أَنْتُمْ هَهُنَا؟ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ
هَذَا الْوُضُوءَ.

سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
تَبْلُغُ الْحَلِيَّةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءَ.

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٩١) (مختصراً)	جلد ١	صفحہ ٩٦
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٥٠)	جلد ١	صفحہ ٢٤٨
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (١٠٣٥)	جلد ٣	صفحہ ٣٢٠
قال شعيب الارنؤوط:	حديث صحيح		
بالفاظہ:	تبلغ حلیة اهل الجمة مبلغ الوضوء / صحیح ابن حبان		
جامع الاصول	رقم الحديث (٥١٩٨)	جلد ٤	صفحہ ١٨٤
سنن النسائی	رقم الحديث (١٣٩)	جلد ١	صفحہ ١١٦

ترجمة الحديث:

جناب ابو حازم بیان فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وضو فرما رہے تھے اور میں ان کے پیچھے تھا پس آپ بازوؤں کو دھوتے ہوئے بغل تک لے گئے میں نے عرض کی یا ابو ہریرہ! یہ کیسا وضو ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنی فرخ! تم یہاں ہو؟ اگر مجھے علم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں ایسا وضو نہ کرتا۔ (یعنی بازوؤں کو بغل تک نہ دھوتا)

میں نے اپنے خلیل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے قیامت کے دن مومن کے زیورات وہاں تک پہنچیں گے جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۸۲۶)	جلد ۹	صفحہ ۱۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۳
قال المحقق:	رواہ مسلم بن الحجاج فی الصحیح عن قتیبہ		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۵۵
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۲۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۵۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وضو میں بازو کندھوں تک اور پاؤں پنڈلی کے بالائی حصہ تک تنہائی میں دھوتے تھے لیکن ابو حازم نے انہیں دیکھ لیا ان کا دیکھ لینا وجہ شہرت بن گیا۔
غالباً اس واقعہ کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے علی الاعلان ایسا کرنا شروع کر دیا تاکہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس کرم نوازی کا بھی علم ہو جائے۔

-☆-

عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَاهُ رَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتَّى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكَبِينَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ.
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ، فَلْيَفْعَلْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۵۶۳
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۹۴
قال المحقق:	اخرجه البخاری فی الصحیح		
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۲۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ		

ترجمة الحديث:

جناب نعیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں بازوؤں کو اتنا دھویا کہ قریب تھا کہ کندھوں سمیت دھو ڈالتے پھر آپ نے اپنے پاؤں پنڈلیوں کے بالائی حصہ تک دھو ڈالے۔ پھر ارشاد فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: میری امت قیامت کے دن اس حالت میں آئے گی کہ وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔

پس تم میں سے جو اپنے اعضاء وضو کی چمک کو لمبا کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۶۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۳
الترعیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
قال المحقق:	صحیح		

فرائض وضو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۗ

ترجمہ:

اے ایمان والو! جب تم صلاۃ ادا کرنے کیلئے اٹھو تو دھویا کرو اپنے چہروں کو اور دھویا کرو اپنے بازو کہنیوں سمیت اور اپنے سروں کا مسح کیا کرو اور دھویا کرو اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت۔

-☆-

اس حکم الہی میں وضو کا حکم دیا گیا ہے اور چار اعضاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ تین اعضاء کے دھونے کا اور ایک عضو کے مسح کرنے کا۔

۱- چہروں کا دھونا۔

۲- بازوؤں کا کہنیوں سمیت دھونا۔

۳- سروں کا مسح کرنا۔

۴- پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

یہی چار چیزیں وضو کے فرائض ہیں۔

(۱) المائدہ آیت: ۶

وضو ایک نظر میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ:

دَخَلَ عَلَيَّ - رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ - الرَّحْبَةَ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فَجَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ قَالَ لِلْغُلَامِ:

إِئْتِنِي بِطُهُورٍ، فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسَّتِ قَالَ:

عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوسٌ "نَنْظُرُ إِلَيْهِ. قَالَ:

فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى. ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ. ثُمَّ

أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ. فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى. كُلُّ ذَلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى، قَالَ:

فَتَمَضَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى. فَعَلَّ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ

ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ثُمَّ أُدْخِلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنْ مَاءٍ
ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى. ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً وَاحِدَةً.
ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى قَدَمِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ
الْيُسْرَى. ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ
الْيُسْرَى.

ثُمَّ أُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ. فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ مِنْهُ
ثُمَّ قَالَ:

هَذَا طَهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى
طَهُورِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طَهُورُهُ.

صحیح ابن حبان (۱)	رقم الحدیث (۱۰۷۹)	جلد ۳	صفحة ۳۶۰
قال شعيب الارنؤوط: اساده صحیح			
صحیح ابن حبان (۲)	رقم الحدیث (۱۰۵۶)	جلد ۳	صفحة ۳۳۷
قال شعيب الارنؤوط: اساده صحیح			
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد ۱	صفحة ۷۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد ۱	صفحة ۴۰
قال الالبانی: صحیح			
سنن الکبریٰ (للبيهقي)	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد ۱	صفحة ۷۸
سنن الکبریٰ (للبيهقي)	رقم الحدیث (۲۲۱)	جلد ۱	صفحة ۸۰
سنن الکبریٰ (للبيهقي)	رقم الحدیث (۲۶۴)	جلد ۱	صفحة ۹۵
سنن النسائی		جلد ۱	صفحة ۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت عبد خیر بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقام رجبہ میں صلاۃ فجر ادا کرنے کے بعد داخل ہوئے اور رجبہ میں رونق افروز ہوئے پھر غلام سے فرمایا: وضو کا پانی لاؤ۔ تو غلام پانی کا ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور طشت بھی لایا۔

عبد خیر فرماتے ہیں ہم بیٹھے ہوئے اس سارے منظر کو دیکھ رہے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن کو اٹھایا تو اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اس سے دونوں ہاتھ دھوئے۔

پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن اٹھایا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا۔

صحیح سنن النسائی (مختصر) / رقم الحدیث (۹۱)
قال الالبانی: صحیح الاسناد

شرح السنۃ (للبنی) / رقم الحدیث (۲۲۲)
قال البغوی: هذا حدیث حسن

تحفة الاشراف / رقم الحدیث (۱۰۲۰۳)

مسند الامام احمد (مختصر) / رقم الحدیث (۱۰۲۷)
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد / رقم الحدیث (۱۱۳۳)
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

ابن ابی شیبہ / جلد ۱ صفحہ ۳۸

آپ نے ہر مرتبہ ایسا کرتے ہوئے اپنا ہاتھ پانی میں نہیں ڈالا یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو تین تین بار دھویا۔

پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پانی میں داخل کر دیا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا اور یہ عمل آپ نے تین مرتبہ فرمایا:

پھر آپ نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا

پھر آپ نے اپنا دایاں بازو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا

پھر آپ نے اپنا بائیں بازو کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا

پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کر دیا یہاں تک کہ اسے پانی میں ڈبو دیا پھر جتنا پانی ہاتھ میں لاسکتے تھے اسے لیکر ہاتھ برتن سے باہر نکالا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے ملایا پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا۔ سر کا مسح صرف ایک مرتبہ کیا پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے دائیں پاؤوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر بائیں ہاتھ سے دھویا۔

پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بائیں پاؤوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر بائیں ہاتھ سے اسے دھو دیا۔

پھر اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں ڈالا اور اپنی ہتھیلی میں پانی اٹھایا اور اس کو پی لیا۔

پھر فرمایا: یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو مبارک تھا جو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کو دیکھنا چاہتا ہو وہ سن لے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو مبارک ہے۔

وضو سے قبل مسواک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُقُّدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا تَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۶۲
شرح السنۃ للبغوی	رقم الحدیث (۲۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۶
قال البغوی:	حدیث حسن		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
قال الالبانی:	حدیث حسن		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۸۱۹)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۸۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۱۳۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۵۵۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

ترجمہ الحدیث:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی رات یا دن کو نیند سے بیدار ہوتے تو وضو فرمانے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔



حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو مسواک سے کس درجہ محبت تھی۔ یہ زندگی بھر کا معمول رہا۔ جب بھی سو کر اٹھتے تو پہلے مسواک کرتے کیونکہ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو علم تھا کہ ان کا یہ عمل ان کے خالق و مالک کو بڑا محبوب ہے اور جو عمل محبوب کو محبوب ہو محبت اس کو کبھی بھی ترک نہیں کرتا۔

مسواک کرنا اپنے منہ کو پاک کرنا اور اپنے رب کو راضی کرنا ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، سَمِعْتُ أَبِي، سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
السُّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۸
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ جید			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۹
قال احمد محمد شاكر: هذا الاسناد منقطع			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۱
قال احمد محمد شاكر: هذا الاسناد منقطع			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۰۸۵)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۵۸
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح			
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۲
صحیح البخاری (کتاب الصوم باب) / رقم الحدیث (۲۷)		جلد ۲	صفحہ ۶۸۲

سنن النسائی	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۱۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۳
قال الہیثمی:	رواہ احمد ابو یعلیٰ و رجالہ ثقات		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۹۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۴
امسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۷
قال المحقق:	صحیح		
فتح الباری		جلد ۳	صفحہ ۱۵۸
حلیۃ الاولیاء		جلد ۷	صفحہ ۹۲-۱۵۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۲۷۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۶۵
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۷۶)	جلد ۷	صفحہ ۱۷۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب تعالیٰ کو خوش کرنے والی ہے۔

-☆-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - عَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ، فَإِنَّهُ، مَطْهَرَةٌ "لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ" لِلرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کو لازم پکڑو۔ بیشک یہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۲
قال شعیب الارنؤوط:	رجالہ ثقات رجال الصحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۸
قال المحقق:	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۸۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۷۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

اہل ایمان کی عظیم دعاء ہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں عطا فرما دنیا میں حَسَنہ اور آخرت میں بھی حَسَنہ اور ہمیں بچا آگ کے عذاب سے۔

حَسَنَةَ“ کہتے ہیں ذاتِ حُسْنِ - حسن و خوبی والی۔

یعنی اے ہمارے اللہ! ہمیں اس دنیا میں بھی جو نعمت عطا فرما وہ حسن و خوبی والی ہو اور آخرت میں بھی سراپا کمال اکرامات سے نواز۔

کسی چیز کو دنیا میں حَسَنَةَ“ اس وقت کہیں گے جب اس میں دنیاوی زندگی کے لحاظ سے نفع ہو اور عام انسان بھی اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھیں اور

آخرت کی حَسَنہ وہ چیز ہوگی جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو، اسکی رضا کا ذریعہ ہو اور اجر و ثواب کا

باعث ہو۔

مسواک میں یہ دونوں خوبیاں ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد

گرامی کو دو بارہ پڑھئے

السَّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ .

مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی و خوش کرنے والی ہے۔

دنیاوی فائدہ یہ کہ منہ کی بدبو ختم ہو جاتی۔ غیر صالح مادہ خارج ہو جاتا ہے۔ جس انسان

کا منہ بدبو سے پاک ہو تو اس کا ہمنشین و جلیس اس سے گفتگو کرتے ہوئے کسی قسم کی کراہت

محسوس نہیں کرتا۔

آخری فائدہ یہ ہے کہ کائنات کا خالق و مالک مسواک کرنے والے سے راضی و خوش ہو جاتا ہے۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ
اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

مَطْهَرَةٌ وَمَرْضَاةٌ

قَالَ النَّوَوِيُّ فِي "شَرْحِ الْمُهَذَّبِ" مَطْهَرَةٌ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَ كَسْرِهَا لُغْتَانِ
وَالْكَسْرُ أَشْهُرُ وَهُوَ كُلُّ آلَةٍ يُتَطَهَّرُ بِهَا، شَبَّهَ السَّوَاكَ بِهَا لِأَنَّهُ يُنْظَفُ الْفَمَ.
حضرت امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع شرح المہذب میں فرمایا:

مطهرة - میم کے فتح (مَطْهَرَةٌ) اور

میم کے کسرة (مَطْهَرَةٌ) دونوں طرح آیا ہے اور

کسرة کے ساتھ (مَطْهَرَةٌ) زیادہ مشہور ہے۔

اور وہ ہر اس آلہ کیلئے بولا جاتا ہے جس سے پاکیزگی و طہارت حاصل کی جائے۔ مسواک کو اس سے تشبیہ دی اس لئے کہ یہ منہ کو پاک و صاف کرتی ہے۔

وَقَالَ زَيْنُ الْعَرَبِ فِي شَرْحِ الْمَصَابِيحِ: مَطْهَرَةٌ وَمَرْضَاةٌ بِالْفَتْحِ، كُلٌّ مِنْهُمَا مَصْدَرٌ بِمَعْنَى الطَّهَارَةِ وَالْمَصْدَرُ يُجِيئُ بِمَعْنَى الْفَاعِلِ، أَيُ: مُطَهِّرٌ لِلْفَمِ وَمَرْضٌ لِلرَّبِّ، أَوْهُمَا بَاقِيَانِ عَلَى مَصْدَرَيْتِهِمَا أَيُ سَبَبٌ لِلطَّهَارَةِ وَالرِّضَا.

(۱) تعلق صحیح ابن حبان ۳۳۹/۳

اور زین العرب نے شرح المصابیح میں لکھا ہے
مَطَهَّرَةٌ وَمَرْضَاةٌ "فتح میم کے ساتھ۔

یہ دونوں مصدر ہیں بمعنی طہارت اور بمعنی رضا اور مصدر اسم فاعل کے معنی میں آتا ہے یعنی
منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی۔ یا یہ دونوں مصدریت پر قائم ہیں اس وقت معنی
ہوگا طہارت اور رضا کا سبب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتِهِمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ.

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
قال الاعظمی:	سندہ صحیح		
المستدرک	رقم الحدیث (۵۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۴
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۴
قال البیہقی:	اسنادہ حسن		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۱۲۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۰۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۰۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۹۸۲)	جلد ۹	صفحہ ۴۷۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۷۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۷۴
الموطا امام مالک	رقم الحدیث (۱۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

-☆-

مسند امام احمد بن حنبل کی روایت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لِأَمْرَتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ وَلَا خَرْتُ

الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ شَطْرِ اللَّيْلِ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر بوجھ ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر وضو

کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور صلاۃ عشاء رات کے تہائی حصہ یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۷۴۰۶) جلد ۷ صفحہ ۲۱۴

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

المستدرک رقم الحدیث (۵۳۱) جلد ۱ صفحہ ۳۶۴

جامع الاصول رقم الحدیث (۳۳۲۴) جلد ۵ صفحہ ۲۵۱



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ.

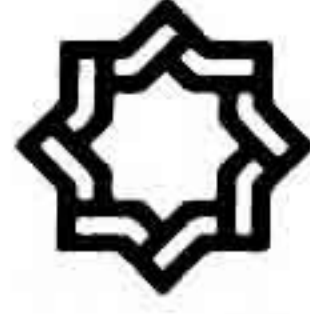
جامع الاصول	رقم الحديث (٥١٤٢)	جلد ٤	صفحة ١٤٢
جامع الاصول	رقم الحديث (٥١٤٣)	جلد ٤	صفحة ١٤٥
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٥٢)	جلد ١	صفحة ٢٤٩
صحیح البخاری	رقم الحديث (٨٢٤)	جلد ١	صفحة ٣٠٣
سنن ابی داود	رقم الحديث (٢٤)	جلد ١	صفحة ٣٢
صحیح ابی داود	رقم الحديث (٢٤)	جلد ١	صفحة ٢٣
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٢)	جلد ١	صفحة ٩٩
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٢)	جلد ١	صفحة ٣٢
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحديث (٢٣٨٤)	جلد ٣	صفحة ٢١٩
المعجم الاوسط	رقم الحديث (٤٢٢٣)	جلد ٥	صفحة ٣٠٦
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٦٩٨٥)	جلد ١٣	صفحة ٢٣٩
قال حمزه احمد الزین:	اسناده صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر بوجھ بنا دوں گا تو میں انہیں ہر صلاۃ (نماز) کے وقت مسواک کرنے کا واجب التعمیل حکم دیتا۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۳



عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لِأَخْرَجْتُ الْعِشَاءُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

شرح السنة للبعقوي	رقم الحديث (١٩٨)	جلد ١	صفحة ٣٩٣
قال للبعقوي:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٣)	جلد ١	صفحة ١٠٠
قال الترمذی:	هذا الحديث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٣)	جلد ١	صفحة ٣٣
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحديث (٢٤)	جلد ١	صفحة ٣٢
صحیح سنن ابن داود	رقم الحديث (٢٤)	جلد ١	صفحة ٢٣
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٦٩٦٩)	جلد ١٣	صفحة ٢٢٢
قال حمزه احمد الزین:	اساده صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٤٣٣٨)	جلد ٤	صفحة ١٥٥
قال احمد محمد شاكر:	اساده صحیح		
جامع الاصول	رقم الحديث (٥١٤٣)	جلد ٤	صفحة ١٤٥
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٣٤٦٦)	جلد ٣	صفحة ٢٢٣

ترجمة الحديث:

حضرت زید بن خالد الجعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں صلاۃ عشاء رات کے تہائی حصہ تک موخر کر دیتا اور ہر صلاۃ کے وقت انہیں مسواک کا حکم دیتا۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ، يَبْدَأُ بِالسَّوَاكِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۶
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۴۳۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۶۲۵
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح			
شرح السنۃ للبعغوی	رقم الحدیث (۲۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۵
قال للبعغوی: هذا الحدیث صحیح اخرجہ مسلم			
صحیح ابی دود	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۴
قال الالبانی: صحیح			
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال المحقق: اخرجہ مسلم فی صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے۔

-☆-

ایک مسلم جب گھر میں داخل ہو تو اسے نظافت و طہارت کا خیال رکھنا چاہیے۔ اس کے جسم اور کپڑوں سے نفاست ظاہر ہونی چاہیے۔ خصوصی طور پر اپنے منہ کو پاک و صاف رکھنا چاہیے۔ اس لیے بہتر ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت وہ اندازہ لگا لے گھر میں داخل ہوتے وقت اس کے منہ سے اچھی مہک آنی چاہیے بصورت دیگر اسے فوراً اپنے منہ کے صاف کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۱۴۴)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۲۱
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
قال الالبانی:	صحیح		

اگر ایک مسلم ایسا کرے گا تو اسے دوہرا فائدہ ہوگا۔

گھر کے افراد کے ہاں اس کی عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔

سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثواب ملے گا۔

-☆-

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا-

قُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ، قَالَتْ

بِالسَّوَاكِ.

ترجمة الحديث:

حضرت شریح نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کیا کرتے تھے؟

تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

-☆-



عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْبُوصُ فَاةً، بِالسِّوَاكِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۰۷۲)	جلد ۳	صفحة ۳۵۲
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرطهما		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۲۸۶)	جلد ۱	صفحة ۱۷۰
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۲۳۵)	جلد ۱	صفحة ۱۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحديث (۷۱)	جلد ۱	صفحة ۱۱۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحديث (۸۴۹)	جلد ۱	صفحة ۳۰۳
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۵۵)	جلد ۱	صفحة ۲۸۰
سنن النسائی	رقم الحديث (۲)	جلد ۱	صفحة ۲۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۲)	جلد ۱	صفحة ۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۳۳۳۶)	جلد ۳	صفحة ۳۶

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو صلاۃ تہجد کیلئے اٹھتے تو اپنے منہ مبارک کو مسواک سے خوب صاف کرتے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائل مبارک کتنے حمیدہ ہیں، ہر ادا و عادت مبارک پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

وہ سراپا نور اور طیب و طاہر ذات جن کے وجود اقدس سے ہر وقت خوشبو نکلتی تھی انہیں مسواک کیلئے اس اہتمام کی کیا ضرورت لیکن ان کا تعلق باللہ ساری مخلوقات سے گہرا ہے۔ اللہ کی بارگاہ اقدس میں کھڑا ہونا ہے اس لیے اگرچہ منہ سے ہر وقت خوشبو ہی خوشبو نکلتی ہے۔ پھر بھی نشانِ بندگی کے طور پر مسواک فرماتے تھے۔ اور خوب فرماتے تھے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۳۰۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۱۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
قال المحقق:	رواہ البخاری فی الصحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۰



عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: مَا جَاءَنِي جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ
أُحْفِيَ مَقْدَمَ فِيٍّ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: جب بھی جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے مسواک کے
بارے میں اللہ کا حکم پہنچایا۔
مجھے یہ ڈر ہوا کہ حکم الہی کی تعمیل میں کہیں میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو گھسانہ دوں۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۱۷۰)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۵۴
قال حمزة احمد الزين:	اسنادہ حسن		
المعجم الكبير الطبراني	رقم الحدیث (۷۸۴۷)	جلد ۸	صفحہ ۲۴۹
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
قال الالباني:	اسنادہ صحیح		

ایک اور روایت ملاحظہ ہو۔

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ : مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالسَّوَاكِ حَتَّى خِفْتُ عَلَى أَرْضِ أَبِي.

ترجمة الحديث:

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام مجھے مسواک کے متعلق مسلسل کہتے رہے
یہاں تک کہ میں اپنے دانتوں کے بارے میں ڈر گیا۔

-☆-

مجمع الكبير للطبرانی	رقم الحديث (۵۱۰)	جلد ۲۳	صفحہ ۲۵۱
قال حمدی عبد المجید وراوہ للبیہقی (۴۹/۷) من غیر هذا الطريق			
ونقل عن البخاری انه قال حدیث حسن			
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۳۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال المحقق:	حدیث حسن		
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحديث (۱۳۳۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۷۹
قال المحقق:	هذا الحديث حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۲۵۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۵



عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ أَفْوَاهَكُمْ طُرُقٌ
لِلْقُرْآنِ. فَطَيَّبُوهَا بِالسَّوَاكِ.

ترجمة الحديث:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا:
تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں پس انہیں مسواک کر کے پاک و صاف رکھو۔

-☆-

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے۔ اہل ایمان قرآن کریم کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ اسے
صاف ستھری اور بلند جگہ پر رکھتے ہیں۔ اسی طرح جس راستے سے قرآن کریم کا گزر رہو اس راستے کا

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۱۰۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۷۷
حلیۃ الاولیاء	رقم الحدیث (۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۶

طیب و طاہر ہونا بھی ضروری ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت منہ سے کی جاتی ہے۔ یہ قرآن کی گزرگاہ ہے اس لیے اس کا صاف رکھنا ایمان کی علامت ہے۔

انسان جب مسواک کرنے لگے تو نیت ہو کہ

مسواک کرنا سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

مسواک کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے۔

مسواک سے قرآن کریم کی گزرگاہ طیب و طاہر ہوگی۔

تو صرف ایک مسواک کرنے سے کئی گنا اجر و ثواب ملے گا۔

مسواک سے ادا کی گئی صلاۃ (نماز) ستر گنا فضیلت رکھتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَضْلُ الصَّلَاةِ بِالسِّوَاكِ عَلَى الصَّلَاةِ بِغَيْرِ سِوَاكِ سَبْعِينَ ضِعْفًا.

ترجمة الحديث:

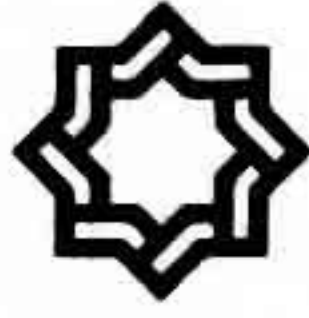
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک کے ساتھ صلاۃ کی فضیلت اس صلاۃ پر جو بغیر مسواک کے پڑھی گئی ہو ستر گنا ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۲۱۸)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۹۵
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۳
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۷۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۵۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۳



عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٦٢١٨)	جلد ١٨	صفحة ١٩٥
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
المستدرک للحاكم	رقم الحديث (٥٣٠)	جلد ١	صفحة ٣٦٣
قال الحاكم:	هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه		
صحيح ابن خزيمة	رقم الحديث (١٣٤)	جلد ١	صفحة ٤١
مجمع الزوائد	رقم الحديث (٢٥٥٣)	جلد ٢	صفحة ٢٦٣



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَأَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بِسِوَاكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ سَبْعِينَ رَكْعَةً بِغَيْرِ
سِوَاكِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: مسواک کر کے دو رکعت صلاۃ (نماز) ادا کرنا مجھے زیادہ محبوب
ہے کہ میں ستر رکعت صلاۃ بغیر مسواک کے ادا کروں

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مسواک کو کس درجہ اہمیت دیتے ہیں
اور اللہ کی رضا کے زینہ مسواک کا کس درجہ اہتمام فرماتے ہیں مسواک کر کے دو رکعت صلاۃ ادا
کرنے کو بغیر مسواک کے ستر رکعت پر فضیلت دیتے ہیں۔ وجہ واضح ہے منہ طیب و طاہر ہوگا تو
طہارت کو محبوب رکھنے والا اللہ راضی ہوگا اللہ کی رضا و خوشنودی کا اجر و ثواب گنتی و حساب میں
نہیں آیا کرتا۔

نوری فرشتے کالبوں سے لب لگانا

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أُمِرَ بِالسَّوَاكِ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنْ الْعَبْدَ إِذَا تَسَوَّكَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيَ قَامَ الْمَلِكُ خَلْفَهُ، فَيَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِهِ فَيَذُّ نُومِنَهُ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. حَتَّى يَضَعَ فَاةً، عَلَى فِيهِ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ، مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا صَارَ فِي جَوْفِ الْمَلِكِ، فَطَهَّرُوا أَفْوَاهَكُمْ لِلْقُرْآنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضیٰ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو مسواک کرنے کا حکم دیا گیا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: بندہ جب مسواک کر لے پھر ادائیگی صلاۃ کیلئے کھڑا ہو جائے تو فرشتے اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اسکی قرأت کو سنتا جاتا ہے پھر اس کے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا منہ اس صلاۃ ادا کرنے والے کے منہ پر رکھ دیتا ہے تو صلاۃ ادا کرنے والے کے منہ سے جتنی قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے وہ

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳۳۵) جلد ۱ صفحہ ۲۳۰

قال المحقق: حسن

سلسلة الاحادیث الصحیحة / رقم الحدیث (۱۲۱۳) جلد ۳ صفحہ ۲۱۴

قال الالبانی: اسنادہ جید رجالہ رجال البخاری

مَلَك، فرشتہ کے منہ میں چلی جاتی ہے۔

پس (اے میری امت)

تلاوت قرآن کیلئے اپنے منہ طیب و طاہر رکھو۔

سبحان اللہ!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔

اب بھی اگر کوئی کلمہ گواپنی محرومی کا ذکر کرے تو اس پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے ورنہ نبی رحمت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو نوازنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

انسان کبھی غور تو کرے۔

شاید اسکا بیٹا یا بھائی اس کے قریب بیٹھنا پسند نہ کرے لیکن قربان جائیں حضور رحمت

للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ جن کی نگاہ کرم نے اس درجہ نواز دیا کہ

بامسواک وضو کر کے انسان صلاۃ کیلئے کھڑا ہو اور تلاوت قرآن کریم شروع کرے تو

اللہ کی نوری مخلوق اس کی تلاوت قرآن پر گرویدہ ہو جاتی ہے جیسے ہی وہ قرآن کریم کے چند

کلمات ادا کرتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر منہ رکھ دیتا ہے۔ اب قرآن کریم کی جو تلاوت بھی ہے

اس کے منہ سے نکل کر پاک مخلوق کے منہ کے ذریعے اس کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔ گویا اس

امت کی تلاوت قرآن نوری مخلوق کی غذا بنتی ہے۔

اگر آج اللہ کے فرشتے منہ پر منہ رکھ کر پیار و محبت سے تلاوت قرآن کی سماعت کے

مزے لیتے ہیں تو کل قیامت کو انشاء اللہ یہی فرشتے اس محبت کی لاج رکھیں گے اور درجنت تک

اس کے مدد و معاون ہونگے۔

مسواک کا تا کیدی حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ
السِّوَاكَ حَتَّى رَأَيْنَا - أَوْ خَشِينَا - أَنَّهُ سَيُنزَلُ عَلَيْهِ.

ترجمة الحديث:

مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کثرت سے مسواک فرمایا کرتے تھے، ہمیں
ڈر ہوا کہ کہیں اس سلسلہ میں آپ پر وحی الہی نازل نہ ہو جائے۔

-☆-

مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۲۷۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۹۴
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۴
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَمَرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُنزَلُ بِهِ عَلَيَّ الْقُرْآنُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: مجھے مسواک کا اس درجہ حکم دیا گیا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اس مسواک کے بارے میں مجھ پر قرآن کریم نازل ہوا کہ نازل ہوا۔

-☆-

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۳۱۲۲)	جلد ۳	صفحة ۳۵۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۱۲۵)	جلد ۲	صفحة ۵۳۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۲۵۵۶)	جلد ۲	صفحة ۲۶۳
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۳۳۱)	جلد ۱	صفحة ۲۲۹
قال المحقق:	حسن		

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں بہت زیادہ ترغیب دی ہے۔

-☆-

ہمیں اس عمل کا خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ زیادہ تر عیب بلاوجہ نہیں۔

اے اللہ!

ہمیں اس سنت مطہرہ پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ آمین
بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سنن النسائي	رقم الحديث (٦)	جلد ١	صفحة ٢٩
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (٦)	جلد ١	صفحة ١٣
قال الالباني:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٩١٢)	جلد ١	صفحة ٢٣٠
صحیح البخاری	رقم الحديث (٨٢٨)	جلد ١	صفحة ٣٠٣
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٣٥٣٢)	جلد ١١	صفحة ٢٢٦
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		

نیت وضو

وضو کرنے سے پہلے وضو کی نیت کر لینا بہتر ہے۔ اگر نیت نہ کی تو اعضا کو دھلا ہوا تو کہہ دیں گے لیکن عبادت کا ثواب نہیں ملے گا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَانَوِيٌّ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
صحیح المسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۲
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۹۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۱۶۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۵۵۵

ترجمة الحديث:

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
 میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے اعمال کا انحصار
 نیتوں پر ہے اور بس ہر آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس نے ہجرت کی اللہ اور
 اسکے رسول کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہے۔ پس جس نے ہجرت کی
 دنیا کیلئے کہ اسے پائے یا کسی عورت کیلئے کہ اس سے شادی کرے تو سن لیجئے جس چیز کی نیت
 سے اس نے ہجرت کی اس کی ہجرت اسی کیلئے شمار ہوگی۔

-☆-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وضو سے پہلے

عَنْ رَبَّاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۱
قال الترمذی/ قال احمد بن حنبل: لا اعلم في هذا الباب حديثا له اسناد جيد			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	حسن		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۴۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
قال الالبانی:	حسن		

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے وضو کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا اس کا وضو ہی نہیں۔

-☆-

وضو جو مفتاح الصلاة ہے اسے عبادت سمجھ کر کرنا چاہیے اور جو آدمی نہایت غفلت اور بے
توجہی سے کرے کہ اللہ کا نام تک نہ لے تو وہ وضو بے نور اور بے قیمت ہے۔ اگرچہ اس کے وضو
کے اعضاء دھل جاتے ہیں لیکن اللہ کے نام کی برکات سے خالی ہے اور جو اللہ کے نام کی برکات
سے خالی ہو وہ اس قابل نہیں کہ اسے وضو ہی کہا جائے۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۲
صحیح سنن ابن داؤد	رقم الحدیث (۱۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح مقطوع		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۴۱۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۳۰۹-۱۱۳۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۳۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		



عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ عَنْهُ اللَّهُ قَالَ: طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ، وَضُوءًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ
أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ.

فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ، وَيَقُولُ: تَوَضَّؤُوا بِاسْمِ اللَّهِ
فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: قَالَ ثَابِتٌ: "قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ تَرَاهُمْ قَالَ: نَحْوًا
مِنْ سَبْعِينَ."

سنن النسائي	رقم الحديث (٤٦)	جلدا	صفحة ٨٠
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (٤٦)	جلدا	صفحة ٣٣
قال الالباني:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٢٠١)	جلدا	صفحة ٨٨
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٢٤٩)	جلدا	صفحة ٣٦٢

ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی صحابی کو وضو کیلئے پانی کی طلب ہوئی (اس نے اس خواہش کا اظہار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا) تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟

(جس کے پاس پانی تھا اس نے برتن سمیت حاضر کر دیا) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا اور یوں ارشاد فرمانے لگے: اللہ کے نام سے وضو کرو۔

حضرت انس فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے

پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ اس قافلہ کے آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

حضرت ثابت کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کے خیال

میں وضو کرنے والے کتنے آدمی تھے تو آپ نے فرمایا ستر (70) سے قریب۔

-☆-

اس حدیث پاک سے بھی یہ بات عیاں ہوئی کہ وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ

لینا چاہئے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے صحابہ کو ایسا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ فَإِنَّ حَفَظَتَكَ لَا تَسْتَرِيحُ تَكْتُبُ لَكَ الْحَسَنَاتِ حَتَّى تُحَدِّثَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! جب تم وضو کرو تو بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھا کرو کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارے محافظ فرشتے تمہارے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا۔



جلد ۱ صفحہ ۱۳۲

المعجم الصغير للطبراني رقم الحديث (۱۹۶)

قال محمد شكور محمود: محمود الاسناد

قال الهيثمي: اسناد حسن

جلد ۱ صفحہ ۵۱۳

مجمع الزوائد رقم الحديث (۱۱۱۲)

رواه الطبراني في الصغير واسناده حسن قال الهيثمي:

وضو سے قبل بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لینا حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کو بڑا محبوب ہے اور پھر وہ وضو جس کے شروع میں بسم اللہ اور الحمد للہ پڑھا جائے بڑا اجر و ثواب والا ہے کہ نیکیاں لکھنے والے فرشتے اعمال نامہ میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں یہ نیکیاں لکھنے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وضو برقرار رہتا ہے اس لئے بزرگانِ دین ہمیشہ با وضو رہتے ہیں کہ ان کے نیکیاں لکھنے والے فرشتے ہمہ وقت نیکیاں لکھتے رہیں۔

وَلَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ وَلَكَ الشُّكْرُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

سب سے پہلے ہاتھ دھونا

عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ جید			
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۷
قال الالبانی: صحیح			
سنن الدارمی قطنی	رقم الحدیث (۱۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۸۰)	جلد ۷	صفحہ ۱۱۵
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۳۵۳
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح			

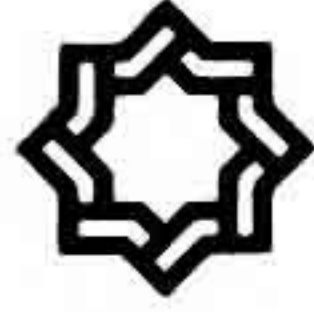
ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے:

جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ فوراً پانی کے برتن میں داخل نہ کر دے جب تک کہ اسے تین مرتبہ دھونہ لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ دورانِ نیند اس کا ہاتھ کہاں کہاں پھرتا رہا ہے۔

-☆-

صفحہ ۴۹۱	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۸۰۲)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد شاكر:
صفحہ ۳۹۰	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۰۴۷)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزين:
صفحہ ۴۸۹	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۴۴۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزين:
صفحہ ۵۱۱	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۵۳۷)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزين:
صفحہ ۱۸۰	جلد ۷	رقم الحدیث (۵۱۸۲)	جامع الاصول
صفحہ ۳۷۹	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۲۵۱۶)	تحفة الاشراف



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا
اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ، فَلَا يَغْمَسَنَّ يَدَهُ فِي إِيَّاهُ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي
أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۰۶۲)	جلد ۳	صفحة ۳۳۵
قال شعيب الارنؤوط: اسناده صحیح علی شرطهما			
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۷۸)	جلد ۱	صفحة ۲۹۴
سنن النسائی	رقم الحديث (۱)	جلد ۱	صفحة ۲۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۱)	جلد ۱	صفحة ۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحديث (۱۶۴)	جلد ۱	صفحة ۱۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۹۳)	جلد ۱	صفحة ۲۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق علیه		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۲۱)	جلد ۱	صفحة ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحديث (۱۶۰)	جلد ۱	صفحة ۷۲

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی والے برتن میں داخل نہ کرے جب تک کہ اس ہاتھ کو تین مرتبہ دھونے لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا ہے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۰
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۴
قال الالبانی:	صحیح		

وضو دائیں طرف سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدَأُوا بِأَيْمَانِكُمْ وَقَالَ أَحْمَدُ بِمِيَامِنِكُمْ.

سنن الامام احمد	رقم الحديث (۸۶۳۷)	جلد ۸	صفحہ ۳۷۸
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۴۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۸
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۴۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۷
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۲۳۸۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۳
سنن ابی داود	رقم الحديث (۴۱۴۱)	جلد ۴	صفحہ ۴۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (۴۱۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۲۳۸۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کوئی لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں طرف سے شروع کرو۔

-☆-

عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ، التَّيْمُنُ فِي تَنْعَلِهِ وَتَرْجُلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہر کام دائیں طرف سے شروع کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھا۔ پہلے دایاں جوتا پہننا، دائیں طرف سے کنگھا کرنا، وضو کرتے وقت پہلے دایاں عضو دھونا اور (الغرض) اپنے تمام کام دائیں طرف سے شروع کرنا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۱۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۰۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۸۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۱۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۰۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۵

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح



عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ لِيُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَلَ وَفِي
إِنْتَعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب وضو فرماتے تو دائیں اعضا کو پہلے دھونا پسند فرماتے
جب بالوں میں کنگھی کرتے تو پہلے دائیں طرف سے کنگھا کرنا پسند فرماتے اور جب جوتا
پہنتے تو دایاں جوتا پہلے پہننا پسند فرماتے۔

-☆-



عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - ذَكَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يُحِبُّ التِّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ
وَفِي لَفْظٍ: يُحِبُّ التِّيَامُنَ، فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ذکر فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جہاں تک ممکن ہوتا ہر کام دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ وضو
کرتے وقت پہلے دائیں اعضاء کو دھونا، جوتا پہنتے پہلے دایاں جوتا پہننا اور کنگھا کرتے وقت

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۹۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۵
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۶۵۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۲۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۷۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۸۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۰۵)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۸۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

پہلے دائیں طرف سے کنگھا کرنا۔

اور ایک روایت میں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام امور میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند

فرماتے تھے۔

-☆-

ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۰
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۴۸)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۵۹۷۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۰۳
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۸۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
قال الترمذی:	وحدیث ابن عباس احسن شیء فی هذا الباب واضح۔		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۰۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ

دھویا۔

-☆-

ہر عضو کو دو، دو بار دھونا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ

مَرَّتَيْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو اعضاء وضو کو دو، دو مرتبہ دھویا۔

-☆-

ان احادیث میں اعضاء وضو کو ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دھونا بھی مذکور ہے۔ یہ بیان جواز کیلئے یعنی اگر پانی بہت کم ہو کہ اگر اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا تو مکمل وضو نہ ہو سکے گا۔ تو ایسی صورت میں اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ یا دو دو مرتبہ دھولیا جائے تاکہ وضو مکمل ہو سکے۔ ورنہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونا ہی ہے۔

اعضا کا تین تین مرتبہ دھونا

عَنْ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ. فَقَالَ
 أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.
 وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِي رَوَايَتِهِ: قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ:
 وَعِنْدَهُ رِجَالٌ " مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابوانس سے روایت ہے کہ

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مقاعد پر وضو کرنے کا ارادہ فرمایا، پھر
 آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو نہ دکھاؤں؟
 پھر آپ نے وضو فرمایا اور ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

حضرت ابوانس راوی حدیث فرماتے ہیں کہ

اس وقت حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند صحابہ بھی وہاں موجود تھے۔

-☆-

عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، تَوَضَّأَ ثَلَاثًا
ثَلَاثًا، يُسْنِدُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .

ترجمة الحديث:

جناب مطلب بن عبد اللہ بن حنطب فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے وضو فرمایا تو ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔

آپ نے اس عمل کا اسناد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف فرمایا۔

-☆-

سنن النسائی	رقم الحديث (۸۱)	جلد ۱	صفحة ۸۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۸۱)	جلد ۱	صفحة ۳۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۴۱۴)	جلد ۱	صفحة ۲۳۳
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۳۹)	جلد ۱	صفحة ۱۴۱
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۷۴۵۸)	جلد ۶	صفحة ۵۰
جامع الاصول	رقم الحديث (۵۱۶۸)	جلد ۷	صفحة ۱۷۳
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۰۹۲)	جلد ۳	صفحة ۳۷۲
قال البیہقی:	رجالہ ثقات		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۳۵۲۶)	جلد ۳	صفحة ۴۷۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		



عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: دَعَانِي أَبِي عَلِيٌّ "رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْضُوءٍ، فَقَرَّبْتُهُ لَهُ، فَبَدَأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وُضُوءِهِ، ثُمَّ مَضَمَّ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمَرْفِقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ. ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: نَاوِلْنِي، فَنَاوَلْتُهُ، الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلٌ وَضُوءٌ، فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهِ قَائِمًا. فَعَجِبْتُ. فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ: لَا تَعْجَبْ! فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ، يَقُولُ لَوْضُوءِهِ هَذَا، وَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوءِهِ قَائِمًا.

ترجمہ الحديث:

حضرت سیدنا امام حسین بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے والد گرامی قدر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے وضو کا پانی لانے کا حکم ارشاد فرمایا تو میں نے وضو کا پانی آپ کے قریب کر دیا۔ پس آپ نے وضو شروع فرما دیا۔
آپ نے اپنے دونوں ہاتھ وضو کے برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ

دھوئے۔

پھر آپ نے تین مرتبہ کلی فرمائی

پھر آپ نے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف فرمایا

پھر آپ نے اپنا چہرہ انور تین مرتبہ دھویا

پھر آپ نے اپنا دایاں بازو کہنیوں سمیت دھویا

پھر آپ نے اپنا بائیں بازو بھی اسی طرح دھویا

پھر آپ نے اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا

پھر آپ نے اپنا دایاں پاؤں دھویا

پھر آپ نے بائیں پاؤں اسی طرح دھویا

وضو مکمل کرنے کے بعد آپ سیدھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے فرمایا مجھے پکڑاؤ

پس میں نے وہ برتن آپ کو پکڑا دیا جس میں آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی تھا۔ آپ نے

کھڑے کھڑے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔

میں آپ کے اس عمل سے حیران ہوا۔

جب آپ نے میرے اس تعجب کو دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(اے حسین!) تعجب نہ کیجئے، میں نے آپ کے نانا جان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو ایسے کرتے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وضو کے ساتھ ایسے کیا اور حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

اس حدیث پاک کے آخر میں یَقُولُ لِوُضُوئِهِ هَذَا کے الفاظ آتے ہیں اس جگہ یقول یعنی یفعل ہے یَقُولُ هُنَا يَعْنِي يَفْعَلُ وَهَذَا يَسِيرٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ۔ -تعلیق النسائی-

-☆-

عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلْمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا- يَتَوَضَّآنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَيَقُولَانِ هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

ترجمة الحديث:

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو دوران وضو اپنے اپنے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھوتے دیکھا۔ یہ دونوں حضرات ارشاد فرماتے تھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو مبارک ایسے ہی تھا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۱۱)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۶
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
اسنن الکبریٰ للبیہقی (مفصلاً) / رقم الحدیث (۲۱۷)		جلد ۱	صفحہ ۷۹

عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو میں دھوئے جانے والے ہر عضو کو تین تین بار دھو کر وضو فرمایا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۴
قال الترمذی:	حدیث علی احسن شی فی ہذا الباب واضح لانہ قد روی من غیر وجہ عن علی رضوان اللہ علیہ		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۳۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۷۹



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے وضو میں دھوئے جانے والے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا اور سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۵۱۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۸



عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ: قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے ہوئے وضو میں دھوئے جانے والے
اعضاء کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔



سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۵۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۱



عَنْ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

ترجمة الحديث:

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء فرماتی ہیں
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا، وضو میں دھوئے جانے والے
اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۸۴۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۰۵

تین بار سے زائد اعضاء نہ دھوئے جائیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۲۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۵
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۰
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۳
قال الالبانی:	حسن صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۸

ترجمة الحديث:

ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ حضور سے وضو کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعضاء وضو کو تین تین بار دھونے کا ارشاد فرمایا

پھر فرمایا:

وضو اسی طرح ہے پس جس نے اس پر اضافہ کیا (یعنی تین تین بار سے زیادہ دھونے کو سنت سمجھا) تو اس نے برا کیا اور ظلم و تعدی کی۔

-☆-

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۸۴)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۴۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۲
قال الیثمی:	رواه الطبرانی فی الکبیر و لہ فی الصحیح حدیث غیر ہذا۔		

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ دَعَا بِوُضُوءٍ، فَتَمَضَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى، فَفَعَلَ هَذَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هَذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے وضو کا پانی منگوا یا پھر آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے اسے صاف کیا، آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا پھر فرمایا: یہ حضور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو مبارک ہے۔

سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۸۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۸
قال الالبانی:	صحیح الاسناد		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۲۰۳)	جلد ۷	صفحہ ۴۱۷
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۱
صحیح ابن حبان (مفصلاً)	رقم الحدیث (۱۰۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۰
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزيمة	رقم الحدیث (۱۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۷۶
قال محمد مصطفیٰ الاعظمی:	اسنادہ صحیح		



عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
إِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمُضَةِ وَالْإِسْتِشَاقِ.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۵
قال الالبانی:	حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۲۳۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۳۹
قال حمزه احمد الزین:	اسناده حسن		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۶۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۵۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۵۰)	جلد ۸	صفحہ ۱۳۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرنا فطرتِ اسلام سے ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۱۸۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳۶

استنشاق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيُنْثَرُ.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۸۱
قال المحقق:	رواه البخاری فی الصحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۹
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۸۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۶۸۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۶۹
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۲۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۹۲
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۲۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۲
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحته		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرنے لگے تو وہ اپنے ناک میں پانی ڈالے پھر اسے صاف کرے۔

-☆-

الموطا امام مالک	رقم الحديث (۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
فتح الباری		جلد ۱	صفحہ ۲۶۳
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۷۲۹۸)	جلد ۷	صفحہ ۱۲۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۷۷۳۲)	جلد ۷	صفحہ ۴۵۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۳۳۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۷
قال شعيب الارنؤو:	اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین		
مسند الحمیدی	رقم الحديث (۹۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۵
جامع الاصول	رقم الحديث (۵۱۸۲)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۰



عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِيْ عَنِ
الْوُضُوْءِ قَالَ: اُسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَبَالَغِ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا.

سنن النسائي	رقم الحديث (٨٤)	جلد ١	صفحہ ٨٦
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (٨٤)	جلد ١	صفحہ ٣٤
قال الالباني:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٠٤)	جلد ١	صفحہ ٢٣١
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٣٣)	جلد ١	صفحہ ١٢٠
قال الالباني:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٠٥)	جلد ١	صفحہ ١٢٨
قال الالباني:	حديث حسن صحیح		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (١٢٢)	جلد ١	صفحہ ٢٤
قال الالباني:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٤٨٨)	جلد ٢	صفحہ ٢٠٦
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت لَقِيْطُ بن صَبْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ! وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیے: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو مکمل کرو اور ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرو بشرطیکہ تم روزہ دار نہ ہو۔

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۷۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۱۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۳۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۷۷۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۲۴
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۸۳)	جلد ۱۹	صفحہ ۲۱۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۴۷۷۱)	جلد ۷	صفحہ ۴۹۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۶
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
قال محمد مصطفیٰ الاعظمی:	اسنادہ صحیح		
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۶۶)		صفحہ ۶۹
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۵
قال المحقق:	هذا حدیث حسن صحیح		

استنشاق میں مبالغہ کی حکمت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ، فَلْيَسْتَنْشِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرتے ہوئے اپنے ناک میں تین بار پانی ڈال کر اسے صاف کرے کیونکہ شیطان رات بھر اس کے خیشوم میں رہتا ہے۔

سنن النسائی	رقم الحديث (۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۹۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۰
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۳۲۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۹۴
جامع الاصول	رقم الحديث (۵۱۸۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۲
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (۲۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۸۲
قال المحقق:	رواه البخاری فی الصحیح		



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ
 عَلَى خِيَاشِيمِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے ناک میں تین
 مرتبہ پانی ڈال کر اسے صاف کرے۔ کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات قیام کرتا ہے۔





قَالَ الْقَاضِي عِيَّاضُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خِيَاشِيمِهِ عَلَى حَقِيقَتِهِ فَإِنَّ الْأَنْفَ أَحَدُ مَنَافِدِ الْجِسْمِ الَّتِي يُتَوَصَّلُ إِلَى الْقَلْبِ مِنْهَا لَا سِوَا وَلَيْسَ مِنْ مَنَافِدِ الْجِسْمِ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ غَلْقٌ "سِوَاهُ" وَسِوَى الْأُذُنَيْنِ وَفِي الْحَدِيثِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلْقًا وَجَاءَ فِي التَّائِبِ الْأَمْرُ بِكَظْمِهِ مِنْ أَجْلِ دُخُولِ الشَّيْطَانَ حِينَئِذٍ فِي الْأَفْمَلِ.

ترجمہ:

حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ شیطان سونے والے کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے، حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ خصوصی طور پر ناک جسم انسانی کے ان سوراخوں میں ہے جو دل تک جاتے ہیں۔ جسم کے سوراخوں میں سے سوائے ناک اور کان کے اور کوئی سوراخ نہیں جو پردہ کے بغیر ہو۔ اور حدیث پاک میں ہے شیطان بند پردہ نہیں کھولتا۔ جمابہی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم اسی لیے ہے کہ شیطان اس دوران منہ میں داخل نہ ہو جائے۔

(۱) شرح صحیح مسلم از نووی جلد ۱ صفحہ ۱۲۴

چہرے کا دھونا

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ
وَجْهَهُ، ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال الالبانی:	حسن		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی:	حدیث صحیح		
مصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۱۷
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۴۸۸۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۵۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۶

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے وضو فرمایا۔ پس حضور نے اپنے چہرہ انور کو تین بار دھویا اور اپنے بازوؤں کو تین بار دھویا اور اپنے سر کا مسح فرمایا اور فرمایا: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

-☆-

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً.
ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ نے بیان فرمایا: میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو وضو کرتے ہوئے آپ نے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

پھر ارشاد فرمایا: ایسے ہی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تھا۔

-☆-

داڑھی کا خلال

عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَأْسِرُ تَوَضُّأً
فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: - أَوْ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: - أَتَخَلَّلُ لِحْيَتِكَ؟
قَالَ: مَا يَمْنَعُنِي؟ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -
يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۴۶)	جلد ۷	صفحہ ۴۷۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۰)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۴
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۹
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحدیث (۶۴۵)		صفحہ ۸۹

ترجمة الحديث:

جناب حسان بن بلال کہتے ہیں میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنی داڑھی کا خلال کیا۔

میں نے ان سے عرض کی، کیا آپ داڑھی کا خلال بھی کرتے ہیں؟

اس پر آپ نے جواباً فرمایا: مجھے کوئی چیز ایسا کرنے سے روک سکتی ہے۔ میں نے حضور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی داڑھی مبارک کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

-☆-

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ

لِحَيْتِهِ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الترمذی:	هذا الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۵

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کے دوران اپنی داڑھی مبارک کا خلال کیا کرتے تھے۔

-☆-

عَنْ أَنَسٍ - يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ، تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ: هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تو ہتھیلی مبارک میں پانی لیتے پھر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل فرماتے اور اپنی داڑھی مبارک کا خلال کرتے اور فرماتے: عزت و جلال والے رب نے مجھے ایسے ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

-☆-

سنن ابن داود	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۳۴، ۵۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۹
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۰



عَنْ أَبِي أَيُّوبِ الْأَنْصَارِيِّ: قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے اپنے داڑھی مبارک کا خلال کرتے ہوئے دیکھا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۴
قال الالبانی:	صحیح بما قبلہ		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الترمذی	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۷۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۱

بازوؤوں کا کہنیوں سمیت اور پاؤوں کا تختوں سمیت دھونا

عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمَّرِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَاهُ رَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ
فَغَسَلَ وَجْهَهُ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ، الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضِدِ ثُمَّ
يَدَهُ، الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضِدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ، الْيُمْنَى
حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ، الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ:
هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ،
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
أَنْتُمْ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ. فَمَنْ اسْتَطَاعَ
مِنْكُمْ فَلْيَطِّلْ غُرَّتَهُ، وَتَحَجِّبْهُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۵
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
قال المحقق:	رواه مسلم فی صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
فتح الباری		جلد ۱	صفحہ ۲۳۵

ترجمة الحديث:

جناب نعیم بن عبداللہ المجر بیان کرتے ہیں
 میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا
 آپ نے اپنے چہرہ کو دھویا تو خوب دھویا۔
 پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو دھویا یہاں تک کہ (کہنی کے پار) بازو تک پہنچ گئے۔
 پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دھویا یہاں تک کہ (کہنی کے پار) بازو تک پہنچ گئے۔
 پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا
 پھر آپ نے اپنے دائیں پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ (ٹخنے کے پار) پنڈلی تک پہنچ گئے۔
 پھر آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ (ٹخنے کے پار) پنڈلی تک پہنچ گئے۔
 پھر ارشاد فرمایا: میں نے ایسے ہی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے
 دیکھا اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قیامت کے دن وضو مکمل کرنے کے
 سبب ”غُرٌّ مُّحَجَّلُونَ“ ہو یعنی تمہارے چہرے اور تمہارے ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔
 پس تم میں سے جو بھی اپنے چہرے اور ہاتھ، پاؤں کی چمک کو لمبا کرنا چاہے کر سکتا ہے۔

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۸۳۶۴) جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۳

قال البیهقی: رواہ ابو یعلیٰ ورجالہ رجال اصحیح

مسند ابی یعلیٰ رقم الحدیث (۳۹۸) جلد ۴ صفحہ ۱۱۸

قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

سر کا مسح

پورے سر کا مسح کرنا مسنون ہے اور سر کے چوتھائی حصہ کا مسح فرض ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح کرنا بھی سنت ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبِ الْكِنْدِيِّ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضَّمْضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرٍ هَمَا وَبَاطِنِهِمَا.

صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۵۱۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت مقدم بن معد یکرب الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں وضو کیلئے پانی پیش کیا گیا تو
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا:
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھویا
 پھر آپ نے کلی فرمائی اور ناک میں تین مرتبہ پانی ڈالا
 پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا
 پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین تین بار اپنے بازو دھوئے
 پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا اور دونوں کانوں کے
 ظاہر و باطن کا بھی مسح فرمایا۔

-☆-

سر کے مسح کا طریقہ

عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مَقْدَمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت مقدم بن معديکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا۔ جب حضور سر کے مسح تک پہنچے تو آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے سر کے اگلے حصہ پر رکھیں پھر آپ ان ہتھیلیوں کو گردن کی گدی تک لے گئے پھر آپ نے انہیں واپس اسی جگہ (سر کے اگلے حصہ تک) لے آئے جہاں سے آپ نے مسح شروع فرمایا تھا۔

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۳۵)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۹
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۷۲)	جلد ۸	صفحہ ۵۱۱



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو : أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الطُّهُورُ؟

فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ
ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَدْخَلَ اصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ
بِابْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ
قَالَ: هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ.

سنن ابى داود	رقم الحديث (١٣٥)	جلدا	صفحة ٦١
صحیح سنن ابى داود	رقم الحديث (١٣٥)	جلدا	صفحة ٢٥
قال الالبانى:	حسن صحیح		
سنن النسائى	رقم الحديث (١٣٠)	جلدا	صفحة ١١٠
صحیح سنن انسائى	رقم الحديث (١٣٠)	جلدا	صفحة ٥٣
قال الالبانى:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٢٢)	جلدا	صفحة ٢٣٢
قال محمود محمد محمود:	الحديث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ وضو کا طریقہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا برتن منگوا یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر اپنے چہرہ انور کو تین مرتبہ دھویا

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
شرح السنۃ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۴۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی:	اسنادہ عندہم جمیعاً حسن		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۹)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۸۴)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۱۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال الہیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر ولہ فی الصحیح حدیث غیر ہذا		

پھر اپنے دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے

پھر اپنے سر مبارک کا مسح فرمایا

تو اپنے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں داخل کر دیں اور اپنے

دونوں انگوٹھوں سے اپنے کانوں کے ظاہر کا مسح فرمایا اور شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے

باطن کا مسح فرمایا۔

پھر اپنے دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے پھر ارشاد فرمایا

وضو ایسے ہوتا ہے جس نے اس پر زیادتی کی یا کمی کی (یعنی زیادتی یا کمی کو سنت

سمجھا) اس نے برا کیا اور ظلم کیا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أُذُنَيْهِ وَأَدْخَلَهُمَا

بِالسَّبَاحَتَيْنِ وَخَالَفَ ابْهَامَيْهِ إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَ هِمَاوَبَاطِنَهُمَا.

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۲۳۹) جلد ۱ صفحہ ۳۳۳

قال محمود محمد محمود: الحدیث حسن صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۳۵۷) جلد ۱ صفحہ ۱۳۶

قال الالبانی: حسن صحیح

الارواء الغلیل رقم الحدیث (۹۰) جلد ۱ صفحہ ۱۲۹

قال الالبانی: صحیح

سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۳۱۶) جلد ۱ صفحہ ۱۱۱

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں کانوں کے داخل کا اپنی شہادت
کی انگلیوں سے مسح فرمایا اور آپ نے اپنے دونوں کانوں کے ظاہر کا اپنے انگلیوں سے مسح فرمایا
پس آپ نے اپنے کانوں کے ظاہر اور باطن کا مسح فرمایا۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۹
قال الترمذی:	حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۸۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۷
قال شعيب الأرنؤوط: اسنادہ حسن			
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۹
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۱۸



عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكِرَبٍ قَالَ: وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا،
رَادَهُشَامٌ: "وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاخِ أُذُنَيْهِ."

ترجمة الحديث:

حضرت مقدم بن معديکرب فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں
کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا اور آپ نے اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں
بھی داخل فرمائیں۔



صفحہ ۴۳	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۳)	صحیح سنن ابی داود
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۵۹	جلد ۷	رقم الحدیث (۵۱۴۵)	جامع الاصول
		وهو حدیث حسن شواہدہ	قال المحقق:
صفحہ ۵۱۱	جلد ۸	رقم الحدیث (۱۱۵۷۲)	تحفة الاشراف
صفحہ ۲۴۴	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۴۲)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
صفحہ ۱۴۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۶۱)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيِّ، يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ وَضُوئَهُ، وَقَالَ: وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا ذکر کیا اور فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کا مسح کیا (نئے پانی سے کیا) ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے نہیں کیا اور اپنے دونوں بازو دھوئے یہاں تک کہ انہیں صاف کر دیا۔



ناصیہ پر مسح

پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے ہاں اگر سر کے اگلے حصے کا مسح کر لیں گے تو اس سے فرض ادا ہو جائے گا۔

عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ وَمُقَدِّمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۲۶۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۸
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
قال المحقق:	رواه مسلم فی الصحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۶
قال الترمذی:	حدیث المغیرہ بن شعبہ حدیث حسن صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۵۱۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
قال الحاکم:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خفین پر مسح فرمایا اور اپنے سر کے اگلے حصہ پر اور اپنی دستار مبارک پر مسح فرمایا۔

-☆-

یعنی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرمانے لگے تو آپ نے دستار مبارک زیب تن فرمائی تھی تو جب سر کا مسح کرنے کا وقت آیا تو آپ نے دستار اتاری نہیں بلکہ دستار تھوڑی سی پیچھے کر دی جس سے سر کا اگلا حصہ ننگا ہو گیا پھر آپ نے مسح فرمایا تو سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا اور آپ نے اپنا ہاتھ مبارک دستار کے اوپر بھی پھیر دیا۔

عَنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى

عِمَامَتِهِ وَعَلَى الْخُفَيْنِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۲۶۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۲۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۶
قال الترمذی	حدیث المغیرة بن شعبة حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۶۷

ترجمة الحديث:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا: آپ نے ناصیہ (سر کے اگلے حصہ) پر مسح فرمایا عمامہ پر مسح فرمایا اور خفّین پر مسح فرمایا۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۴۹۴)	جلد ۸	صفحہ ۴۷۳
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۵۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۱۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

سنن النسائی کی روایت ملاحظہ ہو:

عَنِ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّأَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے وضو فرمایا پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح
فرمایا، عمامہ پر مسح فرمایا اور خفین پر مسح فرمایا۔

-☆-

سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۹۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۴
قال الالبانی:	صحیح		



عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ رَفَعَ الْقَلَنْسُوَةَ وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ.

ترجمہ الحدیث:

جناب نافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سر کا مسح فرماتے تو سر سے ٹوپی اتار دیتے اور سر کے اگلے حصہ کا مسح فرماتے۔

-☆-

ناصیہ کا معنی:

ناصیہ کا عموماً معنی پیشانی کیا جاتا ہے حالانکہ پیشانی چہرے کا حصہ ہے سر کا حصہ نہیں۔ اسلئے ناصیہ کا صحیح معنی سر کا اگلا حصہ ہے۔ ملاحظہ ہو

عمدة الحفاظ میں ناصیہ کا معنی لکھتے ہیں

النَّاصِيَةُ: مُقَدَّمُ الرَّأْسِ، وَهِيَ قِصَاصُ الشَّعْرِ.

سنن الدارقطنی رقم الحدیث (۳۷۱) جلد ۱ صفحہ ۱۱۲

قال مجدی بن منصور: اسنادہ حسن

سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۲۸۵) جلد ۱ صفحہ ۱۰۱

(۱) عمدة الحفاظ: ۲/۲۱۳

ناصیہ: سر کے اگلے حصہ کو کہتے ہیں اور بال اگنے کی منتہا ہے۔

مجمع بحار الانوار میں ہے

(النَّاصِيَةُ) هِيَ الشَّعْرُ الْمُسْتَرَسِلُ فِي مُقَدِّمِ الرَّأْسِ ۱

ناصیہ سر کے اگلے حصے کے لٹکتے بالوں کو کہتے ہیں۔

المعجم الوسيط میں ہے

النَّاصِيَةُ : مُقَدِّمُ الرَّأْسِ

: شَعْرُ مُقَدِّمِ الرَّأْسِ إِذَا طَالَ ۲

ناصیہ کے دو معنی ہیں

۱۔ سر کا اگلا حصہ

۲۔ سر کے اگلے حصہ کے بال جب لمبے ہو جائیں۔

امام النخاعة خلیل لکھتے ہیں

النَّاصِيَةُ : قُصَاصٌ " مِنْ الشَّعْرِ فِي مُقَدِّمِ الرَّأْسِ ۳

سر کے اگلے حصہ میں بالوں کے اگنے کی جگہ کو ناصیہ کہتے ہیں۔

(۱) مجمع بحار الانوار: ۳/۴۳۸

(۲) المعجم الوسيط: ۲/۹۲۸

(۳) کتاب العين: ۷/۱۵۹

پاؤں دھونا

وضو میں پاؤں دھونا بھی فرض ہے۔

گزشتہ صفحات میں وضو کے بیان میں پاؤں دھونے کے متعلق متعدد احادیث مقدسہ گزر چکی ہیں۔ انہیں وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

اس سلسلہ میں ایک دو چیزیں خصوصیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہیں انہیں پیش نظر رہنا

چاہئے۔

انگلیوں کا خلال

عَنْ الْمَسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ لَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُنْصَرِهِ.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		

ترجمة الحديث:

مستورد بن شداد بیان فرماتے ہیں

میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب آپ وضو فرماتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو اپنی خنصر (ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی) سے ملتے تھے۔

--☆--

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۴۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۹۳۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۵
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۲۵۶)	جلد ۸	صفحہ ۳۷۶



عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّ بَيْنَ الْأَصَابِعِ.

سنن النسائي	رقم الحديث (١١٣)	جلد ١	صفحہ ١٠٠
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (١١٣)	جلد ١	صفحہ ٣٦
قال الالباني:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١١١٤٢)	جلد ٨	صفحہ ٣٣١
سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٨)	جلد ١	صفحہ ١١٠
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٨)	جلد ١	صفحہ ٣٢
قال الالباني:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٣٨)	جلد ١	صفحہ ٢٣٤
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٦٤)	جلد ١	صفحہ ١٣٤
قال الالباني:	صحیح		
المستدرک	رقم الحديث (٦٤٢)	جلد ١	صفحہ ٣١٨

ترجمة الحديث:

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو وضو کو عمدہ طریقہ سے مکمل کرو اور اپنی انگلیوں میں خلال کرو۔ وضو میں صرف پاؤں کی انگلیوں کا خلال ہی نہیں بلکہ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی ہے۔

-☆-

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۳
قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ جید وھو حدیث صحیح			
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۵
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۶
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد ۱۹	صفحہ ۲۱۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۳۳۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۴۲
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۱۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۷۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۱
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۵)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۵



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلْ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۳۰۶)		جلد ۳	صفحہ ۲۹۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۰۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۶۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۸
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۵۶۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۷۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۷	صفحہ ۱۸۵

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو۔

ایڑیاں دھونا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيْرَةَ - وَكَانَ يَمْرُبِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ - قَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۳۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۲۸)	جلد ۹	صفحہ ۴۱۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
قال الترمذی:	حدیث ابی ہریرہ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا۔ آپ ہمارے قریب سے گزر رہے تھے اور لوگ مطھرہ سے وضو کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: وضو مکمل کرو۔

حضور ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑیوں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔

الْمِطْهَرَةُ: بِكَسْرِ الْمِيمِ وَفَتْحِهَا، كُلُّ إِنَاءٍ يُتَطَهَّرُ بِمَائِهِ.

مطھرہ میم کے کسرہ سے اور مطھرہ میم کے فتح سے۔ ہر اس برتن کو کہا جاتا ہے جس کے

پانی سے وضو کیا جائے۔

سنن النسائي	رقم الحديث (١١٠)	جلد ١	صفحہ ٩٨
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (١١٠)	جلد ١	صفحہ ٢٥
قال الالباني:	صحیح		
سنن الدارمي	رقم الحديث (٤٠٤)	جلد ١	صفحہ ١٩٢
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٤١٢٢)	جلد ٦	صفحہ ٥٢٦
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		

(١) تعلق صحیح مسلم از الدکتور موسیٰ شاہین لاشین و صاحبہ: ٢٤٣/١



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو : قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ . تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ ، فَتَوَضَّؤُوا وَوَأْوَهُمْ عَجَالَ " فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحٌ لَمْ يَمْسَسْهَا الْمَاءُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ " لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ، أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ .

صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۴۱)	جلد ۱	صفحة ۲۷۲
صحیح البخاری	رقم الحديث (۶۰)	جلد ۱	صفحة ۳۳
صحیح البخاری	رقم الحديث (۹۶)	جلد ۱	صفحة ۴۸
سنن النسائی	رقم الحديث (۱۱۱)	جلد ۱	صفحة ۹۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۱۱۱)	جلد ۱	صفحة ۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۴۵۰)	جلد ۱	صفحة ۲۴۸
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (۳۶۸)	جلد ۱	صفحة ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۸۹۳۶)	جلد ۶	صفحة ۳۸۴

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آرہے تھے۔ راستہ میں ہم پانی کے قریب پہنچے۔ ہم میں سے کچھ افراد نے صلاۃ عصر کیلئے جلدی کی پس انہوں نے وضو کیا اور وہ بڑی جلدی میں تھے پھر ہم بھی ان تک پہنچ گئے تو دیکھا ان کی ایڑیاں خشک تھیں۔ انہیں پانی نے مس تک نہ کیا تھا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑیوں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔ اپنا وضو مکمل کرو۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۰۳)	جلد ۶	صفحہ ۵۰۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۷۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۲

امام ترمذی رحمہ اللہ کی ایک روایت ملاحظہ ہو

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْرُوِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

قَالَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبَطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث:

امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

وضو کرتے ہوئے خشک رہ جانے والی ایڑیوں اور خشک رہ جانے والے پاؤں کے

تلووں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۵۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۹
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۸۲
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۳۱۲)	جلد ۱	صفحہ ۹۹
قال مجدلی بن منصور:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۷۶۳۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۴۶۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۸
قال الحیثمی:	ورجال احمد والطبرانی ثقات		



عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظَفْرِ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّى.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۴۲۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۷۶
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بیان فرماتے ہیں کہ مجھے امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

ایک آدمی نے وضو کیا تو اس نے پاؤں دھوتے ہوئے اپنے پاؤں پر ایک ناخن کی مقدار جگہ کو چھوڑ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھ لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لوٹ جاؤ، اپنا وضو مکمل کرو

وہ آدمی لوٹ گیا (وضو مکمل کر کے آیا) پھر اس نے صلاۃ ادا کی۔

-☆-

امام مسلم نے اس حدیث پاک کو ”باب“ وَجوبُ اسْتِيعَابِ جَمِيعِ اجْزَاءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ“ باب ”محل طہارت کے تمام اجزاء کو وضو کرتے وقت گھیرنے کا وجوب“ میں ذکر کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث پاک کے ضمن میں لکھتے ہیں

فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ تَرَكَ جُزْءًا يَسِيرًا مِمَّا يَجِبُ تَطْهِيرُهُ، لَا تَصِحُّ طَهَارَتُهُ، وَهَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اس حدیث پاک سے یہ بات بالکل عیاں ہوئی کہ جن اعضاء کو وضو میں دھونا واجب ہے اگر ان میں سے معمولی حصہ بھی چھوڑ دیا تو اس کا وضو نہیں ہوگا۔ اس بات پر ائمہ کا اتفاق ہے۔



عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّيُ وَفِي ظَهْرِ قَدَمِهِ لَمْعَةٌ قَدَرِ الدِّرْهِمِ لَمْ يُصْبِهَا الْمَاءُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ترجمة الحديث:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ نے بیان فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو صلاۃ (نماز) پڑھتے دیکھا تو اس کے ظہر قدم میں درہم کے مطابق چمک تھی جسے وضو کرتے وقت پانی نہیں پہنچا تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وضو اور صلاۃ (نماز) کا اعادہ کرے۔

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۷۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۳۳۴)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۰۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۵۵۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۳۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۵۱۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۶۸
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵

وضو کا بچا ہوا پانی پینا

عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا، ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثَلَاثًا وَذَرَعَ عَيْنَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً: ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طُهُورِهِ فَشَرِبَهُ، وَهُوَ قَائِمٌ. ثُمَّ قَالَ: أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۹۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۲۱)	جلد ۷	صفحہ ۴۶۱
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۱۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

ابن حبیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ انہیں بالکل صاف کر دیا

پھر تین مرتبہ کلی فرمائی اور

تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کر دیا اور

اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا

اپنے دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے

اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا

پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا۔

پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے کھڑے آپ نے اپنے وضو کا بچا ہوا پانی نوش

فرمایا۔

پھر ارشاد فرمایا: میں نے ایسا اس لیے کیا ہے کہ میری خواہش تھی کہ تمہیں دکھاؤں کہ حضور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کیسے کیا کرتے تھے۔

جلد ۱ صفحہ ۱۲۱

اسنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۳۵۳)

جلد ۲ صفحہ ۵۱

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۴۶)

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خُدَّامَ أَنْفُسِنَا فَتَنَّاوَبُ

الرِّعْيَةَ - رِعْيَةَ إِبِلِنَا - فَكُنْتُ عَلَى رِعْيَةِ الْإِبِلِ، فَرُحْتُهَا بِعَشِيِّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يُقْبَلُ

عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ

قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَجُودَ هَذَا!

فَقَالَ رَجُلٌ: "الَّذِي قَبْلَهَا أَجُودُ"

فَنظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ: مَا هُوَ يَا أَبَا حَفْصِ!

قَالَ إِنَّهُ، قَالَ انْفَاءً، قَبْلَ أَنْ تَجِيئَ

مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ.

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ،

وَرَسُولُهُ.

أَلَا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ لَهُ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم خود ہی فرائض خدمت

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ قوی رجالہ رجال مسلم		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۷۴
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۲۴۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۳۳۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۶
قال المحقق:	لفظ حدیث ابن مہدی رواہ مسلم فی الصحیح		
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۵
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۹۱۴)	جلد ۷	صفحہ ۳۰۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۱۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۲

سرا انجام دیتے تھے، ہم باری باری اونٹ چراتے تھے۔

ایک مرتبہ میں اونٹ چرارہا تھا

میں شام کو اونٹ چرا کر واپس آیا، میں جس وقت پہنچا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

میں نے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے۔

تم میں سے جس نے نہایت احسن طریقے سے وضو کیا پھر اس نے دو رکعت نفل ادا کیئے اور وہ دو رکعت قلب و قالب سے اللہ کی جانب متوجہ ہو کر ادا کیں تو اس نے اپنے لیے جنت کو واجب کر لیا۔

میں نے کہا: کیا عمدہ بات ہے!

ایک آدمی نے کہا: جو بات اس سے پہلے تھی وہ اس سے بھی افضل و برتر تھی۔

میں نے دیکھا وہ حضرت عمر بن خطاب تھے۔

میں نے عرض کی: یا ابا حفص! وہ کیا بات تھی؟

انہوں نے فرمایا: ابھی ابھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے آنے سے پہلے

بیان فرمائی ہے

تم میں سے جو بھی احسن طریقے سے وضو کرے پھر جب وہ وضو مکمل کر چکے تو کہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ؛

تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے چاہے داخل

ہو جائے۔



عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ، فَتَحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

سنن النسائي	رقم الحديث (١٣٨)	جلد ١	صفحة ١١٥
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (١٣٨)	جلد ١	صفحة ٥٦
قال الالباني:	صحیح		
الارواء الغليل	رقم الحديث (٩٦)	جلد ١	صفحة ١٣٣
قال الالباني:	صحیح		
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٨٥)	جلد ١	صفحة ١٥٣
قال الالباني:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٠٦٠٩)	جلد ٨	صفحة ٨٩
سنن ابی داود	رقم الحديث (١٤٠)	جلد ١	صفحة ٤٥
سنن الدارمی	رقم الحديث (٤١٦)	جلد ١	صفحة ١٩٦
جامع الاصول	رقم الحديث (٤٠١٤)	جلد ٩	صفحة ٣٤٢

ترجمة الحديث:

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے احسن طریقے سے وضو کیا، وضو مکمل کرنے کے بعد کہا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ، وَرَسُولُهُ،

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں)

تو ایسے خوش نصیب کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
قال الالبانی:	صحیح		



عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ. فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

سنن النسائي	رقم الحديث (١٣٨)	جلدا	صفحة ١١٥
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (١٣٨)	جلدا	صفحة ٥٦
قال الالباني:	صحیح		
ارواء الغليل	رقم الحديث (٩٦)	جلدا	صفحة ١٣٣
قال الالباني:	صحیح		
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٨٥)	جلدا	صفحة ١٥٣
قال الالباني:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٠٦٠٩)	جلدا ٨	صفحة ٨٩
سنن ابی داود	رقم الحديث (١٤٠)	جلدا	صفحة ٤٥
سنن الدارمی	رقم الحديث (٤١٦)	جلدا	صفحة ١٩٦

ترجمة الحديث:

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 جس آدمی نے وضو کیا پس احسن طریقے سے وضو کیا پھر درج ذیل کلمات کہے تو اس
 کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے ان دروازوں میں سے جس سے
 چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں
 کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں۔

اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والے افراد سے کر دے اور مجھے طیب و طاہر رہنے والے افراد

میں سے کر دے۔

-☆-

جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۰۱۷)	جلد ۹	صفحہ ۳۷۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۱
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸
قال الالبانی:	صحیح		

تَحِيَّةُ الْوُضُوءِ

عَنْ حُمْرَانَ، أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا بِوُضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ، فغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوُضُوءِ فَتَمَضَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سنن النسائي	رقم الحديث (٨٥)	جلدا	صفحة ٨٥
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (٨٥)	جلدا	صفحة ٣٦
قال الالباني:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحديث (٦٠٦٩)	جلد ٥	صفحة ٢٣٦٣
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٢٦)	جلدا	صفحة ٢٦١
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٣١٨)	جلدا	صفحة ٣٣٢
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت حمران بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کا پانی منگوا یا تو اس پانی کے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا۔
دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا
پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی والے برتن میں داخل کر دیا
پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا
پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا
پھر اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا
پھر اپنے سر کا مسح فرمایا
پھر اپنے بازوؤں میں سے ہر پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا
پھر فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے وضو کرتے دیکھا ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۳
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح			
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۸۰
قال المحقق:	رواہ البخاری فی الصحیح عن ابی الیمان		
السنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۲۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۸۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۴

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اس وضو کو طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں ادا کیں اور ان رکعتوں میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

-☆-

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، يُقْبَلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ، وَوَجْهِهِ. وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

سنن النسائي	رقم الحديث (١٥١)	جلد ١	صفحة ١١٨
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (١٥١)	جلد ١	صفحة ٥٨
قال الالباني:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحديث (٩٠٦)	جلد ١	صفحة ٣٣٣
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (٩٠٦)	جلد ١	صفحة ٢٢٥
قال الالباني:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (٢٣٣)	جلد ١	صفحة ٢٦٤
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٩٩١٣)	جلد ٤	صفحة ٣٠٢
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٦٩٩١)	جلد ١٣	صفحة ٢٥١
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحديث (٣٦٥)	جلد ١	صفحة ٣٢٠

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر جھنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور احسن طریقے سے وضو کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں اور ان دو رکعتوں میں اپنے ظاہر و باطن سے متوجہ ہوا تو اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

وضو کا پانی بطور تبرک

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ، فَأَتَى بَوْضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ، فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ. فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عُنْزَةٌ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۸۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۵۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۶۵۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۵۸
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۶۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۶۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۶۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۶۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۷۹۹)	جلد ۹	صفحہ ۹۷
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۹

ترجمة الحديث:

حکم بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جُحَيْفَه - رضی اللہ عنہ - کو سنا
آپ فرما رہے تھے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو پہر کو ہمارے ہاں تشریف لائے، پس لوگ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی لیتے جاتے تھے اور اپنے اپنے چہروں پر
ہاتھ پھیرتے جاتے تھے۔

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ ظہر کی دو رکعتیں اور صلاۃ عصر کی دو
رکعتیں ادا فرمائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے زمین میں نیزا گڑا ہوا تھا۔

-☆-

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ:
وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ
وَهُوَ غُلَامٌ "مِنْ بَنِي عُرْوَةَ، عَنِ الْمَسُورِ وَغَيْرِهِ، يُصَدِّقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
صَاحِبَهُ: إِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى
وَضُوئِهِ.

ترجمة الحديث:

ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت محمد بن الربیع نے بیان فرمایا:

یہ وہی محمد ہیں جب یہ چھوٹے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کنویں کے پانی میں کلی فرمائی اور کلی کا پانی ان کے چہرے پر پھینک دیا۔

اور عروہ نے اس حدیث کو مسور وغیرہ سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے دونوں راوی ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے تھے (تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور کے اعضاء سے گرنے والے پانی کو بطور تبرک حاصل کرتے تھے اور اس پر اس درجہ حریمیں تھے کہ) قریب تھا کہ اس متبرک پانی کے حصول میں آپس میں لڑ پڑتے۔

-☆-

وضو کا متبرک پانی مریض پر ڈالنا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ:
جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي، وَأَنَا مَرِيضٌ لَا
أَعْقِلُ - فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَنِ الْمِيرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری
عیادت کیلئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا (بیماری اتنی شدید تھی کہ) میری عقل جاتی رہی۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑک دیا
تو مجھے ہوش آ گیا۔

تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (اگر میرا انتقال ہو جائے تو) میری میراث کس کو ملے
گی إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ تو اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔

-☆-



عَنِ الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ:
 ذَهَبْتُ بِى خَالَتى إِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ
 اللَّهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِى وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِى وَدَعَا لِى بِالْبُرْكَهٖ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ
 مِنْ وَضُوئِهِ

ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبُوَّةِ بَيْنَ كَتْفَيْهِ، مِثْلَ زَرِّ الْحَجَلَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

میری خالہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت اقدس میں لے گئی اور
 عرض کی: یا رسول اللہ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر اپنا
 دستِ شفقت رکھا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے
 وضو کے پچے ہوئے پانی کو پی لیا۔

پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ
 کی مہر نبوت کی زیارت کی جو مسہری کے بٹن کی طرح چمک رہی تھی۔

صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۸۷) جلد ۱ صفحہ ۸۱

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۳۵) جلد ۲ صفحہ ۵۰۲

مساجد کی آباد کاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.
أَمَّا بَعْدُ :-

مساجد، بیوت اللہ ہیں۔ دین اسلام کا شعار ہیں۔ اہل اسلام کی اجتماعی عبادت کا
مقام ہے۔ اللہ ذوالجلال کے حضور سر بندگی جھکا کر سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اپنے ایمان کو قوت
وجلا بخشنے کی جگہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے گھر میں ذکر و فکر کا اپنا مقام ہے۔ اہل ایمان شروع دن سے مساجد سے
الفت و پیار کرتے ہیں۔ اللہ کے گھر کو اپنے گھروں پر فوقیت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو
مساجد سے دلی لگاؤ کی توفیق مرحمت فرمائے، اپنے ارشادات پر عمل کی سعادت عطا فرمائے اور
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنن مبارکہ پر کابند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِبِرْكَةِ مَنْ اتَّخَذْتَهُ حَبِيبًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَعَلْتَهُ
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعمیر مساجد کا حکم دیا ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننا اللہ کا حکم ماننا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت
اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو۔

وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ.

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً اس نے اللہ کی

اطاعت کر لی۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ : مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اسے کر گزرو اور جس چیز سے میں تمہیں منع کروں اس سے رک جاؤ۔

-☆-

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء لغلیل	رقم الحدیث (۱۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۸۵۰)	حدیث حسن صحیح	جلد ۲	صفحہ ۵۳۰
قال الالبانی:			
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۳۹۲)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۲۰۲)	جلد ۹	صفحہ ۴۲۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسناد صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۹
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۲۰۳۷۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۲۰
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۱۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۷

مساجد کی تعمیر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے اور اس حکم پر عمل کرنا عین سعادت اور ذریعہ نجات ہے۔ جب مسجد کی تعمیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے تو یقیناً یہ اللہ کا حکم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنے والا خائب و خاسر نہیں ہوا کرتا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ
الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴
قال الترمذی:	وهذا صحیح من الحدیث الاول		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۸۹۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۳۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اشادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۷

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک و صاف رکھا جائے۔

-☆-

جہاں بھی چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر کرنا ضروری ہے تاکہ ان گھروں کے باسی اجتماعی طور پر عبادت الہیہ کا لطف لے سکیں اور پانچوں وقت مسجد سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ یہ آذان کی آواز جہاں جہاں بھی جاتی ہے باعثِ برکت و رحمت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی کریمی سے ہر اہل ایمان کے گھر کو مصدرِ خیرات و برکات بنائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ
أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِ وَبَنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ النَّبِيُّ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ
لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا وَمُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِاحِلَتِهِ وَأَبُوبَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَاءُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ
حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّيَ
فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَاءٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ

يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ

قَالُوا! لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فَقَالَ أَنَسٌ " وَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خَرِبٌ " وَفِيهِ
نَخْلٌ " فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنَبَشَتْ ثُمَّ
بِالْخَرِبِ فَسَوَّيْتُ وَبِالنَّخْلِ فَقَطَّعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا
عِضَادَتِيهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

صحيح البخارى	رقم الحديث (٢١٨)	جلد ١	صفحة ١٦٥
صحيح مسلم	رقم الحديث (٥٢٢)	جلد ٢	صفحة ١٠
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٣١٢١)	جلد ١١	صفحة ١١٦
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (١٤٨٨٩)	جلد ٩	صفحة ٦٤
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
فتح البارى		جلد ١	صفحة ٥٢٢
اتحاف السادة المتقين		جلد ٦	صفحة ٢٨٠
صحيح ابن حبان	رقم الحديث (٢٣٢٨)	جلد ٦	صفحة ٩٤
قال شعيب الارنووط:	اسناده صحيح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٤٢٢)	جلد ١	صفحة ٢٠٢
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٦١١)	جلد ١	صفحة ٢٣٠
قال الالبانى:	صحيح		
شرح السنة	رقم الحديث (٣٤٦٥)	جلد ١٣	صفحة ٣٦٦
قال البغوى:	هذا حديث متفق على صحته		
سنن ابى داود	رقم الحديث (٢٥٣)	جلد ١	صفحة ١٨٥
صحيح سنن ابى داود	رقم الحديث (٢٥٣)	جلد ١	صفحة ١٣٢
قال الالبانى:	صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٦٩١)	جلد ١	صفحة ٢٣٥

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ منورہ نزول اجلال فرمایا تو پہلے عوالی مدینہ میں بنو عمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں چودہ (۱۴) دن قیام فرمایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار کو پیغام بھجوایا تو وہ اپنی تلواریں جمائل کیے ہوئے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی سواری پر جلوہ افروز ہیں اور حضور کے پیچھے حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بنونجار کے خوش قسمت صحابہ نے حضور کو اپنے جھر مٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سامان مبارک حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صحن میں رکھوا دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پہلے) جہاں صلاۃ کا وقت ہوتا وہیں صلاۃ ادا فرمالتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریوں کے باڑوں میں بھی صلاۃ ادا فرمایا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف بنانے کا حکم صادر فرمایا تو (مسجد کی جگہ کے حصول کیلئے) بنونجار کو بلا بھیجا اور فرمایا

اے بنونجار! اپنے اس قطعہ زمین کی مجھ سے قیمت لے لو
انہوں نے عرض کی

اللہ کی قسم! ہم اسکی قیمت اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اس قطعہ زمین میں وہ تھا جو میں تمہیں کہتا ہوں اس میں مشرکین کی کچھ قبریں تھیں اور

اس میں خرب تھے اور اس میں کھجور کے درخت تھے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا

مشرکین کی قبروں کے بارے میں تو انہیں اکھیڑ دیا گیا۔

خرب کے بارے میں حکم دیا تو انہیں برابر کر دیا گیا۔

کھجور کے درختوں کے بارے میں تو انہیں کاٹ دیا گیا پھر کھجور کے کٹے ہوئے درختوں

کو مسجد کے قبلہ کی جانب لائن میں رکھ دیا گیا۔

اور اس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رہتی ہیں) پتھر رکھ دیے

گئے۔ صحابہ کرام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ان کے ساتھ فرماتے جاتے تھے۔

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

اے اللہ! حقیقی بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔

اے اللہ! انصار اور مهاجرین کی مغفرت فرما۔

-☆-



عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

كَانَ مَوْضِعُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي النَّجَّارِ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ " وَمَقَابِرُ لِلْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : ثَامِنُونِي بِهِ قَالُوا : لَأَنَّا خُذْلُهُ ثُمَّ نَأْبَدًا قَالَ : فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَبْنِيهِ وَهُمْ يُنَاوِلُونَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

أَلَا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُبْنِيَ

الْمَسْجِدَ حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٤٢٢)	جلدا	صفحة ٢٠٢
قال المحقق:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٦١١)	جلدا	صفحة ٢٣٠
قال الالباني:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٦٩١)	جلدا	صفحة ٢٣٥

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) کی جگہ بنونجار کی ملکیت تھی جس میں کچھ کھجور کے درخت اور مشرکین کی چند قبریں تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنونجار سے فرمایا

اس خطہ زمین کو میرے ہاتھ بیچ دو

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! (ہم یہ قطعہ زمین آپ کو دیتے ہیں لیکن) اس کی قیمت کبھی بھی نہیں لیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس جگہ) مسجد بنا رہے تھے اور صحابہ کرام حضور کو اینٹیں وغیرہ پکڑا رہے تھے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔

أَلَا إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

سن لیجئے! حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

اے اللہ! انصار و مهاجرین کی مغفرت فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اس مسجد (مسجد نبوی) کی تعمیر سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں صلاۃ کا وقت

ہوتا وہیں صلاۃ (نماز) ادا فرما لیتے تھے۔

جنت میں گھر

قَالَ عُمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۲)	جلد ۶	صفحہ ۲۷۶
قال البيهقي:	رواه مسلم في الصحيح		
مجمع البحرين	رقم الحدیث (۵۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۷ عن اسماء بن یزید
قال محمد حسن محمد:	حسن		
المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحدیث (۴۶۸)	جلد ۲۴	صفحہ ۱۸۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۷۸۴)	جلد ۱۸	صفحہ ۶۰۹
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۸۴۵۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۰
قال محمد احمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

مسجدیں اسلام کی عظمت کا نشان ہیں اور سلطنت اسلامیہ کی پہچان ہیں۔ اسلام کے اہم رکن صلاۃ کی ادائیگی کی جگہ ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعمیر کی ترغیب دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر جس شان سے بھی کیا جائے جس اہتمام سے کیا جائے اللہ وحدہ لا شریک اس سے بہتر شان سے اس ذکر کرنے والے کا ذکر کرتا ہے۔ ذکر الہی کی متعدد صورتیں ہیں اس کی ہر صورت اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے پر اپنی رحمتیں فرماتا ہے۔

مساجد کی تعمیر بھی اللہ کی یاد کا ایک طریقہ ہے۔ یہ اللہ کا گھر تعمیر ہوا اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس سے بہتر اس مسجد بنانے والے کا ذکر کرتا ہے اس بندہ نے تو اس عالم ناپائیدار میں اس عارضی جہاں میں اللہ کا گھر (مسجد) کو بنایا تو جواباً اللہ تعالیٰ باقی اور دائمی جہاں میں اس کیلئے گھر بناتا ہے۔

مسجد بنانے کی غرض و غایت ذکر الہی ہوتی ہے کہ ایک بندہ مومن ایک پاک و صاف جگہ میں دل جمعی کے ساتھ اللہ کو یاد کر سکے صلاۃ باجماعت ادا کر سکے اور زندگی کی چند سانسیں علیم و خبیر کے گھر میں گزار سکے۔

ایک اور حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: جس نے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

تعمیر مسجد کا مدعا ہی یہ ہے کہ اس میں ذکر الہی ہو۔ خالق و مالک کو یاد کیا جاسکے۔ تعمیر مسجد میں اسی چیز کا خیال رکھنا چاہیے۔ ہاں جس مسجد کی تعمیر کی غرض ذکر الہی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے اس میں روک دیا جائے ہو تو ایسی جگہ صورتاً تو مسجد ہی ہے لیکن حقیقتاً مسجد کی برکات سے خالی ہے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال المحقق:	صحیح		
موارد النظم	رقم الحدیث (۳۰۰)		صفحہ ۹۷
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵۷۱)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۰
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
سنن النسائی (عن عمرو بن عبسہ)	رقم الحدیث (۶۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۳

اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو جو مساجد میں ذکر الہی سے منع کرتے ہیں اور اللہ کی عبادت میں رکاوٹ بنتے ہیں انہیں ظالم ترین کہا ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا.
اور اس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا کہ جو اللہ کی مساجد میں ذکر الہی سے منع کرتا ہے اور ان مساجد کو بے آباد کرنے کی سعی میں مصروف ہو۔

یقیناً وہ آدمی بڑا بد نصیب ہے جو مساجد میں ذکر الہی کرنے سے روکتا ہے اور مساجد کی آباد کاری میں رکاوٹ بنتا ہے اور یقیناً وہ آدمی بڑا خوش نصیب ہے جو مساجد کو آباد کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور مساجد آباد کرنے کی مقدور بھر سعی کرتا ہے۔ اگر رکاوٹ ڈالنے والا ظالم ترین آدمی ہے تو لا محالہ اس کو آباد کرنے والا اس کی رونقیں دو بالا کرنے والا یقیناً خوش قسمت ترین شخص ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا قَدَرًا مَفْحَصٍ قَطَاةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (۴۲۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۳
المصنف لابن أبي شيبه		جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۱۰
قال:	رواه البرزاري والطبراني في الصغير ورجال ثقاة		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۶۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۰
قال الانووط:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۶۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائی اگرچہ قطا کے گھونسلہ کے برابر ہو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کسی کام میں قلت و کثرت نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر میں اخلاص و للہیت ہوتا ہے ایک آدمی خلوص دل سے اللہ کا گھر بناتا ہے مسجد تعمیر کرتا ہے اگرچہ وہ مسجد حجم کے اعتبار سے کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو کریم و رحیم اللہ اسے ضرور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز کرتا ہے اور اسے اپنی رحمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

اس حدیث پاک میں پرندہ کے گھونسلہ کے برابر مسجد بنانے کا ذکر ہے تو شارحین حدیث پاک نے اس کی دو توجیہیں کی ہیں:

۱۔ اس سے مقصود مبالغہ ہے کیونکہ گھونسلہ کے برابر مسجد ہوتی ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے اگرچہ تو مختصر ترین مسجد بنائے اس بات کا غم نہ کھا کہ تو محروم رکھا جائے گا بلکہ یقین رکھ کہ تیرے لیے بھی جنت میں گھر تعمیر کر دیا جائے گا۔ اگر وسیع و عریض مسجد بنانے والے کیلئے جنت میں محل تیار ہے تو مختصر اور چھوٹے رقبے پر تعمیر کرنے والے کیلئے بھی محل تیار ہے۔

۲۔ گھونسلہ کے برابر کہہ کر ان افراد کو بھی جنت میں گھر کی نوید سنائی گئی ہے جو پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتے بلکہ چند افراد مل کر ایک مسجد تعمیر کرتے ہیں اگر کوئی خلوص سے ایک اینٹ بھی تعمیر مسجد میں صرف کرے گا وہ بھی اللہ کی جناب سے امیدوار رہے کہ اسے بھی جنت میں گھر ملے گا۔



عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کیلئے قِطَاة پرندے کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۴
المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۱۸۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۱
المعجم الاوسط للطبرانی	رقم الحدیث (۲۲۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۵
المطالب العالیۃ ابن حجر عسقلانی / رقم الحدیث (۳۵۲)		جلد ۱	صفحہ ۹۹
موارہ النظمان	رقم الحدیث (۳۰۱)		صفحہ ۹۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		

اس حدیث پاک میں ہے جو گھونسلہ یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بناتا ہے اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس سے بھی یہی مقصود ہے کہ جو بندہ پوری مسجد تعمیر نہیں کر سکتا بلکہ اس کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں کہ وہ مسجد تعمیر کر سکے لیکن اس کے دل میں تڑپ اور امنگ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے اس کیلئے خزانوں کے منہ کھول دے تو وہ ضرور اس کا گھر تعمیر کرے گا لیکن فی الوقت اسے کھانے کیلئے روٹی بھی میسر نہیں اپنی اولاد کیلئے چند نوالوں کا رزق تلاش کرنا اس کیلئے ایک مسئلہ ہے تو ایسا شخص اگر کسی جگہ تعمیر ہونے والی مسجد میں بالکل معمولی رقم دیتا ہے تو وہ بھی یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کیلئے بھی جنت میں گھر بنائے گا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی اس حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کچھ اس اضافہ کے ساتھ بھی ہیں۔ ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَفَرَ بِئْرَ مَاءٍ لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدُ حَرِيٍّ مِنْ جِنِّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا جَاَزَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا كَمَفْحَصٍ قَطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۲۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پانی کا کنواں کھدوایا تو اس سے جن وانس اور پرندہ کے کسی گرم جگر نے پانی پیا (پیا سے نے پیاس بھائی) تو اللہ اسے قیامت کے دن اجر عطا فرمائے گا۔ جس نے مسجد بنائی قطاہ کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی اللہ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۲۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۳
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۹۳۱)	جلد ۶	صفحہ ۲۷۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۶
سنن الترمذی مختصراً	رقم الحدیث (۳۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۲
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

ترجمہ الحدیث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

آپ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک کو وسعت دیکر از سر نو تعمیر کیا تو جب لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کیں تو آپ نے فرمایا: تم نے کچھ زیادہ ہی باتیں کر لی ہیں میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: جس نے کوئی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہوتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

-☆-

ان احادیث مبارکہ میں تعمیر مسجد میں اجر و ثواب کے ذکر کے ساتھ ”اللہ“ کا لفظ آیا ہے اور بعض جگہ ”يُتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ“ کے الفاظ مبارکہ آئے ہیں تو اس کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ تعمیر و بنائے مسجد میں عرض و غایت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو ظاہری نام و نمود اور ریا کاری کا دخل نہ ہو۔

ہاں وہی کام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا کرتا ہے جس کے کرنے والے کی نیت خالص ہو اور جو نیک کام کیا جائے اور اس کے کرنے والا حسن نیت کی دولت سے مالا مال ہو تو وہ

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

کام یقیناً آخرت میں ثمر آور ہوا کرتا ہے اور اسکے کرنے کے خالق و مالک راضی ہوتا ہے۔
 خلوص و للہیت سے کیے گئے کام میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے
 اخلاص کو ضائع نہیں کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی سنئے

مَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ نِيَّةٍ حَسَنَةٍ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ بَاباً مِنَ التَّوْفِيقِ
 وَمَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ نِيَّةٍ سَيِّئَةٍ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ بَاباً مِنَ الْخِذْلَانِ مِنْ
 حَيْثُ لَا يَشْعُرُ بِهِ.

جس خوش نصیب نے اپنی ذات پر نیت حسنہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر توفیق
 کے ستر دروازے کھول دے گا اور جس نے اپنی ذات پر نیت سیئہ کا دروازہ کھول دیا تو اللہ تعالیٰ
 اس پر ذلت و رسوائی کے ستر دروازے وہاں سے کھولے گا جہاں اس کو شعور تک نہ ہوگا۔

سلطان الاولیاء اکامین عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ
 اللہ علیہ نے کس خلوص و للہیت سے مساجد سے محبت کی اور انکی تعمیر و بناء میں دلچسپی لی کہ آج انکی
 اولاد امجاد کثر ہم اللہ پر اللہ تعالیٰ نے توفیق کے یوں دروازے کھول دیے کہ آزاد کشمیر کا علاقہ
 خوبصورت اور آباد مساجد سے جگمگا اٹھا۔

بات کشمیر تک نہ رہی بلکہ توفیق الہی سے پاکستان کے کئی شہروں میں مساجد تعمیر ہوئیں بلکہ
 دیار غیر میں اللہ کے گھروں کی تعمیر و بناء جاری و ساری ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الشُّكْرُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

(۱) الطبقات الکبریٰ للشعرانی: ۱/۸۶

صدقہ جاریہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشْرَهُ أَوْ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا وَرِثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ تَلَحُّقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن اعمال اور جن حسنت (نیکیوں) کا ثواب مومن کو اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے ان میں سے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۳۹۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱
قال المحقق:	اسنادہ حسن		

- ۱۔ علم جس کی اس نے کسی اور کو تعلیم دی اور اسے پھیلایا۔
 - ۲۔ نیک اولاد کو چھوڑا۔
 - ۳۔ قرآن کریم جس کا اس نے کسی کو وارث بنایا۔
 - ۴۔ مسجد جو اس نے تعمیر کی۔
 - ۵۔ مسافروں کیلئے کوئی رہائش گاہ تعمیر کی۔
 - ۶۔ نہر جاری کی یا
 - ۷۔ صدقہ جسے اس نے اپنی زندگی میں زمانہ صحت میں اپنے مال سے نکال دیا۔
- ان تمام اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا۔

-☆-

مومن کچھ نیک کام اس لیے سرانجام دیتا ہے کہ انکا اجر و ثواب مومن کے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ اس حدیث پاک میں چند کا ذکر کیا گیا ہے۔

عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ:

علم انسانیت کی بزرگی اور شرف ہے یہ علم ہی مومن کی متاع عزیز ہے۔ اسی علم کی بدولت انسان کو برتری نصیب ہوئی ہے۔ علم سے آراستہ افراد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ علماء جن کا علم صرف انکی ذات تک ہے اس سے وہ خود آراستہ ہوئے اور تہذیب و اخلاق کی دولت نصیب ہوئی لیکن اپنے کچھ مشاغل کے باعث وہ علم دوسروں تک منتقل نہ کر سکے۔

۲۔ وہ علماء جو علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ اس علم کی دولت کو بانٹتے بھی ہیں۔ صبح و شام

قال اللہ اور قال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درس دیتے ہیں طلباء ان سے اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں ایسے خوش نصیب افراد جب دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو فیض یافتگان کی ایک کثیر تعداد چھوڑ جاتے ہیں۔ ان علماء کے مرنے کے بعد اگر ان کے شاگردوں میں سے کوئی اس علم پر عمل کرتا ہے یا اس کو مزید آگے بانٹتا ہے تو اس کا فائدہ اور اجر اس عالم کو اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ ان کا دیا ہوا علم جیسے جیسے پھیلتا ہے اللہ تعالیٰ قبر میں ان کے ویسے درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

کچھ علماء تصنیف و تالیف کی طرف مائل ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد اپنی ایک کتاب یا چند کتابیں بطور یادگار چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ ملت اسلامیہ جیسے جیسے ان کی تصانیف سے ان تالیفات سے مستفیض ہوتی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ویسے ہی ان کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے۔

وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ:

نیک اولاد اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے یہ وہ انعام ہے کہ جسے یہ نصیب ہوا اگر وہ اس کا شکر ادا کرنا چاہے تو شاید نہ کر سکے۔ مومن کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اس کی نیک اولاد اس کے بڑے کام آتی ہے۔ اولاد جو بھی نیکی کرتی جائے گی باپ کو قبر میں اس کا فائدہ پہنچتا جائے گا۔

اولاد اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو تو ماں باپ کی قبر منور ہو جاتی ہے۔ اولاد علم کی خیرات بانٹے یا صدقہ و خیرات کرے کسی راہ چلتے کو راہ بتائے یا کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آئے غرباء و مساکین کی خدمت کرے یا مہمان نوازی اور سخاوت کو اپنا شعار بنائے ان تمام صورتوں میں نیک اولاد کا اجر اس کے ماں باپ کو قبر میں ملتا ہے اور ان کے درجات بلند ہوتے جاتے ہیں۔

مُصْحَفًا وَرَثَةً:

اولاد کو وراثت قرآن مل گیا اب اولاد اس قرآن کریم کی تلاوت کرتی ہے اپنے باطن کو اس سے منور کرتی ہے تو اس کا اجر و ثواب اس کے وارث بنانے والے کو اس کی قبر میں ملتا رہتا ہے۔

مَسْجِدًا بِنَاؤُ:

ایک مسلم نے مسجد بنائی اور وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا اب اس مسجد کی وجہ سے اسے مسلسل ثواب پہنچتا رہے گا۔

مسجد کے میناروں سے پانچ وقت اذان کی آواز سے اس کی قبر پر رحمتوں کا نزول ہوگا کیونکہ اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے اور نیک روہیں مسجد کی طرف متوجہ ہوتی ہیں تو اس کا اجر اس صورت میں بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی قبر سے عذاب دور کر دیا جائے اور جنت کے منتظم فرشتے مقرر کر دیئے جائیں۔

مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی جاتی ہے اس کا ثواب اس بنانے والے کو بھی مسلسل ملتا رہے گا پھر جماعت جتنی بڑی ہوگی اجر و ثواب بھی اتنا زیادہ ہوگا۔ مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے بچے اپنے سینے قرآن کریم سے معطر کرتے ہیں تو یقیناً اس بنانے والے کو بھی اللہ تعالیٰ معطر کرے گا اور قرآن کریم کی برکات سے اے معمور کرے گا۔

مسجد میں وعظ و نصیحت کی جاتی ہے دین کا درس دیا جاتا ہے نامعلوم کتنے لوگ اس وعظ و نصیحت سے متاثر ہوتے ہیں تو ان سب کا اجر و ثواب اس مسجد بنانے والے کو بھی ملتا رہے گا۔

بعض مساجد میں صلاۃ الجمعة ادا کی جاتی ہے صلاۃ الجمعة میں اہل ایمان کی کثیر تعداد

شرکت کرتی ہے اور سب ایک امام کے پیچھے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں تو اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔

مسجد میں یہ نیکیاں دن دو دن کی بات نہیں بلکہ جب تک مسجد ہے اور اس میں اللہ کی بندگی کرنے والے آتے رہتے ہیں اس وقت تک اس بنانے والے کے درجات بلند و برتر ہوتے رہیں گے۔

بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بِنَاؤُ:

مسافروں کیلئے ایک گھر بنایا کہ جس میں سفر سے تھکے ماندے مسافر چند گھڑیاں آرام کر لیں۔ اس کا اجر و ثواب بھی اس بنانے والے کو ملتا رہے گا۔ یہ مسافر خانہ جب تک رہے گا اور مسافر اس میں آرام کرتے رہیں گے اس بنانے والے کی قبر کو راحت و آرام سے بھر دیا جائیگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بنانے والے نے اسے بنایا اور اس سے مسافروں سے سفر کی کلفت میں کمی آئی ان کی تھکاوٹ دور اور ان کی پریشانی کا ازالہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے عالم برزخ کے سفر کو آسان کر دے اس کی پریشانیاں ختم کر دے اور اس کی قبر کو جنت کا باغ بنا کر اسے راحت و آرام سے ہمکنار کر دے۔

نَهْرًا آجْرَاهُ:

کوئی نہر کھدوا کر جاری کر دی۔ نہر جاری ہو تو اس کا پانی جہاں جہاں جائے گا وہاں زندگی کے آثار ہونگے۔ سبزہ ہوگا۔ چرند و پرند اس سے مستفیض ہونگے انسان خود پیاس بجھائے گا اپنے کھیتوں کو سیراب کرے گا اور اپنے جانوروں کو پلائے گا۔

الغرض اس نہر سے جو بھی فائدہ حاصل کرے چاہے وہ جانور ہی کیوں نہ ہو اس کا اجر و ثواب اس نہر جاری کرنے والے کو ہوگا اور اگر وہ اس دنیا سے چلا جائے تو جیسے جیسے اللہ کی مخلوق اس نہر سے فائدہ حاصل کرتی رہے گی ویسے ہی اس کے قبر میں درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

صَدَقَةٌ أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ:

زندگی میں اور حالت صحت میں نکالے جانے والے صدقے کا اجر و ثواب بھی مومن کو اس کی قبر میں پہنچتا رہتا ہے۔ صحت اور حیات کی شرط اس لیے لگائی گئی کہ اگر کوئی زندگی کے آخری سانسوں میں بیماری کی حالت میں یعنی مرض الموت میں کہے کہ میرا یہ مال صدقہ ہے یہ مال صدقہ ہے تو اس کی بات نہ مانی جائے گی کیونکہ اب یہ مال اس کا نہیں رہا بلکہ اسکے در ثناء کا ہو گیا ہے۔

تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگ بنیاد رکھوانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فِي دَارِي أُصَلِّي فِيهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا عَمِيَ فَجَاءَ فَفَعَلَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ جب انکی بینائی بالکل ختم ہوگئی اور وہ نابینا ہو گئے تو انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک آدمی کے ذریعے عرض پیش کی

حضور! تشریف لائیے میرے گھر میں مسجد کی جگہ کی نشان دہی فرمادیجئے کہ میں اس میں صلاۃ ادا کیا کروں۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لے گئے تو حضور نے ان کی خواہش کے مطابق جگہ کی نشان دہی فرمادی۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کس درجہ فیروز بخت تھے کہ وہ اپنی ہر خواہش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیا کرتے تھے اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام ہی کرم فرمانا ہے اس لیے وہ ان کی خواہشات کا خیال فرماتے اور انکی دلجوئی کیا کرتے تھے۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نابینا ہو جاتے ہیں اب وہ مسجد آ جا نہیں سکتے۔ وہ اپنے گھر میں صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں اور گھر میں ایک جگہ کو مسجد قرار دینا چاہتے ہیں اس کیلئے بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا نبی اللہ! گھر قدم رنجہ فرمائیے اور خود نشان دہی فرمادیجئے کہ صلاۃ کہاں ادا کروں۔ حضور رحمۃ للعالمین کمال کرم نوازی سے انکے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور ایک جگہ نشان لگا دیتے ہیں۔ یہ جگہ اس صحابی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔

سبحان اللہ! وہ جگہ کس درجہ خیرات و برکات کا منبع ہوگی جس کی نشان دہی اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہوگی اور اس مسجد کے انوار کا کیا عالم ہوگا جس کی حدود حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین فرمائی ہوں گی۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ جب بھی مسجد بنانے کا ارادہ ہو تعمیر مسجد کا خیال ہو کسی صاحب نسبت بزرگ سے اسکی نشان دہی کروانی چاہئے کیونکہ فیضان نبوت

کے امین یہ بزرگ جہاں جائیں گے وہ جگہ خیرات و برکات کا مصدر بن جائے گی نیز اللہ کی رحمتوں سے اس جگہ مسجد بھی جلد پایہ تکمیل تک پہنچے گی اور وہاں صلاۃ ادا کرنے کا کیف بھی دوچند ہوگا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَنَعَ بَعْضُ عَمُومَتِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِي بَيْتِي وَتُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ : فَاتَاهُ وَفِي الْبَيْتِ فَحْلٌ " مِنْ هَذِهِ الْفُحُولِ فَأَمَرَ بِنَاحِيَةِ مِنْهُ فَكُنِسَ وَرُشَّ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ :

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَاجَهَ : الْفَحْلُ هُوَ الْحَصِيرُ الَّذِي قَدِ اسْوَدَّ .

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری ایک پھوپھی صاحبہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی: میری یہ خواہش ہے کہ حضور میرے گھر کھانا تناول فرمائیں اور میرے گھر

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۲۳۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۱۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۵

میں صلاۃ ادا کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے۔ گھر میں چٹائیوں میں سے ایک چٹائی تھی۔ گھر کے ایک کونہ میں حکم دیا تو وہاں جھاڑو دیا گیا اور اس پر پانی چھڑکا و کر دیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ ادا کی اور ہم نے آپ کے ساتھ صلاۃ ادا کی۔

امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے فرمایا:

الْفَحْلُ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جو سیاہ ہو چکی ہو۔

-☆-

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ - وَكَانَ قَدْ عَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ دُلُوٍّ فِي بَيْتِهِمْ - عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ السَّالِمِيِّ - وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ:

جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصْرِي وَإِنَّ السَّيْلَ يَأْتِي فَيَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازَهُ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَافْعَلْ قَالَ أَفْعَلُ فَعَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنْتُ لَهُ وَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَاشْرُتْ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَارِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ احْتَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرَةٍ تُصْنَعُ لَهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت محمود بن الربیع الانصاری رضی اللہ عنہ (یہ اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہرہ میں عمر میں چھوٹے تھے لیکن) انہیں یاد رہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈول میں جو انکے کنویں میں تھا کلی فرمائی تھی یہ روایت فرماتے ہیں حضرت عتبان بن مالک السَّامِیُّ رضی اللہ عنہ سے جو اپنی قوم بنی سالم کے امام تھے اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوة بدر میں (بھی) شریک ہوئے تھے نے فرمایا:

میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کی:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۸۷
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۴
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۳۹۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۱
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۷۷
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۸۷
مسند ابی عوانہ		جلد ۱	صفحہ ۱۱

یا رسول اللہ! میری بینائی بہت کمزور ہو چکی ہے سیلاب کا ریلہ آتا ہے جو میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس کا عبور کرنا مجھ پر دشوار ہوتا ہے۔ اگر آپ کرم نوازی فرمائیں میرے ہاں تشریف لائیں میرے گھر میں ایک جگہ صلاۃ ادا فرمادیں تو میں اسے جائے نماز (مسجد) بناؤں گا۔ (یا رسول اللہ!) یہ کرم نوازی فرمادیتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - میں ایسا کروں گا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خوب دن چڑھ جانے کے بعد تشریف لائے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اندر تشریف لانے کا عرض کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لیے تمہارے گھر میں صلاۃ ادا کروں تو میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں چاہتا تھا کہ صلاۃ ادا کیا کروں۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کی پیچھے صف بنائی تو حضور نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر میں نے آپ سے کچھ وقت ٹھہرنے کی درخواست کی کھانا تناول کرنے کیلئے جو ان کیلئے تیار کیا گیا تھا۔

-☆-

حضرت عتبان بن مالک سالمی رضی اللہ عنہ ان خوش بخت صحابہ میں سے ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ غزوۂ بدر میں شرکت ایسا اعزاز ہے جو صحابہ کرام میں بھی اعلیٰ مقام دلا گیا ہے۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے امام ہیں۔ مسجد جا کر مصلیٰ امامت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور امامت کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

وقت گزرتے گزرتے ان کی بینائی چلی گئی انکے گھر اور انکی قوم کی مسجد کے درمیان وادی حائل ہے جب بارشیں ہوتیں تو وہ وادی پانی سے بھر جاتی اور انکے لئے گزرنا مشکل ہو جاتا۔ اب وہ مسجد جا نہیں سکتے اور اپنے گھر صلاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

فُتْصِلِي فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذُهُ مُصَلًّى:

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حضرت عتبان رضی اللہ عنہ حاضر ہوتے ہیں اور ساری عرضداشت عرض کرنے کے بعد یوں التجا کرتے ہیں

یا رسول اللہ! میرے گھر تشریف لائے کسی جگہ صلاۃ ادا کر دیجئے وہ جگہ میری عبادت گاہ (مسجد) بن جائے گی۔

ہاں ہاں جہاں اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم لگا کرتے ہیں جہاں حبیب رب العالمین سجدہ کیا کرتے ہیں وہ جگہ عشاقِ جمالِ نبوی کیلئے مسجد بن جاتی ہے۔ وہاں وہ سجدے کر کے عجب کیف لیا کرتے ہیں وہاں پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ازیلی سعادتوں کو سمیٹا کرتے ہیں۔

یہ ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی التجا ہے اور صحابہ کرام کی التجائیں انکے اعمال خصوصاً غزوہ بدر میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال اس امت کیلئے باعثِ حجت ہیں اور ان جیسی تمنا کرنا سعید و نیک بخت ہونے کی علامت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لہجہاں نبی ہیں وہ نسبتوں کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بدری صحابی رضی اللہ عنہ کی دلجوئی کیلئے اور اپنی امت کیلئے ایک اسوۂ قائم کرنے کیلئے ان کے گھر تشریف لے جاتے ہیں تنہا نہیں جاتے بلکہ اپنے ساتھ سید

العشاق رازدان کا شانہ نبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لے جاتے ہیں۔
ایک جگہ پر صلاۃ باجماعت ادا فرماتے ہیں اور وہ جگہ اس صحابی رضی اللہ عنہم کیلئے مسجد
بن جاتی ہے۔

اللہ رب العزت نے اس عالم آب و گل میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل
مبعوث فرمائے لیکن حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سب کا مقتدا و پیشوا بنایا۔ تاج
سیادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانور پر سجایا یوں ہی ان انبیاء و رسل کے امتیوں کو سرفراز
فرمایا اور انبیاء و رسل کے امتیوں کو بہت بلند درجات سے نوازا لیکن اس خیر الامم کے جانثار اول
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مقام و مرتبہ ہر نبی کے ہر امتی سے افضل و برتر عطا فرمایا۔

تو اب غور کیجئے جس جگہ صلاۃ کی امامت کرنے والے رسولوں کے امام ہوں اس اس
صلاۃ میں مقتدیوں کی صف میں خیر الامم کی سب سے افضل و برتر ہستی موجود ہو تو وہ صلاۃ کس
درجہ بلند مرتبہ عظیم الشان ہوگی۔

اس سے یہ درست عیاں ہوتا ہے کہ جب بھی مسجد کی تعمیر یا افتتاح ہو تو ان لوگوں سے
اس کا افتتاح کروانا چاہئے جو تقویٰ و ورع میں اور اخلاص و للہیت میں فائق و برتر ہوں۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا
فرمائے۔

مساجد کی تعمیر میں حسن و نفاست

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللِّبْنِ وَالْجَرِيدِ وَعُمُدُهُ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بِنَائِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِاللِّبْنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ وَفِي لَفْظِ عُمُدِهِ خَشْبًا وَغَيْرَهُ عُثْمَانُ فزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ وَفِي لَفْظِ وَسَقْفَهُ السَّاجُ.

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کچی اینٹوں اور لکڑی کی

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد	صفحہ ۱۳۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد	صفحہ ۱۳۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد	صفحہ ۱۷۱

بنی ہوئی تھی اور اسکے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں کچھ بھی اضافہ نہ فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ فرمایا۔ اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں اور لکڑی سے تعمیر کروایا اور اس کے ستون دوبارہ بنائے۔

ایک روایت میں اس مسجد کے ستون دوبارہ لکڑی کے بنائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا اور اس کی دیواریں منقوش پتھروں اور چونے کی بنائیں اور اسکے ستون منقوش پتھروں کے بنائے اور اسکی چھت سا گوان کی لکڑی کی بنائی۔

اور ایک روایت میں سا گوان کو اس کی چھت بنایا۔

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: الْقَصَّةُ كَمَا مَعْنَى چونا ہے۔

-☆-

اللہ والے ہر دور میں تعمیر مسجد میں خصوصی دلچسپی لیتے رہے ہیں اور اسکے حسن و نفاست کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد شریف تعمیر فرمائی وہ مسجد سادگی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ کچی اینٹیں اور لکڑی استعمال کی گئی اور اسکے ستون بھی کھجور کی لکڑی کے تھے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دور مبارک سے بالکل متصل اور بڑا اہم تھا جس میں ملت اسلامیہ کی ہچکولے

کھاتی ہوئی ناؤ کو سنبھالنا تھا۔ جانشینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی اولوالعزمی اور پامردی کے ساتھ امت کی کشتی کو سنبھالا۔ اندرونی اور بیرونی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایک ایک فتنہ کو ابدی نیند سلا دیا یہ دور مبارک بڑا پر بہار، اہم ہونے کے ساتھ مختصر تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے سوا دو سال بعد اس دنیا کو خیر باد کہہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔ اس مختصر اور مبارک دور میں مسجد نبوی میں کسی قسم کی تبدیلی عمل میں نہ آئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں اس مسجد کی طرف بھی توجہ دی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیادوں پر ہی اس کی دوبارہ تعمیر کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عہد ہمایوں خیرات و برکات سے لبریز تھا۔ حضرت فاروق اعظم کے دور فتوحات کا ثمر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے عہد مبارک میں بطریق احسن ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس دور کو خوشحالی کا دور بنا دیا جہاں ظاہری طور پر بھی مسلمانوں کے پاس مال و متاع آ گیا۔ اس دور مبارک میں، دور امن و سکون میں مسجد نبوی کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ جگہ کی قلت کے پیش نظر اس میں وسعت کر دی گئی اور اسکی تعمیر میں، مسجد کی دیواروں میں پتھر استعمال کیا گیا وہ پتھر عام پتھر نہ تھا بلکہ نقش و نگار والا پتھر تھا اور چونکہ بھی استعمال کیا گیا۔ لکڑی کے ستونوں کی جگہ منقوش پتھروں کے ستون بنائے گئے اور چھت پر کھجور کی شاخوں کی بجائے ساگوان کی لکڑی استعمال کی گئی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے ملت اسلامیہ کو ایک سبق دیا کہ اپنے دور کے مطابق مساجد میں نقش و نگار والے پتھر استعمال کرو اور اعلیٰ سے اعلیٰ لکڑی استعمال کرو۔

یہ خلیفہ راشد رضی اللہ عنہم کا عمل مبارک ہے اور خلیفہ راشد کا عمل اس امت کے لئے حجت ہے اور اس پر عمل باعث اجر و ثواب ہے۔

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا

بِالنَّوَاجِدِ.

تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت لازم ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی تعلیمات پر زندگی پھر عمل کیا اور انکے غلاموں کو بایں الفاظ تلقین فرمائی:

مسجدیں اللہ کا گھر ہیں اور اللہ کے گھر اپنے گھروں سے اچھے ہونے چاہیں۔

سبحان اللہ!

یہ کتنی جامع تعلیم ہے۔ قیامت تک آنے والے، دردِ دل رکھنے والے اور مساجد سے پیار کرنے والے کیلئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ اپنا گھر جیسا بناؤ جس طرح چاہو مضبوط اور خوبصورت بناؤ۔ لیکن جب مسجد بنانے لگو تو دیکھ لو مسجد اپنے گھر سے مضبوط ہونی چاہئے۔ مسجد اپنے گھر سے خوبصورت ہونی چاہئے۔ مسجد میں وضو و طہارت کی سہولت اپنے گھر سے زیادہ ہونی چاہئے۔ اپنے گھروں میں اگر اچھی لکڑی استعمال ہوئی ہے تو مساجد میں اس سے بہتر لکڑی استعمال ہونی چاہئے۔ اپنے گھروں میں پتھر استعمال کیا ہے تو مساجد میں اس سے بہتر پتھر استعمال ہونا چاہئے۔

مساجد طیب و طاهر

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَّخَذَ
الْمَسَاجِدُ فِي الدُّورِ، وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا

گھروں میں (قبائل میں) مساجد بنائی جائیں اور انہیں طیب و طاهر رکھا جائے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۹
الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۰۶۰)	جلد ۱۵	صفحہ ۱۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
البیہقی	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۷

”الدور“ سے مراد ”قبائل“ ہیں۔

ملاحظہ ہوں سنن الترمذی کے الفاظ

قَالَ سُفْيَانُ بِنَاءُ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ ۱

حضرت سفیان فرماتے ہیں

اس حدیث پاک میں ”الدور“ میں مساجد بنانے کا حکم ہے تو یہاں ”الدور“ سے مراد

القبائل ہیں۔

ہر قبیلہ میں مسجد ہونی چاہیے جہاں لوگ آسانی سے صلاۃ ادا کر سکیں اور اللہ کے ذکر سے

اپنے قلوب و اذہان کو معطر کر سکیں۔ اس دور میں کالونیاں اور محلے بن رہے ہیں آبادی بڑی

تیزی سے پھیل رہی ہے نئے نئے گاؤں وجود میں آ رہے ہیں نئے نئے شہر بن رہے ہیں تو

جہاں بھی آبادی ہو چند گھر ہوں وہاں مسجد تعمیر ہونی چاہیے۔

سنن ابی داؤد کے الفاظ ملاحظہ ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ

الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں پاک و صاف رکھا جائے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		

اس روایت کے الفاظ اس طرح بھی ہیں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسَاجِدِ أَنْ تُبْنَى فِي الدُّورِ وَأَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اپنے اپنے قبائل میں مساجد تعمیر کی جائیں اور انہیں طیب و طاہر رکھا جائے۔

-☆-

اسلام طہارت و نظافت کا درس دیتا ہے اسکی تعلیمات میں نظافت و طہارت کو بڑی اہمیت

ہے یہ طیب و طاہر اور نظیف لوگوں کا دین ہے اور طہارت و نظافت اس دین کا طرہ امتیاز ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح	قال الالبانی:	رقم الحدیث (۷۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
مصابیح السنۃ	سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
قال محمود محمد محمود:	صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۳
قال الالبانی:	صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۴
صحیح ابن خزیمہ	قال المحقق:	رقم الحدیث (۱۲۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۰
موارد النظمین		رقم الحدیث (۳۰۶)		صفحہ ۹۸

جہاں اللہ کی بندگی ہو اللہ وحدہ لا شریک کے حضور سر جھکا کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کا سعادت سے لبریز کلمہ ادا کرنا ہو اور جہاں بیٹھ کر زبان قلب و قالب سے اس کا ذکر کرنا ہو اس جگہ کا پاک و صاف ہونا اشد ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین اس کو پاک رکھنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

جگہ پاک و صاف ہو تو انسانی طبیعت خود بخود اس کی جانب مائل ہوتی ہے نظافت نکھار اور دلکشی کا سبب بنتی ہے تو جب اللہ تعالیٰ کا گھر مسجد پاک و صاف ہوگی تو بندہ مومن کا دل خود بخود مسجد کی طرف کھنچا چلا جائے گا اور جب دل مسجد کی طرف مائل ہوگا تو یقیناً زیادہ دیر مسجد میں بیٹھنے کو جی چاہے گا اور جو بندہ مومن جتنی دیر مسجد میں بیٹھے گا اتنا ہی اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ کوئی بعید نہیں جو خوش قسمت خلوص دل سے محبت اور چاہت سے اللہ کے گھر کو پاک و صاف رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بھی پاک و صاف کر دے۔ یقیناً پاک و صاف دل والا عام انسانوں میں رہتا ہو عام انسان نہیں ہوتا۔

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهَ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ : أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْمَسَاجِدِ أَنْ نَصْنَعَهَا فِي دِيَارِنَا وَنُصَلِّحَ صُنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۵
قال الالبناي:	صحیح		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۱۴
قال السیثمی:	رواه احمد و اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھ کر بھیجا۔

اما بعد!

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اپنی اپنی آبادیوں میں مسجدیں تعمیر کریں اور ان تعمیر شدہ مساجد کی اصلاح کرتے رہیں اور انہیں پاک و صاف رکھیں۔

-☆-

مساجد تعمیر کر کے انہیں چھوڑ نہیں دیا جاتا بلکہ مسلسل انکی دیکھ بھال کی جاتی۔ مسجد کی صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے جہاں سر بندگی جھکانا ہو جہاں اللہ سے قرب کی سعادت سے لبریز ہونا ہو اس جگہ کا نظیف ہونا اشد ضروری ہے۔

مساجد کی اصلاح کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ یہ اسلامی شعار ہے اور اسلامی شعار کی تعظیم و تکریم تقویٰ کی اعلیٰ قسم ہے۔

مساجد کی اصلاح سے مراد مساجد کے ظاہری حسن و دلکشی کو برقرار رکھا جائے۔ وقت کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کے مطابق اس پر توجہ دی جائے۔ جب بھی کوئی نمازی نماز ادا کرنے کیلئے اللہ کے گھر میں آئے تو اس کے دل کے ساتھ اس کی نظر کو بھی سکون ملے وہاں پر اس چیز کا اہتمام ہو جس کے سبب اس کی عبادت و بندگی میں دلجمعی پیدا ہو اور اس کا اللہ کے گھر بیٹھے رہنے کو جی چاہے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء

عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا
دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو (پہلے) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے پھر (اس کے بعد) کہے

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ .

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کا سوالی ہوں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا .

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو تو خوب سلام عرض کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم دیا

۱۔ درود شریف ۲۔ سلام مبارک

اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کے حکم کو مفعول مطلق، تسلیماً ذکر کر کے مؤکد کر دیا یہ تاکید اس

لیئے کہ ہم اہل ایمان درود شریف تو بہت پڑھتے ہیں سلام کو اکثر نظر انداز کرتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں مسجد داخل ہوتے سلام کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ایک مسلم روزانہ کئی مرتبہ مسجد جاتا ہے تو کم از کم ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سلام بھیج کر اس حکم خداوندی پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود شریف کے ساتھ کثرت سے سلام بھیجنے کی سعادت بھی ارزانی فرمائے۔

یاد رہے درود شریف کے متعدد صیغے ہیں جس صیغے سے بھی درود شریف بھیجا جائے بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول و منظور ہے۔ ہاں سلام میں اصل صیغہ خطاب ہے۔ آج بھی ہم جب ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو صیغہ خطاب ”اسلام علیکم“ استعمال کیا جاتا ہے۔ اب بارگاہِ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتے سلام عرض کیا جائے تو صیغہ خطاب استعمال کیا جائے اور بایں الفاظ نہایت ادب سے سلام کیا جائے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

اس رمز کو بے جان درخت اور پتھر ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم مکہ مکرمہ کے بعض نواحی میں گئے ہم
پہاڑوں اور درختوں کے درمیان سے گزرے ہم جس بھی درخت اور پہاڑ سے گزرتے وہ کہتا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

آج ہمیں بھی چاہیے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو سب سے پہلے

”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

کہیں اور پھر درج بالا دعائیں۔

شریعت اسلامیہ میں سلام کہنا سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اب کیسے
ہوسکتا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کریں اور وہ جواب نہ دیں۔
اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! مسجد داخل ہوتے ہوئے نہایت
ادب سے اور محبت و پیار سے سلام عرض کر لے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا
جواب دیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ جواب تو اپنے کانوں سے سن لے اور جس دن یہ کرم ہو گیا تیرے
مقدر کا ستارہ اوج ثریا سے بلند ہوگا۔

سنیے! سنیے! عارف باللہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ایک دن میں نے پکارا یا رسول اللہ!

آواز آئی لبیک (اے میرے غلام میں موجود ہوں)!

(۱) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از نور بخش توکلی صفحہ (۳۲۷)

اے ایمان والے! ان بزرگوں کی نسبت سے اپنا سینہ معمور کر لے پھر تو بھی کسی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے السلام علیک یا رسول اللہ! کہے گا تو اپنے کانوں سے حضور نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب سن لے گا۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ:

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

رحمۃ کا لفظ جامع ہے۔ یہ دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں اور دین و ایمان کی تمام بہاروں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے لیکن قرآن کریم میں اکثر جگہ رحمۃ سے اُخروی انعامات اور دین کی ترقی مراد ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت اس کا یہ معنی زیادہ مناسب ہے کہ مسجد میں دنیاوی تعلقات سے کٹ کر حاضری دی جاتی ہے اپنی آخرت سنوارنے کیلئے اور اپنے دین و ایمان کو تقویت دینے کیلئے حاضر ہوا جاتا ہے۔

بندے کو یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے پہلے تو نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام کا نذرانہ پیش کر دیا ہے جس سے وہ رحمتوں والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کرم سمیت متوجہ ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم بھی تیری طرف مائل ہے۔ اب اللہ سے عرض کر دے اے اللہ اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

اللہ کی رحمت کا تو ایک دروازہ کھل جانا ہی کافی ہوا کرتا ہے لیکن جب دینے والا کریم اللہ ہے اور اسکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کر دیا گیا ہے تو پھر ایک دروازہ کی کشادگی نہ مانگ بلکہ تمام دروازوں کی کشادگی مانگو۔

تقویٰ و طہارت، خوفِ الہی، عفت و عصمت، سجدہ بندگی، زہد و ورع، علم و عرفان..... الخ یہ سب کچھ اللہ کی رحمتیں ہیں تو مسجد داخل ہوتے صرف ایک رحمت پر اکتفا کیوں کیا جائے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں سے اپنے دامن کو معمور کیا جائے۔

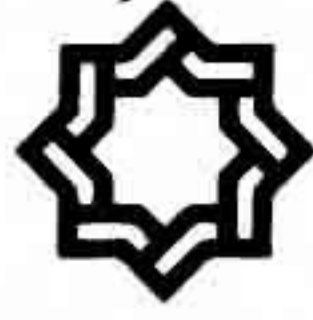
اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو اپنے در سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ:

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔

اکثر جگہ فضل سے مراد دنیاوی انعامات ہیں تو جب ایک مسلم مسجد سے رخصت ہو رہا ہے تو اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرے

اے اللہ! جیسے تو نے مجھے اپنی رحمتوں سے لبریز کیا ہے اب دنیا کے انعامات سے بھی محروم نہ رکھنا میری روزی میں میرے رزق میں برکت عطا کرنا اور مجھے اپنی رحمتوں کے طفیل کسی کا محتاج نہ کرنا۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٤٤٣)	جلدا	صفحة ٢٢١
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٦٣٢)	جلدا	صفحة ٢٣٨
قال الالباني:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلدا	صفحة ٢٠٤
قال الحاکم:	صحیح علی شرط الشيخین		
اللتخیص بذیل المستدرک		جلدا	صفحة ٢٠٤
قال الذهبي:	على شرطهما		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلدا	صفحة ٣٣٩

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی مسجد میں داخل ہو تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور

کہے

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو (پھر)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے

اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ .

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ فرما۔

-☆-

اس حدیث پاک میں مسجد سے نکلتے وقت بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر سلام عرض کرنے کا کہا گیا ہے کیونکہ مسجد سے نکلتے وقت اب دنیاوی مشاغل میں انسان مشغول ہوگا ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا میں اتنا منہمک ہو جائے کہ اسے دنیا کے علاوہ کچھ اور یاد نہ رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

تو لازمی بات ہے کہ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں

گے اور جب اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کر کے مسجد سے نکلنے والے امتی کو اپنے سلام سے نوازیں گے تو یقیناً وہ امتی دنیاوی کاروبار میں مگن رہنے کے باوجود اپنی آخرت کو فراموش نہیں کرے گا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام اس کے دین و ایمان کی نگرانی کرے گا۔

اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ:

اے اللہ! مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا۔

شیطان انسان کا دشمن ہے اور ازلی دشمن ہے یہ کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہو سکتا اس کا شر شر عظیم ہوا کرتا ہے۔ یہ انسان کی نعمت ایمان کو ضائع کرنے میں اپنی جملہ توانائیاں صرف کر دیتا ہے اس کیلئے اللہ ذوالجلال والا کرام سے عرض کی جا رہی ہے

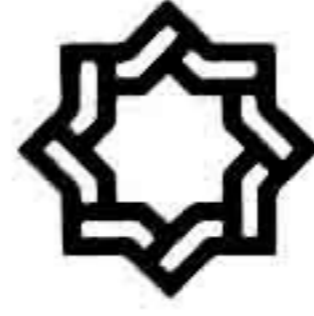
اے اللہ! میں نے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا تحفہ بھیجا ہے اس سلام کے صدقے مجھے شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا۔

جس خوش نصیب کا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ ہو وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہا کرتا ہے۔

اللہ ہم سب کو شیطان کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے۔

آمین بركة سيد الانبياء المرسلين صلي الله عليه وآله وسلم۔

-☆-



عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ لَقِيتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ بَلَّغْنِي أَنَّكَ حَدَّثْتَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

قَالَ أَقْطُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حَفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ.

ترجمة الحديث:

حضرت حیوہ بن شریح نے بیان فرمایا

میں حضرت عقبہ بن مسلم سے ملا تو ان سے عرض کی

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث

پاک بیان کرتے ہیں جو انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمائی کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے:

سنن ابی داود رقم الحدیث (۴۶۶) جلد ۱ صفحہ ۱۸۰

صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (۴۶۶) جلد ۱ صفحہ ۱۳۶

قال الالبانی: صحیح

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.
 میں اللہ العظیم کی حفاظت و پناہ میں آتا ہوں اور اس کے وجہ کریم اور سلطان قدیم کی
 پناہ و حفاظت میں آتا ہوں شیطان مردود کے شر سے بچتے ہوئے۔

تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا بس یہی پوچھنا تھا۔

میں نے عرض کی ہاں! تو آپ نے فرمایا (جو مسجد داخل ہوتے ان الفاظ سے دعا مانگتا
 ہے تو) شیطان کہتا ہے یہ پورے دن کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔

-☆-

مسجد داخل ہوتے وقت یہ دعا کتنی پیاری دعا ہے۔ اس دعا کو مانگنے والا اللہ العظیم کی
 رحمتوں سے یوں مالا مال ہوتا ہے کہ انسان کا ازلی دشمن شیطان بھی پکارا ٹھکتا ہے کہ یہ پورے دن
 کیلئے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ شیطان ہی انسان کو وسوسہ اندازی کر کے اور ورغلا کر اللہ کی نافرمانی
 کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کو معصیتوں کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے پھنسے ہوئے انسان پر
 پھر شیطان اپنا کاری وارا استعمال کرتا ہے جس سے رفتہ رفتہ اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے پھر وہ
 شیطان کیلئے تر نوالہ بن جاتا ہے تو جو بندہ مومن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
 مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے یہ دعا مسجد جاتے وقت پڑھ لے تو وہ 24 گھنٹے کیلئے شیطان کے
 شر و فساد سے محفوظ ہو گیا اور جو بندہ مومن اس کو معمول بنا لے ہر صلاۃ ادا کرتے وقت مسجد جاتے
 ہوئے یہ دعا مانگ لے تو وہ ہمیشہ کیلئے شیطان کے شر سے محفوظ ہو گیا اور جو شیطان کے شر سے
 محفوظ ہو گیا وہ یقیناً اپنا ایمان بچا گیا اور پھر ایمان کے ساتھ کثیر تعداد میں نیکیاں بھی لے گیا جو
 بندہ مومن اس عالم میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے کہ ایمان بھی سلامت اور عمل صالح کی بھی کافی

مقدار ہو تو یقیناً وہ نجات پانے والا اور اللہ کی رحمتوں و کرم نوازیوں سے شاد کام ہونے والا ہے اور اسکی قبر واسکا حشر قابل رشک ہے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ
مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ
ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جہاں تک ہو سکتا اپنے تمام امور کو دائیں طرف سے شروع کرتے۔ اپنے وضو کو، اپنی کنگھی کرنے
کو اور اپنا جوتا پہننے کو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جملہ امور کو سرانجام دیتے تو انکی ابتداء دائیں
طرف سے کرتے مثلاً اگر وضو کرتے تو اعضاء وضو میں پہلے دایاں عضو دھوتے یعنی پہلے دایاں
ہاتھ دھوتے پھر بائیں اسی طرح پہلے دایاں پاؤں دھوتے پھر بائیں اسی طرح جب آپ کنگھی
کرتے تو پہلے دائیں طرف سے کرتے یعنی اگر سرانور میں کنگھا استعمال کرتے تو پہلے سر کی

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۶

دائیں جانب استعمال کرتے پھر سر کی بائیں جانب اسی طرح جب جوتا پہنتے تو پہلے دایاں پاؤں پہنتے پھر بائیں پاؤں پہنتے۔

درج بالا حدیث پاک میں مسجد میں داخل ہونے کا صراحتاً ذکر نہیں ہے لیکن حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ میں ذکر کر کے یہ بات واضح کی ہے کہ اگرچہ صراحتاً مسجد میں داخل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ اس حدیث پاک میں

يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

تو اس میں مسجد میں داخلہ بطریق اولیٰ آ گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل مبارک اس پر روشن دلیل ہے کیونکہ یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتداء بآثار النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک خصوصی شان رکھتے ہیں:

كَانَ بَنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنِي، فَإِذَا خَرَجَ بَدَأُ بِرِجْلِهِ

الْيُسْرَى!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں پاؤں داخل کرتے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو پہلے بائیں پاؤں نکلاتے۔

-☆-

(۱) صحیح البخاری، باب التیمن فی دخول المسجد/۱۶۴

تحیة المسجد

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل (تحیة المسجد) ادا کرے۔

-☆-

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۸ (فلیصل: فلیر)
قال الالبانی:	صحیح		

مسجد اللہ کا گھر ہے اور بیت اللہ میں جو داخل ہوا سے گھر کے مالک کے قریب ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اس کی رحمتوں اور کرم نوازیوں سے مالا مال ہوتا ہے اس کا دامن اس کی عنایات سے خالی نہیں ہوتا۔

قرب الہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اس کے حضور سر بندگی جھکانا ہے اور جو مومن مسجد میں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد ادا کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

احب البلاد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب
ترجہ مساجد ہیں اور مبغوض ترجہ اسواق ہیں۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۸
المستدرک للحاکم		جلد ۲	صفحہ ۸
تلخیص المستدرک للذہبی		جلد ۲	صفحہ ۸



عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْبُلْدَانِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ وَأَيُّ الْبُلْدَانِ أَبْغَضُ إِلَى اللَّهِ؟
 قَالَ: لَا أَدْرِي حَتَّى أَسْأَلَ جِبْرِيلَ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ
 فَاخْبَرَهُ أَنَّ أَحْسَنَ الْبِقَاعِ إِلَى اللَّهِ الْمَسَاجِدُ وَأَبْغَضَ الْبِقَاعِ إِلَى اللَّهِ
 الْأَسْوَاقُ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٦٦٨٩)	جلد ١٣	صفحہ ١٣١
قال حمزه احمد الزين:	اسناده حسن		
المستدرک		جلد ١	صفحہ ٩٠
المستدرک		جلد ٢	صفحہ ٤
قال الحاكم:	هذا حديث صحيح		
المستدرک		جلد ٢	صفحہ ٨
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (٢٩٨٣)	جلد ٣	صفحہ ٩٢
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (١٣٣٣٢)	جلد ٤	صفحہ ٨١
صحیح مسلم	رقم الحديث (٦٤١)	جلد ٢	صفحہ ١١٨
صحیح ابن خزيمة	رقم الحديث (١٢٩٣)	جلد ٢	صفحہ ٢٦٩
قال الشيخ محمد الزوائد		جلد ٣	صفحہ ٤٩

ترجمة الحديث:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک آدمی نے عرض کی

یا رسول اللہ! اللہ کے ہاں کوئی جگہ سب سے محبوب ہے اور اللہ کے ہاں کوئی جگہ سب

سے مبغوض ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جبریل امین حاضر خدمت ہوئے اور انہیں اللہ کا ارشاد پہنچایا

اللہ کے ہاں سب سے حسین جگہ مسجدیں ہیں اور اللہ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ جگہ

بازار ہیں۔

-☆-

روئے زمین کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے ہی بلا شرکت غیرے اس

زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے مخلوق ہونے میں تو سب زمین برابر ہے لیکن ان میں سے وہ حصہ اللہ

تعالیٰ کو محبوب ہے جس حصہ میں اسکی بندگی کی جائے اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہو۔

أَحَبُّ الْبِلَادِ:

مساجد اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں بلکہ احب البلاد ہیں کیونکہ ان مساجد سے پانچوں وقت

اس کی عظمت و کبریائی کا اعلان ہوتا ہے اس خالق و مالک کے حضور سر بندگی جھکانے کا اہتمام

ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اجتماعی طور پر اس کے حضور سجدہ ریز ہو کر سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا

ورد کرتے ہیں۔

مساجد وہ پاکیزہ جگہیں ہیں جہاں ذکر الہی کی محافل برپا کی جاتی ہیں۔ مے توحید سے سرشار جام معرفت پینے والوں کو یہیں سکون و اطمینان ملتا ہے۔ ملائکہ (فرشتے) مساجد میں باقاعدہ حاضری دیتے ہیں۔ مساجد کے گوشوں میں ہی تلاوت قرآن کریم کی جاتی ہے۔ درس قرآن و حدیث مساجد میں دیے جاتے ہیں ان ہی وجوہات کی بنا پر مساجد کو احب البلاد الی اللہ کہا گیا ہے۔

أَبْغَضُ الْبِلَادِ:

جو جگہ ذکر الہی سے خالی ہو بلکہ اس جگہ علانیہ اللہ الواحد کی نافرمانی کی جائے احکام الہیہ کو نظر انداز کیا جائے وہ جگہ یقیناً مبغوض ہے۔

بازار اور منڈی میں کاروبار ہوتا ہے مال تجارت بیچا اور خریدا جاتا ہے۔ عموماً مال کی خرید و فروخت میں بے احتیاطی برتی جاتی ہے سچی بات بتانے سے گریز کیا جاتا ہے بات بات پر جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں گویا انسان آخرت کو بھول چکا ہے اور ذکر الہی کو فراموش کر چکا ہے تو ایسی جگہ شیطان کی رزم گاہ ہوا کرتی ہے اور جس جگہ شیطان کی دلچسپی ہو اور اسے خوش کرنے کے حربے استعمال ہوتے ہوں تو وہ جگہ اللہ تعالیٰ کو کیسے پسند ہوگی بلکہ اس جگہ کو ابغض البلاد الی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی نظر رحمت سے بعض احباب اس درجہ پاک باطن ہوا کرتے ہیں کہ بازار کی ظلمت بھی ان کے باطن کو مگر نہیں کر سکتی بلکہ بازار و منڈی میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں یہ ہنگامہ دنیا ایک لمحہ کیلئے بھی ان سے اللہ کی یاد کو محو نہیں کر سکتا۔ جو بازار میں بھی اللہ کو یاد رکھے غفلت کی جگہ میں اپنے پروردگار

کا ذکر کرے یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے اور اس کے اجر و ثواب میں بہت زیادہ اضافہ فرماتا ہے۔

ایسا خوش نصیب آدمی جب مسجد میں آتا ہوگا جو جگہ سراپا خیر و برکت ہے تو اس وقت اس کے ذکر کا عالم کیا ہوگا۔ ہاں مسجد میں اس کا دخول پھر اللہ کے گھر میں اس کی سجدہ ریزیاں اس کی تلاوت قرآن کا کیف اور ذکر الہی کا جو بنزرا لاہوا کرتا ہے۔

اے اہل ایمان! مسجد کو احب البلاد قرار دیکر کتنی بڑی نوید سنائی گئی ہے۔ محبوب سے محبت کرنے والا بھی محبوب ہوا کرتا ہے۔ آئیے اللہ کے گھر مساجد سے محبت کریں یقیناً اللہ تعالیٰ بھی محبت فرمائے گا۔ مساجد سے محبت و پیار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے انگ انگ میں محبت الہی یوں موجزن ہو جاتی ہے کہ پھر جب تک وہ سر بندگی جھکانے لے علیم و خبیر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونہ جائے اسے سکون و قرار نہیں ملتا۔ اس کا سکون اس کا قرار اور چین اللہ تعالیٰ کی بندگی و عبادت میں ہے۔

مساجد کی آباد کاری

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَيَّ هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُنَنِ الْهُدَى وَلِعُمْرِي لَوْ أَنَّ كُلَّكُمْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ "مَعْلُومُ النِّفَاقِ" وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ فَيَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَمَا يَخْطُو خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ".

صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۵۹)		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جس آدمی کی یہ دلی آرزو ہو کہ وہ کل قیامت کو اللہ تعالیٰ سے ایک مسلم کی حیثیت سے ملے تو اسے چاہئے کہ جہاں بھی ان صلواتِ خمس (پانچ نمازوں) کیلئے اذان دی جائے تو وہ صلاۃ میں شریک ہو کر ان کی محافظت کرے کیونکہ یہ سننِ ہدی سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے سننِ ہدی مشروع فرمائی ہیں۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! اگر تم یہ صلوات اپنے گھروں میں ادا کرو گے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے تارک ہو گے اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ترک کر دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں نے اپنے احباب کو دیکھا لیکن صلوات باجماعت سے پیچھے وہی رہتا تھا جس کا نفاق معلوم ہوتا تھا۔ میں نے ایسے (خوش نصیب) آدمی کو بھی دیکھا کہ جسے دو آدمیوں کے سہارے گھسیٹ کر لایا جاتا یہاں تک کہ وہ صف میں شامل ہو جاتا۔

جو بھی آدمی وضو کرے، اچھی طرح وضو کرے پھر وہ مسجد کی طرف قصد کرے تاکہ صلاۃ باجماعت ادا کر سکے تو جو قدم بھی وہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلیل

القدر صحابی ہیں۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ

اِقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي؛ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ
عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے بعد میرے اصحاب ابو بکر و عمر کی اقتداء کرنا اور عمار کی ہدایت سے ہدایت یافتہ
رہنا اور عبداللہ بن مسعود کے عہد کو منطبوطی سے پکڑے رکھنا۔

سنن الترمذی رقم الحدیث (۴۰۷۵)

جلد ۳ صفحہ ۵۵۰

صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث (۳۸۰۵)

قال الالبانی: صحیح



حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ حُذَيْفَةَ! كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور نے ارشاد فرمایا: نہ معلوم میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ ہوں تو میرے بعد ان کی اقتداء کرنا اور حضرت ابو بکر و عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور عمار کی ہدایت سے ہدایت یافتہ رہنا اور عبد اللہ بن مسعود جو بھی تم سے حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۳۹
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۷۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۸
قال الالبانی:	صحیح		

الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُولٌ: تمام صحابہ عادل ہیں یہ ہمارا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں تاکیداً فرمانا

تَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ - ابن مسعود کے عہد کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور یہ بھی ارشاد گرامی کہ

وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ - ابن مسعود جو بھی حدیث بیان کریں اسکی تصدیق کرنا چہ معنی دارد؟

بات واضح ہے کہ نگاہ نبوت دیکھ رہی تھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قیامت تک آنے والے مسلمانوں پر چھاپ بڑی گہری ہوگی اور مسلمانوں کی اکثریت ان کے استدلال کی گرویدہ ہوگی تو کچھ لوگوں کو یہ بات گراں گزرے گی اور ان کی ذات گرامی پر بات کرنا چاہیں گے تو میرے امتیوں کیلئے یہ واضح اور روش ارشاد موجود ہو کہ عبداللہ بن مسعود جو کہ دیں حق و سچ وہی ہے۔

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا:

کس کی یہ دلی تمنا اور خوشی نہیں کہ کل قیامت کو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ہو اور پھر وہ ملاقات اس عالم میں ہو کہ یہ بندہ سراپا تسلیم و رضا ہوا سکے انگ انگ سے فرمانبرداری کے سوتے پھوٹ رہے ہوں۔

اس تمنا کے پورا ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ

صلوات خمس (پانچ نمازوں) پر محافظت و مداومت ہو۔ جہاں بھی اذان کی آواز آئے

مسجد شریف کا رخ کر کے اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں اجتماعی طور پر سربسجود ہوا جائے اور دل کی گہرائیوں سے سبحان ربی اللہ الاعلیٰ کا ورد کیا جائے۔ یہ سنن ہدی ہے ہے یہی ہدایت کے طریقے ہیں اور یہی راہ جنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی زندگی کی قسم کھاتے ہیں۔ کون عبداللہ؟ جنکی زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع میں گزری جنکی حیات مکہ مکرمہ میں ہو یا مدینہ منورہ جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظارے کرتے اور آپ کی اقتداء و اتباع کرتے گزری اور جنکے سانسوں کا اتار چڑھاؤ وصال مصطفیٰ کے بعد بھی رشد و ارشاد میں مخلوق خدا کو راہ حق بتانے میں اور احیاء سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گذرا۔ ایسے نصیبوں والے کی زندگی اس قابل ہے کہ اسکی قسم کھائی جائے۔

لَوْ تَرَ كُتُمُ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ:

صلاة باجماعت ادا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور اس سنت مطہرہ کی پیروی ہر ایک مسلم پر لازم ہے اگر اس سنت کو چھوڑ کر گھر میں صلاة ادا کی جائے تو تارکین سنت کے مکروہ گروہ میں نام آتا ہے اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنا گمراہی و ضلالت ہے۔ تارک سنت ایسا گروہ ہے کہ اس کا نام صرف گمراہوں میں ہی نہیں بلکہ علانیہ منافقین کے زمرہ میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو منافقت جیسی کریمہ بیماری سے نجات عطا فرمائے اور اسلام اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والا و شیدا بنائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صلاة الجماعت سے کس

درجہ محبت تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سنت مبارکہ کو کس درجہ اہمیت دیتے تھے کہ اگر ان میں سے کسی کو بیماری لاحق ہوتی، عمر بھی جوانی کی حدود پھلانگ گئی، بڑھاپے نے قویٰ مضحمل کر دیئے اب چلنے پھرنے سے بھی معذوری نظر آتی ہے لیکن جیسے ہی مؤذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے دو آدمیوں کا سہارا لے کر گھسیٹتے قدموں سے مسجد کا رخ کرتے ہیں اور سر بندگی جھکا کر ہی دل کو سکون و اطمینان بخشتے ہیں۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيَعْمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ:

جو آدمی وضو کرتا ہے اور خوش دلی سے وضو کرتا ہے اور کامل و مکمل وضو کرتا ہے پھر وہ اللہ کے گھر، مسجد کا رخ کرتا ہے تاکہ وہاں صلاۃ الجماعت میں شریک ہو سکے اپنے مسلم بھائیوں کے ہمراہ اللہ کی عبادت کا لطف لے سکے اور بندگی کے شرف سے مشرف ہو سکے تو یہ مت سمجھئے کہ وہ خالی جا رہا ہے نہیں نہیں بلکہ وہ رحمت الہیہ کی معیت میں جا رہا ہے اللہ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہو کر جا رہا ہے۔

بظاہر تو اس کے قدم عام انسانوں کی طرح اٹھ رہے ہیں لیکن حقیقت میں اس کا ہر قدم اس کا درجہ بلند کر رہا ہے اور اسکے گناہ کو مٹا رہا ہے۔

دو آدمی گھر سے نکلتے ہیں اور مسجد کے دروازے تک آتے ہیں۔ ایک دروازے سے داخل ہو کر مسجد میں چلا جاتا ہے اور اللہ کی بندگی کرتا ہے دوسرا دروازے سے مڑ کر کسی اور جانب رخ کرتا ہے۔ ایسے دونوں افراد کے بظاہر قدم ایک جیسے اٹھے اور ایک جیسا فاصلہ طے کیا لیکن حقیقت میں صلاۃ کی غرض سے مسجد میں داخل ہونے والا جنت کے بہت سے درجات طے کر گیا اور اپنے اعمال نامہ سے بہت سے گناہوں کو مٹا گیا ہے۔

وصف ایمان سے متصف

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّمَا يَعْمرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ

المستدرک	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲	
صحیح ابن خزیمہ	جلد ۲	صفحہ ۳۷۹	رقم الحدیث (۱۵۰۲)
قال المحقق:			اسنادہ صحیح
مسند الامام احمد	جلد ۱۰	صفحہ ۲۱۶	رقم الحدیث (۱۵۹۳)
قال حمزه احمد الزین:			اسنادہ حسن
المستدرک	جلد ۱	صفحہ ۴۶۷	رقم الحدیث (۸۰۱)
قال المحقق:			أن ابن معین كان یصحح روايته هذه۔
الترغیب والترہیب	جلد ۱	صفحہ ۲۹۵	رقم الحدیث (۴۸۷)
قال المحقق:			حسن

(۱) التوبة / ۱۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جب تم دیکھو کسی آدمی کو کہ وہ مسجدوں میں آنے جانے کا عادی ہے تو اس کے ایمان کی
گواہی دے دو۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں۔

-☆-

انسان کچھ کام اپنی طبیعت پر جبر کر کے کیا کرتا ہے ایسے کام کرنے کو طبیعت مائل نہیں ہوتی لیکن کچھ کام انسان خوش دلی سے کیا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی طبیعت کا جزو بن جاتے ہیں جب کوئی کام طبیعت کا جزو بن جائے تو اسے کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی بلکہ ایسے کام خود بخود دوسرا انجام پا جاتے ہیں۔ انسان نہ بھی چاہے پھر بھی ہو جایا کرتے ہیں۔

وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے کہ مساجد میں آنا جانا جس کی طبیعت کا لازمہ بن جائے وہ خوش دلی سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کا چکر لگائے اگر مسجدوں کی طرف نہ بھی آنا چاہے تو اپنی طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر آجائے اور صلاۃ کی ادائیگی سے لطف اندوز ہو۔

ایسے سعادت مند کیلئے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ

اس کے ایمان کی گواہی دے دو۔

جس کے ایمان وایقان کی ایک آدمی ہی گواہی دے دے وہ بھی محروم نہیں رہتا تو جس کے ایمان کی گواہی دینے کیلئے اہل ایمان کا جم غفیر ہو اس کے ایمان کی بہاروں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

بڑے ہی سعادت مند ہیں وہ جو مساجد سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔

بڑے ہی خوش بخت ہیں وہ جو روزانہ مساجد کا چکر لگاتے رہتے ہیں۔

بڑی سعید رو ہیں وہ جن کا مساجد آنا جانا طبیعت کا جزو بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اہل ایمان کو مساجد سے قلبی

لگاؤ عطا فرمائے اور انہیں توفیق دے کہ ان کے قدم بے ساختہ مساجد کی طرف اٹھتے رہیں۔

حالت صلاۃ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحِبُّهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ
إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کسی کو صلاۃ کی ادائیگی مسجد میں روکے رکھے وہ اللہ کے ہاں حالت صلاۃ میں ہی ہے۔ اسے صلاۃ کی ادائیگی ہی اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹنے سے روک رہی ہے۔ بندہ جب صلاۃ ادا کرتا ہے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہے اور اللہ تعالیٰ کے انوار سے منور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں صلاۃ ادا کرتے وقت ہوتی ہیں اور بندہ قرب الہی کی منزلیں طے کرتا چلا جاتا ہے۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳

ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں جو آدمی مسجد میں بیٹھا ہے اسے بیکار مت سمجھیے اور کبھی یہ خیال نہ کیجئے کہ یہ اپنا وقت ضائع کر رہا ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درج بالا ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلاۃ کا انتظار کرتے ہوئے صلاۃ میں ہی ہے جو انوار صلاۃ ادا کرنے والے کو ملتے ہیں وہی انوار اسے بھی ملتے ہیں جو صلاۃ کے انتظار میں بیٹھا ہے ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہ گھر نہیں گیا بلکہ دوسری صلاۃ کے انتظار میں ہے تو اسے جو قرب الہی صلاۃ ادا کرتے نصیب ہو رہا تھا وہ منقطع نہیں ہوا بلکہ وہ جب تک مسجد میں بیٹھا ہے مسلسل قرب الہی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

صلاة میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے گھر وضو کرے پھر مسجد آئے تو وہ گھر سے مسجد کی طرف نکلنے سے لیکر واپس گھر پلٹنے تک صلاۃ میں ہے اور وہ (اس سارے عرصہ میں) ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے۔

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۰۶
قال الحاکم:	صحیح علی شرط الشيخین		
اللیخیص بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۰۶
قال الذہبی:	علی شرطہما		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ اس امت پر کس درجہ مہربان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی امتی جب گھر سے وضو کر کے مسجد جاتا ہے تو جب وہ گھر سے چلتا ہے تو وہ گویا صلاۃ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے آنے جانے کا اجر و ثواب صلاۃ کا اجر و ثواب لکھتا ہے۔

جب انسان صلاۃ ادا کر رہا ہوتا ہے تو اس کے کچھ آداب ہیں جن کی پاسداری ایمان کی نشانی ہے۔ تو جب گھر سے وہ مسجد کی طرف چلا تو وہ صلاۃ میں ہے تو راستہ کے دوران ایسی چیزوں سے بچے جو صلاۃ کے منافی ہیں۔

یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنے سے منع فرمایا۔ صرف یہی چیز ممنوع نہیں بلکہ ہر وہ کام جو انسانی عزت و وقار کے منافی ہو ادا ایگی صلاۃ کے تقاضوں کو پورا نہ کرتا ہو ممنوع ہے۔

عزت و وقار سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأَتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ
 وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأْتِمُوا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۷
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۲۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۲۹)	جلد ۷	صفحہ ۷۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب صلاۃ باجماعت ادا کی جا رہی ہو تو تم اس میں شامل ہونے کیلئے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ تم عزت و وقار کو لازم رکھو۔ صلاۃ کا جو حصہ تم امام کے ساتھ پالو اسے ادا کرو اور جو صلاۃ کا حصہ تم سے رہ جائے اسے بعد میں مکمل کرو۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت کا کس درجہ خیال ہے امتی نبی کی اولاد ہوتی ہے اور ایک باپ اپنی اولاد کے بارے میں کتنا فکر مند ہوتا ہے اور انہیں زندگی کی تمام منازل میں سرخرو دیکھنا چاہتا ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۴۹)	جلد ۷	صفحہ ۸۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۵۱)	جلد ۷	صفحہ ۸۸
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۴۳)	جلد ۹	صفحہ ۶۰
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۹۱)	جلد ۹	صفحہ ۵۸۳
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو ہر مقام پر باعزت و باوقار دیکھنا چاہتے ہیں اور حضور کی تعلیمات ہمہ گیر ہیں۔ اس حدیث پاک میں کتنی عمدہ تعلیم دی ہے اور اپنے امتیوں کا کس درجہ خیال رکھا ہے کہ مسجد عبادت کیلئے آو، صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے آو تو پھر بھی وقار و سکینت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اللہ کی بندگی کیلئے آنے والا جب عزت و وقار سے آتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف لپک لپک کر آتی ہیں اور اپنے حصار میں لے لیتی ہیں۔

مسجد میں صلاۃ باجماعت ادا ہو رہی ہو تو جب بھی کوئی مسلم بھائی صلاۃ میں شامل ہونے کیلئے آئے تو ہرگز دوڑ کر شامل نہ ہو اور نہ ایسی تیزی دکھائے جو وقار کے منافی ہو۔

آرام و سکون سے آئے جتنے حصے میں شامل ہو جائے وہ تو امام کے ساتھ ادا کرے اور جو حصہ رہ گیا ہو اسے بعد میں مکمل کرے۔

گناہوں کی مغفرت

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا
مَعَ الْإِمَامِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۵۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۱
قال احمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۲
قال احمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۵
قال احمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۵

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے: جس نے وضو کیا تو اس وضو کو مکمل کیا پھر وہ صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی جانب) چل دیا اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کر لی تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

-☆-

انسان جب اپنے گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھتا ہے اور کسی لمبے سفر پر روانہ ہوتا ہے تو سفر کے لوازمات سے اسے پالا پڑتا ہے گرد و غبار سے اس کے کپڑے متاثر ہوتے ہیں اور اسکے بال پراگندہ ہو جاتے ہیں چلتے چلتے ہو سکتا ہے کسی کانٹے سے پاؤں الجھ جائے کہیں پھسلن پر پاؤں پھسل جائے اور کسی نوک دار پتھر سے پاؤں زخمی ہو جائے۔

اسی طرح اس رزم گاہ حیات میں جگہ جگہ ایسی چیزیں موجود ہیں جن سے متاثر ہوئے بغیر انسان رہ نہیں سکتا۔ دنیا اپنی پوری رنگینی کے ساتھ اسکے سامنے ہے اب اس کا دامن بچا کر نکل جانا بہت مشکل ہے ہاں کچھ خوش قسمت افراد ایسے بھی ہوئے ہیں کہ وہ اس زندگی میں اپنی متاع ایمان کو صحیح سلامت لے کر نکل جاتے ہیں اور اعمال حسنہ کی عطر بیز خوشبو سے ان کی کشتِ ایمان مہک رہی ہوتی ہے لیکن اکثریت اس کو داغ دار ہونے سے محفوظ نہیں رکھ سکتی لامحالہ گناہوں کی تاریکی اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہوں کی ظلمت سے نکل جانے کا ایک نسخہ تجویز فرمایا: انسان وضو کرے اور مسجد کا رخ کرے اور امام کے ساتھ صلاۃ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اس کی لغزشوں کو تباہیوں اور نافرمانیوں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟
 قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ
 وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكَمُ الرِّبَاطُ.

ترجمہ الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ جس کے ذریعے خطاؤں کو مٹاتا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۴
قال الالبانی:	صحیح		

ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! ضرور خبر دیجئے۔

فرمایا: نفس پر شاق گزرنے والے لمحات میں خوش دلی سے مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا۔ یاد رکھیے یہی رباط ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار شانیں اور کمالات عطا فرمائے ہیں ان میں ایک آپکا مبشر ہونا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا.

اے نبی کریم ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا۔

مبشر اس ذات کو کہتے ہیں جو خوشخبریاں سنائے یعنی ایسی خبریں سنائے جن کو سن کر ایمان والے کا دل خوش ہو جائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کیجئے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ کا یہ وصف مبارک اور آپ کی یہ شان عجیب نمایاں تھی موقع بموقع اپنی امت کو بشارتیں دیا کرتے تھے۔ اس حدیث پاک میں بھی بشارت دے رہے ہیں۔

يَمْحُو اللَّهُ بِهَ الْخَطَايَا:

ایسے اعمال جن کی بدولت اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس درجہ کریم و رحیم ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے جرم کرتا ہے معصیتیں کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ بعض اعمال کی

بدولت اسکے گناہ مٹا دیتا ہے اسکے جرموں پر قلم عفو پھیر دیتا ہے اور اسکی معصیتوں کے داغ ختم کر دیتا ہے۔

اے بندہ مومن! اللہ کی اس کرم نوازی پر غور کر کہ وہ تجھے کس طرح اپنی آغوش رحمت میں لیتا ہے اگر تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اسکے احکامات پر عمل کرے اسکے ارشادات کو حزر جاں بنائے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرے انکی سنتوں سے اپنے من کو آراستہ کرے تو وہ کریم اللہ کس درجہ خوش ہوگا پھر وہ خوش ہو کر وہ کچھ عطا کرے گا کہ اس کا حصر و شمار ناممکن ہے۔

يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ:

نیک اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے جنت میں انگنت درجات ہیں جن پر اللہ الکریم اہل ایمان کو فائز فرمائے گا جیسے اعمال اچھے ہونگے ویسے ہی درجات کی بلندی ہوگی۔ یہ درجات کی بلندی خواب غفلت کے مزے لینے والے کیلئے نہیں بلکہ اس کیلئے ہے جو رضائے الہی کا طالب ہے اور اس کی رضا میں زندگی گزارنا اسکا شعار ہے۔

ایک درجہ کتنا بڑا ہوگا اور کس قدر اونچا ہوگا اس کی کسے کیا خبر؟ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسکی عطا انسانی عقل و خرد سے وراہ ہے۔ جنت کی حقیقت کوئی نہیں جانتا۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک و صالح بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کیا
ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر گزر رہا۔

اگر تم چاہو تو قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کرو:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

-☆-

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۲۲۲)

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۲۸)

یہ درجات انکی بلندی، یہ انعامات، انکی حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے آج جو تصور جو خیال آئے اللہ تعالیٰ کے انعامات اس سے وراہ ہیں۔

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ:

نفس انسانی آرام طلب ہے نیک و صالح کاموں کی طرف یہ جلد مائل نہیں ہوتا لیکن بعض امور ایسے بھی ہیں جن کا کرنا اس کیلئے بڑا گراں گزرتا ہے۔ ان امور میں سے مکارہ میں مکمل وضو کرنا ہے۔

موسم سرما میں جب سردی جو بن پر ہو ہو میں حد درجہ ٹھنڈک ہو اس وقت نرم و گرم بستر چھوڑ کر وضو کرنا نفس کیلئے بڑا دشوار ہے۔

ایک ایمان والا کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہے اس تکلیف کا تقاضا ہے کہ وضو نہ کیا جائے لیکن اس کا جذبہ ایمانی اسے وضو کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

ایک ایمان والا کسی کاروبار میں مصروف ہے سامان خریدنے والوں کا ایک اثر دھام ہے ادھر موذن کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر وضو شروع کرتا ہے تو یقیناً یہ لمحات نفس انسانی کیلئے بہت گراں ہیں۔

ان لمحات میں ان اوقات میں خوش دلی سے وضو کرنا گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند سے بلند تر کرتا ہے۔

كَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ:

مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا۔

گھر سے مسجد سے دور ہے۔ صلاۃ کا جب وقت آتا ہے بندہ مومن کا اشتیاق عبادت قابل دید ہوا کرتا ہے وہ کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا گھر میں اولاد و اطفال ہیں اہلیہ ہے ان سب کو خیر باد کہتا ہے مسجد کا رخ کرتا ہے یہ بندہ مومن مسجد میں جا کر سکون لیتا ہے اس کا چین صلاۃ ادا کرنے میں ہے اس کا اطمینان اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے میں ہے۔ دنیا کی کوئی بھی نعمت دی جائے اسے اس قدر سکون نہیں ملتا جتنا اسے اللہ کی بندگی میں ملتا ہے۔ یقیناً ایسے آدمی کا گھر چھوڑ کر مسجد آنا گناہوں کو مٹاتا ہے معصیتوں کے داغ دھوتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔

اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ:

انسانی روح جب عشق الہی کی لذت سے لبریز ہوتی ہے تو پھر اس کی سوچ کا محور بدل جاتا ہے وہ دنیا، فانی دنیا کے فوائد نہیں سوچتا وہ سوچتا ہے تو اخروی فوائد سوچتا ہے۔ وہ دنیا کا طلبگار نہیں ہوتا بلکہ آخرت کا طلبگار ہوتا ہے وہ فانی لذتوں کا دلدادہ نہیں ہوتا بلکہ باقی انعامات کا شیدا ہوا کرتا ہے وہ صلاۃ (نماز) بددلی سے ادا نہیں کرتا اور نہ ہی صلاۃ ادا کرنے کے فوراً بعد گھر کا رخ کرتا ہے بلکہ وہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں بیٹھ جاتا ہے اس کا صرف صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنا اللہ تبارک و تعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ صرف بیٹھنے کے سبب اسکے گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اسکے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں جس کے درجات بلند کرنے والا اللہ تعالیٰ ہو اس کے درجات کی بلندی کا عالم کیا ہوگا۔

فَذَالِكُمُ الرِّبَاُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاُ :

فَذَالِكُمُ الرِّبَاُ یہ جملہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا

آئیے اس جملہ پر غور کریں

۱۔ رباط اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی دوسری چیز کو باندھا جائے

۲۔ رباط جہاد کے لئے مستعد رہنے اور اس غرض سے گھوڑے باندھنے کو کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا امور وہ امور ہیں جو نفس انسانی کو باندھ رکھتے ہیں جب نفس انسانی بندھا

ہوا ہوگا تو گناہوں کی طرف نہیں جاسکے گا۔ جب گناہوں کی طرف نہ جائے گا تو انسان ہر قسم کی

نافرمانیوں معصیتوں اور جرموں سے محفوظ رہے گا۔

جہاد فی سبیل اللہ کا اجر و ثواب بہت زیادہ اس کیلئے تیار و مستعد رہنا گھوڑے باندھ

کر رکھنا معمولی نیکی نہیں اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید نہیں کہ مندرجہ بالا امور سرانجام دینے والے کو

اللہ تعالیٰ مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر و ثواب عطا فرمائے۔

جہاد دشمن کے خلاف ہوا کرتا ہے۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس اور شیطان

ہیں۔ ان امور کو رضائے الہی سے ادا کرنے والا نفس و شیطان کے خلاف مستعد ہے اور ان کے

نبرد آزما ہونے کے لیے تیار کھڑا ہے۔ جب بندہ مومن تائید الہی کی معیت میں مجاہد کے روپ

میں ہو تو پھر شیطان کے جملہ فریبوں سے محفوظ ہوا کرتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ

صَدَقَةٌ " كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَقُولُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ " وَيُعِينُ الرَّجُلُ فِي

ذَابَتْهُ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ“ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ“
وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ“ وَيَمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ“

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔

دور و ٹھے ہو یوں کے درمیان بات کرنا صدقہ ہے۔

کسی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں اس کی مدد کرنا یا سوار کو اس کا سامان اٹھا کر دینا

صدقہ ہے۔

اچھی بات صدقہ ہے۔

ہر قدم جو وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے چلتا ہے صدقہ ہے۔

راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے۔

-☆-



عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخَطْوَةٌ " تَمْحُوسِيَّةٌ وَخَطْوَةٌ " تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً ذَاهِبًا وَرَاجِعًا .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو آدمی اس مسجد کی طرف چلا جہاں صلاۃ باجماعت ہوتی ہو تو اس کا قدم گناہ مٹاتا ہے
اور اس کا قدم اسکے لیے نیکی لکھتا ہے یہ سعادت جاتے اور آتے دونوں مرتبہ ملتی ہے۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۳۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۷
قال الارنورط:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۳۲
قال السیثی:	رواہ احمد والطرینی فی الکبیر رجال الطبرانی رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۹۹)	جلد ۶	صفحہ ۱۷۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ.

سنن ابى داؤد	رقم الحديث (٥٥٩)	جلد ١	صفحة ٢٠٨
صحیح سنن ابى داؤد	رقم الحديث (٥٥٩)	جلد ١	صفحة ١٦٤
قال الالبانى:	صحیح		
صحیح البخارى	رقم الحديث (٢٤٤)	جلد ١	صفحة ١٦٥
سنن الترمذى	رقم الحديث (٦٠٣)	جلد ٢	صفحة ٢٩٩
مسند ابى عوانة		جلد ١	صفحة ٣٨٨
ابوداود الطيالسى	رقم الحديث (٢٣١٣)		صفحة ٣١٤
صحیح ابن خزيمة	رقم الحديث (١٣٩٠)	جلد ٢	صفحة ٣٤٣
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٨١)	جلد ١	صفحة ١٦٤
قال المحقق:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٨٢)	جلد ١	صفحة ١٠٤
قال الالبانى:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 جب تم میں سے کوئی (صلاة کی ادائیگی کیلئے) وضو کرے اور احسن طریقہ سے وضو
 کرے پھر مسجد کو آئے اسکے مسجد آنے کا قصد صرف صلاة کی ادائیگی ہو تو مسجد میں داخل ہونے
 تک وہ جتنے قدم اٹھائے گا اللہ ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ہر قدم کے بدلے
 اس کا گناہ مٹا دے گا۔ پس جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو وہ صلاة میں ہے جب تک صلاة کی
 ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے۔

-☆-

اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۶۶)	جلد ۳	صفحہ ۸۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۲۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		



عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشَى فَابْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی ادائیگی میں لوگوں میں زیادہ اجر والا وہ ہے جو ان میں سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور اس سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو اس سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور وہ شخص جو صلاۃ کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے امام کے ساتھ ادا کرے وہ اس آدمی سے اجر میں زیادہ ہے جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے۔



صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۹۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۴

گناہوں کا دھل جانا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَأَعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ
وَأَنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غُسْلًا.

ترجمة الحديث:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن اوقات میں طبیعت پر بوجھ
بنے ان اوقات میں وضو کرنا، صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا، صلاۃ ادا کرنے
کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کرنا، یہ چیزیں گناہوں کو بالکل دھو دیتی ہیں۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الحاکم:	صحیح علی شرط مسلم		
تلخیص المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الذہبی:	علی شرط مسلم		

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں تین چیزوں کا ذکر فرمایا جو گناہوں کو بالکل دھودیتی ہیں۔ جب لوحِ دل کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کر دیا جائے اور گناہوں کی ظلمات کو دھودیا جائے تو وہ دل یقیناً رشکِ قدسیاں ہے۔

إِسْبَاغُ الْوَضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ :

موسم سرما میں جب سردی اپنے جو بن پر ہو وضو کرنے کو کس کا جی چاہتا ہے۔ نفس تو ایسے وقت میں گرمی و راحت کا طلبگار ہوتا ہے لیکن وہ آدمی جو اللہ کی رضا کیلئے خواہشاتِ نفس کو پس پشت ڈال دے بلکہ نفس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جائے تو اللہ کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ اس کے گناہ دھو دیے جائیں بلکہ اہل ایمان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک پر یقین رکھنا چاہئے کہ مکارہ میں وضو کرنے سے گناہ دھو دیے گئے ہیں۔

أَعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ :

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں خیر بقاع الارض ہیں۔ مساجد پر ہر وقت عنایات الہیہ کی بارش ہوتی ہے یہ وہ مبارک جگہیں ہیں جہاں سر بندگی جھکایا جاتا ہے۔ اہل ایمان پانچوں وقت مل کر اللہ کے حضور عبادت کرتے ہیں۔ ان پاک جگہوں کی طرف آنا معمولی نیکی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق مساجد کی طرف آنا گناہوں کو دھودیتا ہے۔

کس مومن کی یہ خواہش نہیں کہ اس کے گناہ دھو دیے جائیں یا اسکی خطائیں مٹا دی جائیں؟ اسکے جرموں پر قلمِ عفو پھیر دیا جائے؟ تو آئیے اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے مساجد کا رخ کریں مساجد کی طرف چل کر جانا گناہوں کو مٹاتا ہے۔ انسان کے نامہ اعمال سے معصیتوں کو ختم کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اکبر ہے اسکی کبریائی اور عظمت کائنات کی ہر چیز سے عیاں ہے۔

اہل ایمان جب اسکی کبریائی کے عملی اظہار کیلئے اسکی بارگاہ میں قدموں کی جگہ سر رکھ کر سجدے کرنے کیلئے دیوانہ وار مساجد کا رخ کرتے ہیں تو اسکی رحمت کو جوش آتا ہے۔ ایمان والے کا جیسے جیسے قدم مساجد کی طرف بڑھتا جاتا ہے اللہ ذوالجلال والا کرام کی رحمت اس کے دفتر سے گناہوں کو مٹاتی جاتی ہے اور معصیتوں کی سیاہی دھو دی جاتی ہے۔

وَانتظارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ :

صلاة ادا کرنے کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کا رخ کرتے ہیں جہاں ان کے اہل و عیال ان کے انتظار میں ہیں۔ بعض لوگ صلاة ادا کرنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں کا رخ کرتے ہیں اپنے دفاتر کی طرف جاتے ہیں لیکن کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو ایک صلاة ادا کرنے کے بعد دوسری صلاة کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے افراد کسی اور کو اچھے لگیں نہ لگیں کوئی ان کی اس ادا کو پسند کرے یا نہ کرے لیکن جس خالق و مالک نے عبادت کا حکم دیا انسان کو اپنی طرف پلٹ آنے کا حکم دیا وہ یقیناً راضی و خوشی ہوتا ہے۔ اسکی خوشی کی پہلی برکت یہ ہوتی ہے کہ انتظار صلاة میں بیٹھنے والے کے گناہ دھو دیے جاتے ہیں اس کے دل کی تختی کو گناہوں کی سیاہی سے پاک کر دیا جاتا ہے۔

کسی کو اپنے گھر سے محبت ہے یقیناً گھر والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں کسی کو اپنے کاروبار سے محبت ہے یقیناً اہل تجارت اس سے چاہت کرتے ہیں کسی کو اپنے کام سے غرض ہے اپنی فیکری سے انس ہے تو فیکری کے مالک یقیناً اس سے بھی انس کرتے ہیں۔ تو کیا جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اللہ تعالیٰ کے گھر سے، مسجد سے پیار ہے اس کی عبادت سے لگاؤ ہے اور اس درجہ لگاؤ ہے کہ ایک صلاة ادا کرنے کے بعد دوسری صلاة کیلئے اس کے گھر بیٹھا ہوا ہے تو کیا

ایسے آدمی سے اللہ ذوالجلال والا کرام محبت نہیں کرتا؟ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔ گناہوں کے داغ اس سے مٹاتا ہے گناہوں کی ظلمت اس کے دل سے ختم کرتا ہے۔ اسے نیکی سے رغبت دیتا ہے۔ عبادت کا ذوق و شوق عطا کرتا ہے اور اسکے دل کو بقعہ انوار بناتا ہے اسکے قلب کو یوں چمکاتا ہے کہ قلب والے اس سے راحت و سکون پاتے ہیں۔

يَغْسِلُ الْخَطَايَا غُسْلًا:

کسی چیز کو دھونے کیلئے غسل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے پھر دھونے دھونے میں فرق ہوا کرتا ہے کپڑے دھوتے وقت ہر ایک کی دھلائی ایک جیسی نہیں ہوتی بلکہ بعض دھوتے ہیں تو اس کپڑے میں کچھ میل رہ جاتی ہے بعض دھوتے ہیں تو برائے نام دھوتے ہیں لیکن جب غسل کے بعد غسلًا بطور مفعول مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے مراد خوب دھونا ہے یعنی جو دھو کر میل کا نام و نشان مٹادے اس کیلئے غسل غسلًا بولا جاتا ہے تو یہاں بھی یہی مفعول مطلق استعمال ہوا ہے تو مطلب بالکل واضح ہے کہ یہ اعمال گناہ دھوتے ہی نہیں بلکہ گناہ دھو کر گناہ کا نام و نشان مٹادیتے ہیں اور دل اور نامہ اعمال میں گناہ کا کوئی معمولی سے بھی معمولی اثر نہیں چھوڑتے۔

سُبْحَانَ مَنْ يُعْطَى وَيُكْرَمُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَكْفِرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: اسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطِيئَةِ إِلَى

الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دے اور

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال المحقق:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۶۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۹
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۹۱
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
قال ابو عیسیٰ	هذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۱۵)	جلد ۷	صفحہ ۴۴۴
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
وسلم فی الصحیح	رقم الحدیث (۲۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
موارد النظمین	رقم الحدیث (۱۶۱)		صفحہ ۶۸

جس کے ذریعے نیکیوں میں اضافہ فرمادے؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی

ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتائیے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جن اوقات و حالات میں طبیعت پر وضو کرنا گراں گزرے ان اوقات میں مکمل و خوش

دلی سے وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ چل کر جانا، صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کا

انتظار کرنا۔

-☆-

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ - قَالَ :

أَحْسَبُهُ قَالَ : فِي الْمَنَامِ - فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ

الْأَعْلَى ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْ ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ

ثَدْيَيْ - أَوْ قَالَ : فِي نَحْرِي - فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ، قَالَ :

يَا مُحَمَّدُ ! هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ ، فِي

الْكَفَّارَاتِ ، وَالْكَفَّارَاتُ : الْمَكْتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيُ عَلَى

الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ : عَاشَ

بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ! إِذَا صَلَّيْتُ

فَقُلْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ

وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً؛ فَاقْبِضُنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ: وَالذَّرَجَاتُ:
إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آج رات قیام میں میرے پاس میرا رب تبارک و تعالیٰ احسن صورت میں تشریف
لایا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد! کیا تم جانتے ہو ملا اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں
کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اسکی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی یا میں نے اس
کی ٹھنڈک اپنے گلے میں پائی۔ تو جو کچھ آسمانوں وزمین میں ہے اسکا مجھے علم ہو گیا۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے سراپا حمد و خوبی! کیا تم جانتے ہو کہ ملا اعلیٰ کس چیز میں جھگڑ رہے ہیں؟
تو میں نے عرض کی
ہاں کفارات میں جھگڑ رہے ہیں۔

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۶
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۶
قال الالبانی:	صحیح		

کفارات صلوات (نمازوں) کے بعد مساجد میں ٹھہرنا اور چل کر باجماعت صلوات (نمازوں) میں شریک ہونا اور جن اوقات میں طبیعت پر گراں گزرے خوش دلی سے وضو مکمل کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا وہ خیر سے زندہ رہے گا اور خیر سے دنیا سے رخصت ہوگا اور گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے سراپا حمد و خوبی! جب تم صلاۃ (نماز) ادا کرو تو میری بارگاہ میں یہ دعا مانگا کرو:
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ
 الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ.

اور فرمایا

اور درجات: السلام علیکم کی اشاعت کرنا۔ کھانا کھلانا اور رات کو صلاۃ (نماز) ادا کرنا
 جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

اہل ایمان کیلئے یہ حدیث پاک ایمان کی جان ہے۔ محبت و عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے لبریز دل اس حدیث پاک سے عجب چاشنی پاتے ہیں اور ارباب ذوق و وجدان
 کیلئے یہ ذوق و سکون کا سامان ہے۔

اَتَانِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ:

ہر انسان کا کسی نہ کسی سے رابطہ ہوتا ہے اس تعلق کی بنا پر ایک دوسرے کے پاس جایا
 جاتا ہے کسی کے ہاں اس کے عزیز واقارب آتے ہیں تو کسی کے ہاں اس کے دوست احباب کی

محفل ہوا کرتی ہے۔ قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کے ہاں تشریف لاتا ہے تو خود رب تعالیٰ تشریف لاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ لمحات کس درجہ راحت بخش اور سکون آور ہونگے جب انکا خالق و مالک ان کے پاس تشریف لایا ہوگا۔ ان مازانگی نگاہوں کا عالم کیا ہوگا جو اپنے محبوب حقیقی اور معبود برحق کو اپنے قریب دیکھ رہی ہیں جس رب تعالیٰ کے دیدار اور رضا کیلئے غارِ حراء کے خلوت خانہ کو عبادات کے انوار سے مرکز تجلیات بنا دیا بیت اللہ العتیق کو اپنی جبین سے سرفراز فرمایا ملتزم سے چمٹ کر مناجات کا کیف لیا۔ آج وہی رب تعالیٰ جلوہ افروز ہے وہ حسن لم یزل اپنی تابانیاں کو بکھیرے تو اس کیفیات کا عالم کیا ہوگا یہ دیدار کرانے والا جانے یا دیدار کرنے والا۔ یہ زیارت کرانے والا جانے یا زیارت کرنے والا۔ بہر حال زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اتنا بتایا ”فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ“ سب سے حسین صورت میں۔

فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتَفَيْ:

اللہ رب العزت نے اپنا دست مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ کبھی نگاہوں سے فیض دیا جاتا ہے تو کبھی دست مبارک رکھ کر فیضان کے دریا انڈیل دیے جاتے ہیں۔ جب دینے والا اللہ تعالیٰ ہو اور لینے والا اس کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو تو اس وقت فیضان کے جو بن نہر الا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا دریا کس قدر جوش میں ہوگا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کے کرم سے مکرم سینہ اقدس پر تجلیات کا عالم کیا ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس کھلی تو اتنا فرمایا:

فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيِيَّ:

میں نے اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی اس ٹھنڈک پر کائنات ارضی و سمائی قربان کر دی جائے عابدین کی سجدہ ریزیاں اور مقربین کی مناجاتیں محبت الہی سے مخمورنگا ہوں کی مستی اور واصلین الی اللہ کے جامہائے وصل سب فدا کر دیے جائیں تو حق ادا نہیں ہوتا۔

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ:

پس جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے مجھے اسکا علم ہو گیا۔
آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ اسکی تفصیل کون جانتا ہے؟ آج علم ترقی کی بہت سی منازل طے کر چکا ہے لیکن آج تک یہ دعویٰ کسی نے نہیں کیا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ہمیں اسکا علم ہو گیا۔

یہ شان اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی۔ جب اللہ تعالیٰ دینے پر آجائے تو اسے کون روک سکتا ہے وہ جواد و منعم ہے اسکے جو دو سخا و انعام و اکرام عدد و حصر سے وراء ہیں۔

قادر و قیوم اللہ کے قدرتوں والے ہاتھ نے اپنے محبوب کے سینہ اقدس کو یوں کشادہ کیا آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم ہو گیا۔

فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ:

میرے لئے ہر چیز منکشف ہو گئی تو میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔

تَجَلَّى - تَجَلَّى الشَّيْءُ : ظَهَرَ وَتَكشَّفَ
تجلی - کا معنی چیز کا ظاہر ہونا اور منکشف ہونا ہے۔

اب غور کیجئے!

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میرے لیے ہر چیز ظاہر و منکشف ہوگئی۔ یعنی ہر چیز کا مجھے علم تو ہو ہی گیا بس علم تک بات نہ رہی بلکہ ہر چیز نے اپنا آپ ظاہر کر دیا۔ اب فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق کائنات ارضی و سمائی کی کوئی چیز ایسی نہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے منکشف و ظاہر نہ ہوئی ہے کوئی پردہ ایسا نہیں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سرک نہ گیا ہو۔ بلکہ ہر چیز نے آپ کیلئے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا کہ اس میں کوئی خفا نہیں رہا اور ہر چیز منکشف ہوگئی کہ اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہی۔

اس حدیث پاک میں لفظ ”لینی“ قابل غور ہے۔ یعنی ہر چیز کا منکشف اور ظاہر ہونا صرف آپ کے لیے ہے۔ یہ سعادت کسی اور کے مقدر میں نہیں ہاں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے سینے میں علم و حکمت انڈیل دیں اور اسے محرم راز بنا دیں یہ الگ بات ہے۔

الْكَفَّارَاتُ:

الْكَفَّارَةُ: هِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْفَعْلَةِ وَالْخَصْلَةِ الَّتِي مِنْ شَأْنِهَا أَنْ تُكْفَرَ الْخَطِيئَةَ

أَي تَسْتُرُهَا وَتَمْحُوَهَا.

کفارہ اس فعل یا خصلت کو کہتے ہیں جس کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو چھپا لیتی ہے اور

اسے بالکل مٹا دیتی ہے۔

اس حدیث پاک میں تین کفارات کا ذکر ہے یعنی تین ایسے امور اور خصالتیں ہیں جو ان کو بجالاتا ہے تو اس کے گناہ اور معصیتیں چھپادی جاتی ہیں اور مٹادی جاتی ہیں۔

الْمَكْتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ:

صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے بعد مسجد میں ٹھہرے رہنا۔

یہ وہ عمل ہے جو گناہوں کو چھپا دیتا ہے اور انہیں محو کر دیتا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے

إِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ

جب تم صلاۃ ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

صلاۃ ادا کرنے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر ذکر کرنا انسان کے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔ اس کی معصیتوں کے داغ ختم کر دیے جاتے ہیں اور نافرمانیوں کی سیاہی دھو دی جاتی ہے وہ اللہ کی طرف سے چنے ہوئے افراد ہیں جو صلاۃ ادا کرنے کے بعد مساجد میں بیٹھے رہتے ہیں اور متوجہ الی اللہ ہو کر اس کی یاد کے مزے لیتے ہیں۔ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بہت بڑی نیکی ہے اور اسکی توفیق اسے ہی ملتی ہے جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوا کرتا ہے۔

الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ:

مسجد میں صلاۃ باجماعت میں شرکت کیلئے پیدل چل کر آنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے۔ جتنے قدم زیادہ مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنے ہی گناہ معاف ہونگے۔ یہ عمل اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت محبوب ہے۔ محبت محبوب کی پسندیدہ چیز سے محبت کیا کرتا ہے

اگر ہمیں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے تو اس محبت سے سرشار ہو کر ہمیں صلاۃ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مساجد کی طرف چل کر آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو اس عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ:

وہ اوقات جو نفس پر شاق گزریں ان میں خوش دلی سے وضو کرنا یہ عمل بھی گناہوں کا کفارہ ہے اور اس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور لوح دل معصیتوں کی ظلمتوں سے پاک ہو جاتی ہے۔

عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ:

جس نے ان درج بالا امور کو سرانجام دیا اس کی زندگی خیر سے گزرے گی۔ خیر ایک جامع لفظ ہے جو ہر نیکی اور بھلائی کو شامل ہے۔ گویا یہ اسے ایک نوید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اس کی بندگی کے جذبہ سے سرشار ہو کر یہ کام سرانجام دینے والے ہو سکتا ہے کہ تیرے اعزہ اقارب تیرے جاننے والے اسے پسند نہ کریں لیکن یہ یاد رکھنا جس خالق و مالک نے پیدا فرمایا ہے اور جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کا ہار زیب گلو ہے وہ ضرور پسند فرماتے ہیں اور اس کا اجر یہ ہے کہ تیری زندگی خیر سے لبریز رہے گی نیکیاں تیرا مقدر ٹھہریں گی اور سعادتیں تیرے حصہ میں آئیں گی۔ بات صرف یہاں تک نہیں بلکہ یہ بشارت بھی ہے کہ ”مَاتَ بِخَيْرٍ“ ان امور کو سرانجام دینے والا خیر سے وفات پائے گا۔ یہ وعدہ الہی ہے اور وعدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے۔ خیر سے

وفات پانے والا وہی ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔ جس کی باایمان موت کا وعدہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں اس سے بڑھ کر اور کون سعید ہوگا یا در ہے اگر دنیا سے جاتے ہوئے ایمان سلامت چلا گیا تو سب خیریت ہے اور سب سعادتیں دامن میں ہیں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ وہ دنیا سے ایمان تو لے جائے گا لیکن ساتھ گناہوں کے انبار بھی لے جائے گا ہرگز نہیں بلکہ

كَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيْوَمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ:

وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک و صاف ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو گناہوں سے پاک و صاف پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت اس پر کسی معصیت کا داغ نہیں ہوتا اور نہ وہ گناہوں کی آلودگی سے ملوث ہوتا ہے بلکہ قطرۂ شبنم کی طرح پاک و صاف ہوتا ہے۔

تو مساجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد ذکر الہی کے مزے لینے والا

مساجد کی طرف چل کر آنے والا اور

مکارہ میں خوش دلی سے وضو کرنے والا

کس درجہ سعید ہے اس کے بختوں پر ایک جہاں نثار ہو تو بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الَّذِينَ يَقْتُلُونَ بِآثَارِ نَبِيِّكَ الْكَرِيمِ
وَيَتَحَلَّوْنَ بِسُنَنِ رَسُولِكَ الْعَظِيمِ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِبُرْكَاتِهِ سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ أَفْضَلُ التَّحِيَّاتِ وَأَكْمَلُ التَّسْلِيمَاتِ.

حسنات کی کثرت

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ
 بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوا نَعَمْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ دِيَارُكُمْ
 تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۲)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۰
قال الارنوط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۱۱۴۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۵۰۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۸۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۹۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۱۴۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۹۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۹۳۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ نے ارشاد فرمایا:

مسجد نبوی کے نزدیک کچھ جگہ خالی ہو گئی تو قبیلہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان کے اس ارادہ کی خبر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! ہم نے ایسا ارادہ کر لیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے بنو سلمہ اپنے گھروں کو لازم پکڑو (جب تم صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں آتے ہو تو) تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ اپنے انہیں گھروں میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھتے جاتے ہیں۔

-☆-

مسجد کے قرب کا ایک اپنا شرف ہے لیکن جو مسجد سے بعید ہیں جنکے گھر مسجد سے فاصلے پر ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں سے محروم نہیں۔ ایک بندہ مومن جب اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا شعار بناتا ہے سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوگر ہوتا ہے تو پھر انسان ہوتے ہوئے بھی انسانوں سے وراء ہوا کرتا ہے۔ غور کیجئے فرشتے نوری مخلوق ہیں اور اللہ کے ہاں عزت و کرامت والے ہیں لیکن جب ایک مسلمان وضو کر کے گھر سے مسجد کی طرف رخ کرتا ہے سجدے کی بے تابی اسے مسجد کھینچ لاتی ہے تو یہی نوری مخلوق اسکے نشاناتِ قدم کو گنتی ہے۔ جتنے زیادہ نشانات ہونگے اتنا ہی زیادہ

اجر و ثواب ملتا ہے۔

جن افراد کے گھر مساجد سے دور ہوں وہ غمگین نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کسی بھی امتی کو محروم نہیں رکھا ہے۔ اگر مسجد کے قرب والے اللہ تعالیٰ کی عنایات سے مالا مال ہیں تو مسجد سے دور رہنے والے بھی اس کے لطف و کرم سے خالی نہیں وہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے با وضو ہو کر مسجد کا رخ کرتے ہیں تو ان پر بھی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ انکا رکھنے والا ہر قدم انکی نیکیوں میں اضافہ کرتا جاتا ہے اور انہیں رحمت الہی سے معمور کرتا جاتا ہے۔ بنو سلمہ مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونا چاہتے تھے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا کیونکہ وہ جتنے قدم چل کر مسجد میں آئیں گے وہ نشانات قدم لکھ لئے جائیں گے جس کے آج قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں کل قیامت کو اس کی عزت و شرف کا عالم کیا ہوگا۔

-☆-

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ بَنُو سَلَمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا
النَّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ
مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آثَارَكُمْ
تُكْتَبُ فَلَمْ يَنْتَقِلُوا.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۳
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غريب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۵
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

بنو سلمہ مدینہ منورہ کے ایک ناحیہ میں آباد تھے تو انہوں نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ

بے شک ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور لکھتے

ہیں ان کے قدموں کے نشان (جب وہ مسجد کی طرف صلاۃ ادا کرنے کیلئے چل کر آتے ہیں)

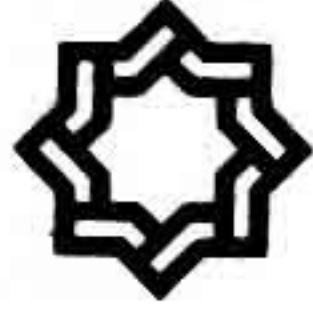
تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تمہارے مسجد آتے

وقت قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ (یہ ارشاد گرامی سن کر بنو سلمہ) مسجد کے قریب منتقل

نہ ہوئے۔

-☆-

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۶۱۲۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۳



عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَرَادَتْ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْ دِيَارِهِمْ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ! أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟ فَأَقَامُوا.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

		رقم الحديث (۵۲۶)	صحیح ابی داود
		صحیح	قال المحقق:
صفحہ ۲۰۸	جلد ۱	رقم الحديث (۶۵۶)	صحیح البخاری
صفحہ ۲۲۸	جلد ۱	رقم الحديث (۷۸۴)	سنن ابن ماجہ
		الحديث صحیح	قال المحقق:
صفحہ ۲۳۱	جلد ۱	رقم الحديث (۷۹۱)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۹۱	جلد ۳	رقم الحديث (۳۹۸۰)	السنن الکبریٰ للبیہقی
		اخرجه البخاری فی الصحیح	قال المحقق:
صفحہ ۲۰۷	جلد ۱		المصنف لابن ابی شیبہ

بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے اپنے گھر مسجد نبوی کے قریب منتقل کر لیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ بنو سلمہ مدینہ طیبہ کے اطراف کو خالی چھوڑ دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! کیا تم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے آتے، جاتے اپنے اپنے قدموں کے نشانات کا ثواب نہیں لینا چاہتے؟

اس ارشاد کو سن کر انہوں نے اپنے اپنے گھروں میں قیام رکھا۔



عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ بَعِيدَةً مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادُوا أَنْ يَقْتَرِبُوا فَنَزَلَتْ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ قَالَ فَثَبَّتُوا.

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار کے گھر مسجد نبوی سے دور تھے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قرب میں

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۹
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی:	صحیح		
المصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۲۰۷

سکونت اختیار کر لیں تو قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی

وَنَكُتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ.

اور ہم لکھتے ہیں ان اعمال کو جو وہ آگے بھیج رہے ہیں اور ان کے مساجد کی طرف چلتے وقت نشانِ قدم بھی لکھ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے

اس فرمان کے نازل ہونے کے بعد وہ اپنے سابقہ مکانات میں ہی قیام پذیر رہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أَلَّا بَعْدُ وَالْأَبَعْدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَعْظَمُ أَجْرًا.

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۰۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۶۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
الموطا للامام مالک		جلد ۱	صفحہ ۵۷
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۹۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا گھر مسجد سے دور ہے جس کا گھر مسجد سے دور ہے اس کا (صلاة کی ادائیگی کیلئے مسجد کی طرف آتے اور جاتے) بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

-☆-

ایک مسلم مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا جب وہ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرے گا تو اسے اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔ وجہ بالکل واضح ہے کہ دور سے مسجد آنا قوی ایمان کی نشانی ہے اور دور سے آنے والا زیادہ قدم چل کر آئے گا تو جتنے زیادہ قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے اتنا ہی اجر و ثواب زیادہ ملے گا اور اتنے ہی زیادہ اسکے گناہ مٹیں گے اور اتنے ہی زیادہ اس کے درجات بلند ہوں گے۔

ہر قدم پر درس نیکیاں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ أَوْ كَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مَنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٤٣٤١)	جلد ١٣	صفحہ ٣٤٣
قال حمزه احمد الزين:	اسناده حسن		
المستدرک للحاکم		جلد ١	صفحہ ٢١١
قال الحاکم:	صحیح علی شرط مسلم		
تلخیص المستدرک بذیل المستدرک		جلد ١	صفحہ ٢١١
قال الذہبی:	صحیح علی شرط مسلم		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحديث (١٣٩٢)	جلد ٢	صفحہ ٣٤٣
قال المحقق:	اسناده صحیح		
مجمع الزوائد		جلد ٢	صفحہ ٣٢
قال الہیثمی:	رواه احمد، ابو یعلیٰ والطبرانی بعض الطرق صحیح وصحیح الحاکم		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٢٠٢٥)	جلد ٥	صفحہ ٣٩٣ مختصراً
قال المحقق:	اسناده صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے تو اس کے دونوں لکھنے والے فرشتے یا ایک لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی طرف چل کر آیا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہے جیسے عبادت کرنے والا ہے۔ گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر گھر لوٹ جانے تک وہ صلاۃ ادا کرنے والوں (نمازیوں) میں لکھا جاتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت پر کس درجہ کرم فرمایا ہے صلاۃ بندے پر فرض ہے اور یہ اس پر بندہ ہونے کے ناطے لازم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر کوئی بھی اجر نہ دے تب بھی یہ بندوں پر فرض ہے اس کی ادائیگی کے بغیر مفر نہیں لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کے ناطے ہم پر کریم اللہ کس درجہ کرم کرتا ہے۔

كَتَبَ لَهُ كَاتِبَاهُ أَوْ كَاتِبُهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ :
جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک امتی اپنے گھر سے وضو کر کے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ کرتا ہے تو نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس کے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

آئیے عبادت الہی کو لازم پکڑیں۔ پانچوں وقت مسجد جا کر باجماعت صلاۃ ادا کریں۔ مسجد سے گھر کی دوری کا عذر نہ کریں۔ اللہ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے جتنے قدم اٹھیں گے نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا۔ جب بندگی کیلئے جاتے ہوئے

جب مسجد کی طرف رخ کرتے ہوئے ہر قدم پر دس نیکیاں ملیں تو اس مسجد میں داخل ہو کر کتنا اجر و ثواب ملے گا وہاں صلاۃ ادا کرنے پر کس درجہ کرم ہوگا اور وہاں عبادت کی نیت کے ٹھہرنے سے کس قدر درجات بلند ہوں گے۔

الْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ:

اللہ کے گھر مسجد میں صلاۃ کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسے ہیں جیسے عبادت گزار ہوا کرتا ہے۔ اس امت پر کتنا کرم ہے ابھی عبادت کرنی ہے ابھی صلاۃ ادا کرنی ہے لیکن اس کے انتظار میں بیٹھنے والا عبادت گزار متصور ہوگا۔ اس کا ہر لمحہ عبادت لکھا جائے گا۔ یہ اس کے گھر مسجد میں آنے کا اجر ہے مسجد میں بیٹھ کر صلاۃ کے انتظار کا اجر ہے۔ مسجد میں جس صلاۃ کے انتظار پر اتنا اجر ہے کہ وہ قانتین میں شمار ہوتا ہے تو خود صلاۃ ادا کرنے کا کتنا اجر و ثواب ہوگا۔

يُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ:

گھر سے نکل کر مسجد کا رخ کرنے والا جب تک واپس گھر نہیں آ جاتا اس وقت تک وہ مصلین سے ہے۔ اس کا نام مصلین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔ ایک آدمی گھر سے صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد نکلا پھر مسجد میں اس نے قیام کیا صلاۃ ادا کی پھر صلاۃ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ وہ گھر پہنچا۔ اگر اس طرح اس کے دو یا تین گھنٹے بھی صرف ہو چکے ہوں تو یہ مت سمجھے یہ وقت اس کا بے کار گیا ہے۔ العیاذ باللہ! بلکہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت غلامی پر فخر کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ یہ سارے لمحات اس کی عبادت میں گزر رہے ہیں اور کریم اللہ نے اس کا نام مصلین (نمازیوں) میں لکھ دیا ہے۔

حج اور عمرہ جتنا اجر و ثواب

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَاجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَاجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى أَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ " فِي عِلِّيِّينَ .

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر سے وضو کر کے فرض صلاۃ ادا کرنے کیلئے نکلا تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا احرام باندھے ہوئے حاجی کو ملتا ہے۔

جو اپنے گھر سے ضحیٰ (چاشت) کے نوافل ادا کرنے کیلئے نکلا اس کے مسجد جانے کی غرض صرف یہی ہو تو اسے اتنا اجر ملتا ہے جتنا عمرہ ادا کرنے والے کو ملتا ہے۔

ایک صلاۃ (نماز) کے بعد دوسری صلاۃ اس طرح ادا کرنا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغوبات نہ ہو علیین میں نام لکھوانا ہے۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶
قال الالبانی:	حسن		

أَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ:

گھر سے وضو کر کے پاک و صاف ہو کر مسجد کی جانب رخ کرنا سعید ہونے کی نشانی ہے اور جو خوش بخت ایسا کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے بشارت دے رہے ہیں کہ ایسے احرام باندھے ہوئے حاجی کا ثواب ملتا ہے۔

حج کا کتنا ثواب ہے ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۲۵۱۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۸۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳۰
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۶۱۹۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۶۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۲)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۸۴)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۵۵۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۶۹۴)	جلد ۹	صفحہ ۷
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۴)	جلد ۳	صفحہ ۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۸۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۵۱۹)		صفحہ ۳۲۹
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۱۰۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۰
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۴۱)	جلد ۷	صفحہ ۴
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علیہ صحیحہ		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۶۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۳۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۴۲۹
قال البيهقي:	رواه البخاری فی الصحیح		

جس نے حج کیا کہ نہ دوران حج کوئی بیہودہ بات کی اور نہ فسق کا مرتکب ہوا تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

-☆-

گھر سے وضو کر کے مسجد کی طرف صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کی نیت سے جانے والا حج کا ثواب لے رہا ہے۔ حج گناہوں سے پاک کرتا ہے تو یہ عمل بھی گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ کبھی کبھی انسان سوچتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے کی نیت سے با وضو ہو کر گھر سے مسجد جانا معمولی عمل ہے اس سے حج کا ثواب کیسے ملتا ہے؟

اے بندہ مومن! یہ شیطانی وسوسہ ہے ثواب نہ تو نے دینا ہے نہ میں نے یہ ثواب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے دینا ہے وہ علیٰ کل شیء قدیر ہے جو چاہے کرے وہ رحیم و کریم اللہ ہے اس کے کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

دوسری بات: سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ ہمارا کام ایمان لانا ہے اور نعمت ایمان سے معمور خوش بخت ان چیزوں کو فوراً مان جایا کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے کرم کو اپنے ذہن کے پیمانے پر نہیں تو لا کرتا۔

أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ:

صلاۃ لضحیٰ ادا کرنے والے کو عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ:

الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ

إِلَّا الْجَنَّةُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۶۹۶)	جلد ۹	صفحہ ۹
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
صحیح مسلم	رقم الحديث (۱۳۴۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۶
صحیح بخاری	رقم الحديث (۱۶۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۷
سنن النسائی	رقم الحديث (۲۶۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحديث (۲۶۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۲۵۷۳)	جلد ۹	صفحہ ۳۹۰
الموطا امام مالک	رقم الحديث (۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۱
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۲۸۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۹
قال محمود محمد محمود:	الحديث متفق عليه		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۲۳۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (۹۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۲
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۹۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۵۶۳۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۷۹
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزيمة	رقم الحديث (۲۵۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت ہی ہے۔

-☆-

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے تو مفہوم واضح ہو ایک صلاۃ لضعفی دوسری صلاۃ لضعفی تک گناہوں کا کفارہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنی رضا کی خاطر سانس لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

صفحہ ۶	جلد ۷	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	شرح السنۃ للبعغوی
		ہذا حدیث متفق علی صحیحہ	قال البغوی:
صفحہ ۲۲۸	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۰۳۸۲)	سنن الکبریٰ للبیہقی
		رواہ البخاری فی الصحیح	قال البیہقی:
صفحہ ۴	جلد ۵	رقم الحدیث (۸۷۹۹)	المصنف لعبدالرزاق
صفحہ ۱۰۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۶۳۱)	الترغیب والترہیب
		صحیح	قال المحقق:
صفحہ ۴	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۰۹۶)	صحیح الترغیب والترہیب
		صحیح	قال الالبانی:

کتاب "فِي عَلِيَّيْنِ":

علیین میں جنتی افراد کا نام لکھا جاتا ہے۔ اسکے جنتی ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔ ایک صلاۃ (نماز) کے ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ (نماز) کا انتظام کرنا اس طرح کہ اس وقت میں کسی قسم کی کوئی لغوبات نہ ہو انسان کو جنتی بنا دیتا ہے۔

اے ایمان والے! دیکھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ کس درجہ مہربان ہے اس کا دریائے جود و عطا کس درجہ موجزن ہے آجا اسکی رحمتوں سے لبریز ہو جا اسکی رضا کی خاطر مسجد میں بیٹھ کر ایک صلاۃ کے بعد دوسری صلاۃ کا انتظار کر لے اس طرح کہ زبانِ قلب و قالب ذکر الہی کے مزے لے رہی ہو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق تیرا نام علیین میں مرقوم فرمائے گا اور عالم بالا میں تیرے جنتی ہونے کی منادی ہو جائے گی۔

اللہ کی کفالت

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْمَسْجِدُ بَيْتٌ كُلِّ تَقِيٍّ وَتَكْفَلُ اللَّهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ
بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ إِلَى الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ارشاد فرما رہے تھے مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔ مسجد جس کا گھر ہو جائے اللہ تعالیٰ اس آدمی کو
راحت، رحمت اور پل صراط سے گزار کر اللہ کی رضا جنت تک لے جانے کا کفیل ہے۔

-☆-

مسجد ہر متقی و پرہیزگار کا گھر ہے۔ گھر سے محبت ایک فطرتی چیز ہے گھر کی ہر چیز اور
ہر کونے سے الفت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح متقی مسجد سے محبت کرتا ہے ہر وقت اس کی الفت
سے سرشار رہتا ہے وہ جہاں بھی چلا جائے مسجد کی محبت و چاہت اس کے دل سے نہیں نکلتی۔ مسجد
سے محبت اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے۔

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۲۶) جلد ۲ صفحہ ۱۳۴

رواہ الطبرانی فی الکبیر والاصغر والہمز ار
اسنادہ حسن قلت ورجال الہمز ار کلہم رجال اصحیح
وقال: قال البیهقی:

التَّقِيُّ:

تقویٰ کی دولت سے آراستہ متقی و پرہیزگار

فخر العلماء امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متقی کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں۔

الْمُتَّقِيُّ : مَنْ سَلَكَ سَبِيلَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَبَذَ

الدُّنْيَا وَرَاءَ الْقَفَا وَكَلَّفَ نَفْسَهُ الْإِخْلَاصَ وَالْوَفَا وَاجْتَنَبَ الْحَرَامَ وَالْجَفَاءَ.

متقی وہ ہے جو حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلے دنیا کو پس

پشت پھینکے اور اپنے نفس کو اخلاص و وفا کا پیکر بنائے اور حرام و جفا سے اجتناب کرے۔

جو آدمی مسجد کو گھر بنایا ہے وہ متقی ہے۔ جب وہ تقویٰ کی سعادت سے سعادت مند ہو گیا

تو یقیناً وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر کار بند ہے دنیا اور متاع دنیا

سے اسے کوئی رغبت نہیں بلکہ وہ آخرت کا طلبگار ہے اپنے نفس کو اخلاص و وفا کا پیکر بنا چکا ہے

اور حرام و بے وفائی سے اجتناب کر چکا ہے۔

مسجد کو گھر بنانے والے کو اتنی سعادتیں اللہ اکبر!

اے ارحم الراحمین! ان سعید لوگوں کے صدقے جو مساجد کو اپنا گھر بناتے ہیں ہمیں بھی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارکہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے ظاہر کو سنت مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے آراستہ فرما اور ہمارے باطن کو اپنے ذکر کے انوار سے

فروزاں فرما۔ دنیا اور متاع دنیا سے بے رغبتی عطا فرما۔ دنیا میں اتنا منہمک نہ کرنا کہ آخرت کو

بھول جائیں بلکہ ہر لمحہ ہماری نگاہوں کے سامنے قبر و آخرت رکھنا، اخلاص و للہیت کی دولت

(۱) تفسیر الکبیر للرازی

ارزانی فرما اور وفا کی پاکیزہ خوشبو سے معطر فرما اور ہمیں ہمیشہ حرام سے بچنے کی توفیق عطا فرما بلکہ جو امور مکروہات کے زمرے میں آتے ہیں ان سے بھی محفوظ و مامون فرما اور ہمیں اپنی رحمت خاصہ کا صدقہ بے وفائی کے داغوں سے معر فرما۔

تَكْفَلُ اللَّهُ بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ:

جو آدمی مسجد کو گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے راحت و چین سے نوازے اور اس کیلئے اپنی رحمتوں کے درکھول دے۔

اللہ تعالیٰ جس کو راحت پہنچانے کا ذمہ لے لے، اسے رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ فرما

لے اس آدمی کے راحت و آرام اور رحمتوں سے لبریز ہونے پر کون ہمسری کر سکتا ہے؟

مساجد کو گھر بنانے والے کو راحت و چین نصیب ہے وہ راحت اہل ثروت کو کہاں؟

بڑے بڑے سرمایہ دار کاروبار کی وسعتیں رکھنے والے اقتدار کی مسند پر بیٹھنے والے بلکہ وہ

باجبروت حکمران جو لوگوں کی تقدیروں سے کھلتے ہیں انہیں وہ چین وہ سکون کہاں نصیب ہے جو

ایک مسجد میں بیٹھنے والے اسے اپنا وطن اور گھر بنانے والے تقویٰ کی دولت سے آراستہ حضور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کو حاصل ہے۔ اس کے ایک ایک لمحہ پر دنیاوی راحتیں قرباں اس کی

ایک ایک ساعت پر عارضی و ناپائیدار بادشاہیں نثار!

وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ إِلَى الْجَنَّةِ:

جو سعید روح مسجد کو اپنا گھر بنالے اللہ ذوالجلال والا کرام اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے کہ

اسے پل صراط سے امن و عافیت سے گزار دے گا اور اے اللہ کی رضا جنت تک لے جائے گا۔

جہنم سے ہر ایک نے گزرنا ہے اِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَاَرِذْهَا وَكَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا
مَقْضِيًّا۔ بد نصیب جہنم میں رہ جائیں گے اور خوش نصیب گزر کر جنت چلے جائیں گے اور اللہ
تعالیٰ کی ابدی و سرمدی رضا کی دولت سے سرفراز ہوں گے۔

مسجد کو گھر بنانے والا کتنا سعید ہے کہ اللہ تعالیٰ آج دنیا میں اس سے وعدہ فرما رہا ہے کہ
میں تجھے پل صراط سے گزار دوں گا، تجھے اپنی رضا کی سعادت سے لبریز کروں گا اور تجھے جنت
میں داخل کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کیا کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

ضمانت الہیہ میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّةٌ مَجَالِسَ، الْمُؤْمِنُ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهَا: فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَوْ عِنْدَ مَرِيضٍ أَوْ فِي جَنَازَةٍ أَوْ فِي بَيْتِهِ أَوْ عِنْدَ إِمَامٍ مُقْسِطٍ يُعَزِّرُهُ وَيُوقِرُهُ أَوْ فِي مَشْهَدِ جِهَادٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ (6) مجلسیں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ مومن کا ضامن ہے۔ ان مجالس میں اس کا جتنا بھی حصہ ہو، مسجد جماعت میں، مریض کے پاس، جنازہ میں، اپنے گھر میں، عادل حکمران کے پاس جو اس کی تعظیم و توقیر کرے، مشہد جہاد میں۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۰۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۶
قال الہیثمی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر والہزیر بخوارزمی ورجالہ موثقون		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۶
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی	حسن لغیرہ		

حدیث پاک کے ایہ الفاظ مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ جس نے کسی مریض کی عیادت کی اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔ جو صبح یا شام مسجد گیا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن

الترغیب والترہیب

قال المحقق: صحیح

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۳۱۶) جلد ۲ صفحہ ۱۰۸

قال الالبانی: صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۲۳۹۵) جلد ۲ صفحہ ۴۱۲

قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۷۲) جلد ۲ صفحہ ۹۴

قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۹۹۲) جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۵

قال حمزه احمد الزین: اسنادہ حسن

ہے جو امام وقت کے ہاں گیا اس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اور جو اپنے گھر میں بیٹھا کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

-☆-

ضامن تمام امور اپنے ذمہ لے لیا کرتا ہے۔ انسان اپنے ذمہ جو چیز لے ہو سکتا ہے وہ اپنی ذمہ داری پوری نہ کر سکے انسان کی کمزوری اور اسکی بے بضاعتی اسے تمام امور کی نگرانی نہ کرنے دے لیکن جس خوش نصیب کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اس کے بختوں کا کیا کہنا۔ اللہ تعالیٰ کی ضمانت ہر قسم کے نقص اور کجی سے معرا ہے جس کی ضمانت نقص کے داغ سے داغدار ہو وہ الہ نہیں ہو سکتا۔

مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ:

جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ فی سبیل اللہ کے الفاظ قابل غور ہیں دشمن سے نبرد آزما ہونا آسان کام نہیں دین کے دشمن سے بھڑجانا مردانگی ہے لیکن پھر بھی دیکھا جائے گا کہ اس نے یہ جہاد کس غرض سے کیا ہے اگر اپنی نام و نمود کیلئے کیا یا اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھانے کیلئے کیا یا اپنے قبیلہ و قوم کی دھاک بٹھانے کیلئے کیا تو یہ جہاد بارگاہ ذوالجلال میں قبول نہیں وہاں وہی جہاد قبول ہے جو فی سبیل اللہ اس اللہ کی راہ میں ہو اس کے دین کی سربلندی کیلئے اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر ہو۔ فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے مجاہد کا ضامن اللہ تعالیٰ ہوا کرتا ہے۔

مَنْ عَادَ مَرِيضًا:

جو کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہے اسکی مزاج پرسی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے

محروم نہیں ہے۔ مریض مرض میں مبتلا ہے شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کا دوست اس کا بھائی اسکی دلجوئی تو کر سکتا ہے اس کے پاس جا کر اسکو جو وصلہ تو دے سکتا ہے ایسا مومن جو اپنے بھائی کی تہ رزاقی و عیادت کرتا ہے اس کا ضامن بھی اللہ تعالیٰ ہے۔

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ:

جو صبح یا شام مسجد کا رخ کرے وہاں جا کر صلاۃ ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی سے اپنے قلب و قلب کو منور کرے یہ اس کا جانا صبح ہو یا شام دن کو ہو یا رات کو سخت دھوپ میں ہو یا تاریک رات میں اس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اسکے تمام امور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیے ہیں۔ مسجد جا کر صلاۃ ادا کرنے والا اپنے گھر کے بارے میں زیادہ فکر مند نہ ہو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کی غرض سے مسجد آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اسکے گھر کا نیت کا سیرا رہے گا جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

بسا اوقات انسان سوچتا ہے کہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ مسجد کا رخ کیا جائے اسے اللہ تعالیٰ کی اس عنایت پر یقین رکھنا چاہئے جب اللہ تعالیٰ ضامن ہے تو اس کی عنایت پر بھروسہ رکھ کر مسجد کا رخ کرنا چاہئے یقیناً اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے لبریز کرے گا ہو سکتا ہے اس کے اخلاص کی بدولت اور اس فرمانِ ذیشان پر یقین کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے نجات عطا کر دے۔

وَمَا ذَا لِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ

کبھی انسان کا روبرو میں گمن ہے اس کی دوکان پر گا بک خیر تعداد میں ہیں ادھر مسجد کے منارہ سے اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائے دہواز بلند ہو گئی ہے اس کا نفس کہتا ہے اگر تو صلاۃ کی

ادا یگی کیلئے مسجد جائے گا تو یہ موقع کھودے گا گا ہک اور خریدار چلے جائیں گے تجھے کافی نقصان ہوگا۔

اے مردِ مومن یہ نفس کا دھوکہ ہے۔ جب اللہ اکبر کی صدا آئے فوراً مسجد کا رخ کر یقین و ایمان کی دولت کو سمیٹتے ہوئے اللہ کے گھر جا کر سجدہ کا لطف و لذت لے اللہ تعالیٰ تیرا ضامن ہے وہ تیرا نقصان نہیں ہونے دے گا یہ گا ہک چلے گئے تو کوئی بات نہیں رحیم کریم اللہ اپنا وعدہ یوں بھی پورا فرما سکتا ہے کہ تجھے وہاں سے رزق عطا کر دے جہاں تیرا وہم و گمان بھی نہ ہو۔ یہ علامت تقویٰ ہے اور تقویٰ سے آراستہ انسان کو کریم اللہ بہت کچھ دیتا ہے۔

مَنْ يَقِي اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کیلئے نکلنے کی راہ بناتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان نہیں ہوتا۔

مَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ:

جو حاکم وقت کے ہاں گیا حاکم ہونے کے ناطے اس کی تعظیم و توقیر کرتا ہے اسے یہ

یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ ذوالجلال والا کرام اس کا ضامن ہے۔

مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا:

گھر میں عموماً انسان جب اپنے اہل خانہ کے پاس بیٹھتا ہے اپنے اعزہ و اقارب کے

پاس بیٹھتا ہے مختلف انواع لوگوں پر تبصرے شروع ہو جاتے ہیں دوسرے لوگوں کی اچھائیوں

کے ساتھ ان کی برائیوں کا ذکر بھی چھڑ جاتا ہے پھر انسان ان کی خامیوں کا برملا اظہار کرتا

ہے۔ غیبت کر کے اپنی نیکیاں ضائع کر دیتا ہے۔ چند منٹ میں اپنی نیکیاں ضائع کر دینا کون سی دانشمندی ہے۔ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتیوں کو غیبت جیسی قبیح مرض سے بچانے کیلئے کئی ارشادات فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی کہ اپنے گھر بیٹھ کر کسی کی غیبت نہ کرنے والے کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا ضامن اللہ تعالیٰ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے امور اپنے ذمہ کرم پر لے لے تو یقیناً وہ بڑا سعید ہے۔

-☆-

عَنْ أَبِي أُمَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
ثَلَاثَةٌ "كُلُّهُمْ ضَامِنٌ" عَلَى اللَّهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكَفَى إِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ
الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ "عَلَى اللَّهِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ
ضَامِنٌ "عَلَى اللَّهِ وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ "عَلَى اللَّهِ.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۳۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۳۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۹۴
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۲
قال المحقق:	صحیح		
المستدرک		جلد ۲	صفحہ ۷۳
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخریجہ		
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵۳۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 تین ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان تینوں کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے
 ایک وہ آدمی جو فی سبیل اللہ جہاد کیلئے نکلا اس کا ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ اسے
 وفات دے دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے یا اسے اجر و ثواب اور مال غنیمت دیکر گھر
 لوٹائے۔

ایک وہ آدمی جو (صلاة ادا کرنے کیلئے) مسجد کی طرف چلا تو اس کا ضامن اللہ ہے یہاں تک کہ
 اسے وفات دے دے تو اسے جنت میں داخل فرمائے ورنہ اسے اجر و غنیمت دیکر واپس لوٹائے۔
 ایک وہ آدمی جو گھر میں ”السلام علیکم“ کہہ کر داخل ہو تو اس کا ضامن (بھی) اللہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بطور مباحات فرشتوں سے ذکر کرتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَبَ مَنْ عَقَبَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ وَقَدْ حَسَرَ عَنِ رُكْبَتِهِ فَقَالَ أَبْشِرُوا هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ يَقُولُ انظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا
ہم نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صلاۃ المغرب ادا کی (صلاۃ کے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال المحقق:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ	رقم الحدیث (۶۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۹

بعد) جس نے اپنے گھر جانا تھا وہ چلا گیا اور جس کی قسمت میں مسجد میں رہ جانا تھا وہ رہ گیا۔ تو اچانک حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی جلدی تشریف لائے کہ آپ تیز سانس لے رہے تھے اور اپنا تہہ بند اٹھایا ہوا تھا اور (ہم جو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ان سے) فرمایا:

تمہیں مبارک ہو! یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے تمہارے سبب فرشتوں سے فخر فرما رہا ہے۔ اللہ فرما رہا ہے:

(اے فرشتو) دیکھو میرے بندوں کو دیکھو انہوں نے ایک فریضہ (صلاة المغرب) ادا کر لی ہے اور دوسرے فریضہ (صلاة العشاء) کا انتظار کر رہے ہیں۔

-☆-

دنیا قعر مذلت میں گری ہوئی تھی لات و منات کی پوجا عام تھی اللہ وحدہ لا شریک کے پرستاروں تقریباً دنیا سے ناپید تھے اچانک رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین کا تاج مرصع سجائے ہوئے اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے کہ دنیا توحید کے انوار سے چمک اٹھی اللہ اکبر کی کبریائی اور عظمت کے ڈنکے بجنے لگے لوگ بتوں سے منہ موڑ کر اللہ الکریم کی عبادت کرنے لگے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اہل ایمان میں اللہ کی عبادت کا ذوق و شوق یوں بڑھا کہ وہ ایک صلاة ادا کر کے دوسری صلاة کے انتظار میں بیٹھ جاتے اور جب تک وہ جبین بندگی وحدہ لا شریک کی بارگاہ میں نہ جھکا لیتے انہیں چین نہ آتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے بیان کے مطابق ایک دن صلاة المغرب ادا کر کے ہم مسجد میں صلاة العشاء کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ اچانک حضور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تشریف لانے کی کیفیت واضح کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کوئی بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اور وہ خوشخبری اہل ایمان کو سنانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آسمان کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اللہ رب العزت فرشتوں سے ان سب بیٹھنے والوں کا ذکر بطور فخر فرماتا ہے کہ دیکھو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ایک فرض صلاۃ ادا کر کے دوسری فرض صلاۃ کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

یہی وہ فرشتے ہیں جنہوں نے تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ سے کہا تھا:

اتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ

اے اللہ! کیا تو ایسی مخلوق کو اپنا خلیفہ بنانے والا ہے جو زمین میں فساد پھیلانے کا اور

خون بہانے گا۔ جو اباً و جدہ لا شریک نے فرمایا تھا:

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ.

میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

فرشتوں کی نظر کسی فساد اور خونخوار پر تھی لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اپنے خاص بندوں پر تھی جو مے توحید سے سرشار اس کی بندگی کے مزے لے رہے ہونگے انہیں عبادت کا یوں ذوق و شوق ہوگا کہ دنیا کی ساری نعمتیں اور دنیا کا سارا سامان اس کے مقابلہ میں ان کی نظر میں ہیچ ہوگا وہ ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں اس کے گھر، مسجد میں بیٹھے رہیں گے۔ خوشا وہ پاک باطن اور پاکباز جو مساجد سے محبت کرتے ہیں ایک صلاۃ کی ادائیگی کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں۔

آج بھی جو انسان کلمہ گو ایک صلاۃ ادا کرنے کے بعد دوسری صلاۃ کے انتظار میں مسجد

میں بیٹھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بھی بطور مباحات فرشتوں سے فرماتا ہے اور جس کا آج ذکر بطور فخر ہو رہا ہے کل قیامت کو اس پر عنایات کا عالم کیا ہوگا۔

اے اللہ! ہمیں بھی مساجد سے محبت عطا فرما اور ہمیں بھی ایک صلاۃ کے بعد دوسری

صلاۃ کے انتظار کی سعادت ارازانی فرما۔ آمین

بِبَرَکَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

حقیقی عزت والا

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ وَحَقٌّ
 عَلَى الْمَرْوَرِ أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ.

۲۹۲ صفحہ	جلد ۱	الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۸۰) قال المحقق: حسن
۲۳۸ صفحہ	جلد ۱	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۲۲) قال الالبانی: حسن
۱۳۹ صفحہ	جلد ۲	مجمع الزوائد رقم الحدیث (۲۰۸۷) رواه الطبرانی فی الکبیر واحد اسنادیہ رجالہ رجال الصحیح
۲۵۳ صفحہ	جلد ۱	المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث (۶۱۳۹)
۱۵۷ صفحہ	جلد ۳	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۱۶۹)
۸۶ صفحہ	جلد ۲	صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۳۶۵) قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم
۱۹۳ صفحہ	جلد ۵	صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۶۳۷)
۳۱۹ صفحہ		مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۲۳۳۶)
۲۵۰ صفحہ	جلد ۱۰	المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۱۹۶۷۳)

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا اور احسن طریقے سے وضو کیا پھر وہ مسجد میں آیا تو وہ اللہ کی زیارت کرنے والا ہے تو جس کی زیارت کیلئے آیا جائے اس پر حق بنتا ہے کہ زیارت کرنے والے کی عزت کرے۔

-☆-

حقیقی عزت اسی کی ہے جسے اللہ تعالیٰ عزت عطا فرمائے۔ خالق و مالک جل جلالہ جس کے سر پر عزت و کرامت کا تاج سجادے اس کی ہمسری کون کر سکتا ہے۔ دنیا کی یہ ظاہری عزتیں سب عارضی عزتیں ہیں بلکہ یہ عزت کے پردے میں رسوائیاں ہیں ہاں جسے اللہ تعالیٰ عزت سے نوازے پروردگار جسے مکرم بنادے وہ ایسی عزت سے سرفراز ہے جہاں ذلت و رسوائی کا شائبہ نہیں۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۵۰۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۹۶
قال المحقق:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۱۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ! إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ
 جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبُوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ
 السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (۳۰۳۷)	جلد ۳	صفحة ۱۱۷۵
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۶۳۷)	جلد ۵	صفحة ۱۹۳
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۰۶۲۲)	جلد ۹	صفحة ۵۲۳
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۶۵)	جلد ۲	صفحة ۸۶
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرط مسلم		
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۱۷۲)	جلد ۵	صفحة ۱۰۹
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۱۶۱)	جلد ۳	صفحة ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		
حلیة الاولیاء		جلد ۳	صفحة ۲۵۸
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحديث (۲۳۳۶)		صفحة ۳۱۹
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحديث (۱۹۶۷۳)	جلد ۱۰	صفحة ۲۵۰

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل امین کو ندادیتا ہے

بیشک اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی محبت کرو تو جبریل امین اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل امین علیہ السلام آسمان والوں کو ندادیتے ہیں اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو پس اهل السماء (آسمان والے) اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کیلئے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کو کتنی ارفع و اعلیٰ عزت عطا فرماتا ہے اهل السماء اس سے محبت کرتے ہیں خود جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اهل الارض میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ زمین والوں کے دل اس کی جانب کھنچے چلے جاتے ہیں دلوں میں اس کی محبت موجزن ہو جاتی ہے۔ جو مسجد کا رخ کرے اللہ کے گھر میں آئے تو اللہ تعالیٰ کا مہمان ٹھہرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمان کو عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے اس کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ مسجد سے محبت کرنے والا اس میں صلاۃ ادا کرنے والا اللہ کا محبوب بن جائے اور جب وہ محبوب بنا تو پھر آسمان کی مخلوقات اس سے محبت کرنے لگے گی اور آسمان کی مخلوق میں جان نکالنے والا فرشتہ بھی ہے جب وہ محبت کرے گا تو یقیناً اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور جس کا خاتمہ بالخیر ہوگا وہی حقیقی عزت والا اور وہی کامیاب و کامران ہے۔ اهل زمین جب محبت کرتے ہیں تو اور کچھ نہ کر سکیں تو اسے دعاؤں سے نوازتے ہیں اور جس کے لیے دعا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نیک و صالح بندے ہوں تو اس کے بختوں پر قربان ہونا چاہیے۔

اللہ کی خوشنودی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ " الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ
 كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۰۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۵
المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۱۳
قال الحاكم:	هذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۴
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۵۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۴۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۳۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۶
قال احمد محمد شاكر:		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۴۶۸)	جلد ۸	صفحہ ۳۲۸
مسند ابی دؤاد الطیالیسی	رقم الحدیث (۲۳۳۳)		صفحہ ۳۰۷

ارشاد فرمایا: جو خوش قسمت آدمی مساجد کو صلاۃ اور ذکر کیلئے اپنا وطن بنا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے جیسے کافی عرصہ سے غائب شدہ کے آنے والے سے اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

کس آدمی کو وطن سے محبت نہیں ہے؟ ہر آدمی اپنے وطن کی محبت سے سرشار ہے وطن پر آنچ آنے لگے تو اہل عزم و ہمت اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔

اس روح ارجمند کے بختوں پر قربان جائیں جو مسجد کو اپنا وطن بنا لیتا ہے اور مسجد سے محبت اسے ہر محبت سے بے نیاز بنا لیتی ہے اگر کسی لمحے وہ مسجد سے باہر چلا جائے تو اس کی روح کا قرار چھن جاتا ہے مسجد سے دوری اس کی روح کیلئے ناقابل برداشت ہوتی ہے اور ماہی بے آب کی طرح تڑپاتی ہے۔ اسے مسجد میں پہنچ کر ایسے سکون و قرار ملتا ہے جیسے مچھلی کو پانی میں اطمینان و سکون ملا کرتا ہے۔ ایسے نیک بخت سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے اس کی ادا پر اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کا پروانہ عنایت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی کو کس انداز سے بیان فرمایا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ مبارکہ سے ملاحظہ ہو:

تَبَشَّشَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ:
اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کسی غائب شدہ کے آنے سے اس کے گھر والوں کو خوشی ہوتی ہے۔

یہ خونی رشتے کس درجہ گہرے ہوتے ہیں اور ان کے اثرات کہاں تک پہنچتے ہیں کہ ایک عزیز کہیں چلا جائے تو باقی گھر والوں کا قرار و سکون چھن جاتا ہے ان کی زندگی پھسکی ہو جاتی ہے

جب وہ واپس آئے تو تمام اہل خانہ کے چہرے خوشی سے دمک اٹھتے ہیں اور ان کے چہروں کی شادابی ان کی دلی کیفیت کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے وہ ان تمام لوازمات سے پاک ہے لیکن اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امتی سے کتنا پیار فرماتا ہے کس درجہ محبت فرماتا ہے جیسے وہ مسجد کو اپنا گھر اپنا وطن بنا لے اللہ تعالیٰ کو بھی خوشی ہوتی ہے جیسے غائب کے آنے سے گھر والوں کو ہوا کرتی ہے۔

مسجد اللہ کا گھر ہے اور اہل ایمان جب بیت اللہ کو اپنا وطن بنا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل کی قدر کرتا ہے اور خوشی کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تمام نعمتوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور اللہ کی رضا سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں۔

ہمارے بعض اسلاف نے مساجد کو اپنا وطن بنایا پھر ساری زندگی مساجد میں گزار دی۔ ان میں سے عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرام نمایاں ہے کہ آپ نے ساری زندگی مساجد کو اپنا وطن بنایا مساجد سے یوں محبت کی جیسے انسان اپنے وطن سے محبت کرتا ہے۔

تَبَشَّشَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ كَانُو كَهَيْ رَنْكٌ سَ ظَهْرٌ هُوَا كَهْ آ پ كِي قَدْسِي صَفَات
اولاد اجداد نے بھی مساجد کو ہی وطن بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوا اور یوں خوش ہوا کہ وادی کشمیر جنت نظیر خوبصورت مساجد سے جگمگا اٹھی جہاں پانچوں وقت اللہ اکبر اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں بلند ہوتی ہیں اور اہل ایمان کی جبینیں اسکی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر سکون و قرار پاتی ہیں۔

اے اللہ! جب تو کسی سے خوش ہوتا ہے تو اتنا کچھ عطا کرتا ہے کہ وہ حصر و شمار میں نہیں آتا جب تو نے خوش ہو کر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو دیا تو کتنا دیا اسکی کسی کو کیا خبر ہاں آپ کے

غلاموں کے نسبت شریفہ سے جگمگاتے بشرے آج بھی بتاتے ہیں کہ تو نے خوش ہو کر دیا ہے تو بہت کچھ دیا ہے۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا وَلَكَ الشُّكْرُ يَا اللَّهُ نَحْمَدُكَ
وَنَشْكُرُكَ يَا رَحِيمُ يَا كَرِيمُ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا مِنْ فَضْلِ جُودِكَ وَارْزُقْنَا مِنْ
لَدُنْكَ كَمَا رَزَقْتَ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِجَاهِ مَنْ بَعَثَهُ
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَطْيَبِهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَرْكَهَا.

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُسْبِغُهُ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا
الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهِ.

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٨٠٥١)	جلد ٨	صفحہ ١٣٩
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحديث (١٣٩١)	جلد ٢	صفحہ ٣٤٢
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٨٣٥٠)	جلد ١٣	صفحہ ٩٢
قال المحقق:	رجالہ ثقات ورجال الثخین		
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (٨٠٠)	جلد ١	صفحہ ٢٣٥
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (٦٥٩)	جلد ١	صفحہ ٢٣٦
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 تم میں سے جب کوئی وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے اور اسے مکمل کرے پھر
 مسجد آئے تو صرف صلاۃ ادا کرنے کے ارادہ سے آئے تو
 ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ ایسے خوش ہوتا ہے جیسے گھر کے لوگ کسی اپنے دور گئے ہوئے
 عزیز کی واپسی پر خوش ہوتے ہیں۔

-☆-

۳۰۷ صفحہ	رقم الحدیث (۲۳۳۲)	مسند ابی داؤد الطیالسی
۴۸۴ صفحہ	رقم الحدیث (۱۶۰۷)	صحیح ابن حبان
	إسنادہ صحیح	قال المحقق:
۴۶۸ صفحہ	رقم الحدیث (۸۰۲)	المستدرک للحاکم
	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ	قال الحاکم:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوْ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ
الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ. فَقَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذِنْتُمُونِي بِهِ
دَلُونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ عَلَى قَبْرِهَا فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک سیاہ رنگ والی عورت مسجد سے (روزانہ) تنکے چنا کرتی تھی، جھاڑو دیا کرتی

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۵۸) واللفظ لہ	جلد ۱	صفحہ ۱۶۰
ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۴۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۰
صحیح سنن ابن داود	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۵۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۱

تھی۔ وہ مرگئی۔ حضور نے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو صحابہ کرام نے عرض کی:
یا رسول اللہ! اس کا انتقال ہو گیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے
مجھے کیوں نہ بتایا؟

مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی صلاۃ الجنازہ ادا کی۔

-☆-

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ (أَوْ شَابًا) فَفَقَدَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا (أَوْ عَنْهُ) فَقَالُوا : مَاتَ، قَالَ "أَفَلَا كُنْتُمْ
أَذْنُمُونِي" قَالَ : فَكَانَتْهُمْ صَغُرُوا أَمْرَهَا (أَوْ أَمْرَهُ) فَقَالَ : "ذُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ" فَذَلُّوهُ.
فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ

إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ "ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا. وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا
لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۰۱۳)	جلد ۴	صفحہ ۷۸
قال شعيب:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۴۶)		صفحہ ۳۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۶۳۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۲۸۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مفقود پایا تو اس کے بارے میں حاضرین سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اس کا انتقال ہو گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی؟
راوی حدیث بیان کرتے ہیں گویا انہوں نے اس کے معاملہ کو بالکل معمولی سمجھا۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے؟

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۲۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۲۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۲
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۲۹۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۳
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحۃ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۲
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۸

انہوں نے اس کی قبر کی نشان دہی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قبر پر (ہی) صلاۃ الجنازہ ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا: بیشک یہ قبور اہل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ان پر میرے صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل نے ان قبور کو ان کیلئے منور فرما دیا ہے۔

-☆-

اللہ کے پیارے حبیب حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ اللعالمین کی خلعتِ زیبا زیب تن فرما کر اس عالم آب و گل میں تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا شفقت و پیار ہیں۔ آپ اپنی امت کے ہر فرد کے خیر خواہ ہیں ان میں سے جو بھی کوئی نیک کام کرتا آپ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور خوشی ہر اہل ایمان کیلئے سعادتوں کی سعادت ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں ملاحظہ کیجئے

ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد شریف میں آتی جھاڑو دیکر چلی جاتی۔ مسجد شریف میں کوئی تنکہ دیکھتی اسے اٹھا کر باہر پھینک دیتی ہے بظاہر یہ ایک معمولی عمل ہے لیکن جو لچپال ہو اس کا کام لچپالی ہی ہوا کرتا ہے اس عمل کو دیکھنے والے افراد تو معمولی سمجھیں لیکن امت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے معمولی نہیں سمجھ رہے آپ کی نگاہ پاک میں اس کی بڑی قدر و منزلت ہے آپ کے معبود حقیقی اللہ جل جلالہ کے گھر کوئی صاف کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر توجہ نہ فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

بہر حال ایک رات اس عورت کا انتقال ہو گیا وہ اس دار فانی کو خیر باد کہہ گئی۔ لوگوں نے اس کی ظاہری صورت کی بنا پر اور معمولی خاندان سے ہونے کی بنا پر اسے کوئی اہمیت نہ دی اور

رات کی تاریکی میں ہی اسے سپرد خاک کر دیا۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے جمیع افراد کے حالات سے باخبر ہیں اس عورت کی حالت بھی آپ سے مخفی نہ تھی لیکن اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے اور اپنی امت کو درس دینے کیلئے آپ نے فرمایا:

أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمْوُنِي؟ تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے۔

یہ عورت کس درجہ خوش بخت تھی کہ اس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ جس کی قبر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جائیں وہ قبر یقیناً رشک ارم ہے اور قبور میں اس کا ایک مقام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر جا کر صلاۃ الجنائزہ ادا فرمائی:

یہ عورت مسجد سے محبت کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی محبت سے محروم نہیں رکھا۔

یہ عورت مسجد کی صفائی کرتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے باطن کو اجلا و مصفا بنا دیا تھا۔

یہ عورت مسجد کی طرف آتی تھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مرنے کے بعد اسکی قبر پر جلوہ گری فرمائی۔

اہل ایمان آئیے! ہم بھی مساجد سے محبت کریں اسکی صفائی و طہارت کا اہتمام کریں۔ یقین رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض مبارک صرف اس دور تک نہ تھا بلکہ یہ فیضان

قیامت تک جاری و ساری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اس عورت کے نبی نہ تھے بلکہ ہر کلمہ گو کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کچھ بعید نہیں کہ آج جو لوجہ اللہ مسجد کی صفائی کرتا ہے کل جب اس کی موت کا وقت آئے گا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر کو بھی کرم نوازیوں سے سرفراز فرمائیں گے۔

صحیح مسلم کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَىٰ أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ:

بیشک یہ قبریں اہل قبور سمیت ظلمتوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے ان پر صلاۃ ادا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان قبور کو ان کیلئے منور فرماتا ہے۔

قبور تاریک جگہیں ہیں یہاں روشنی و نور نام کی کوئی چیز نہیں جو قبر میں چلا گیا وہ تاریکی و ظلمت میں ڈوب گیا ہاں جس خوش قسمت کی قبر پر اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلاۃ ادا کریں اس کیلئے استغفار فرمائیں اس کو اپنی دعاؤں سے نوازدیں اسکی قبر نور سے بھر جاتی ہے اور اس کی قبر نور کا مرکز قرار پاتی ہے۔

آج جنکی بھی قبریں اندر سے منور ہیں وجہ یہ ہے کہ ان پر نور الانوار سیدالابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم ہے نور والی سرکار نے اپنی دعا سے انکی قبر کو منور فرما دیا ہے۔

اے ایمان والے! ایسا کوئی عمل کر لے جس سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو جائیں پھر جب اللہ کے پیارے حبیب راضی ہونگے تو یقین رکھنا کہ وہ تیری قبر پر بھی کرم فرمائیں گے اور اسے انوار و تجلیات سے بھر دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے والے اعمال میں سے ایک عمل مساجد کی صفائی و نظافت ہے۔ آج مساجد سے محبت کر لیجئے اسکی صفائی کا اہتمام کیجئے جو اباً اللہ کے محبوب اپنے جمال جہاں آرا سے تمہاری قبر کو قابل رشک بنائیں گے اور وہ جنت کا حصہ قرار پائے گی۔

ملائكہ مشغول دعاء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :
 إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ
 وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْذِفْ فِيهِ.

سنن ابن ماجه قال المحقق:	رقم الحديث (٤٩٩)	جلد ١	صفحة ٢٣٥
صحیح سنن ابن ماجه قال الالبانی:	رقم الحديث (٦٥٨)	جلد ١	صفحة ٢٣٥
صحیح البخاری	رقم الحديث (٢٢٥)	جلد ١	صفحة ١٥٤
سنن ابی داود	رقم الحديث (٢٦٩)	جلد ١	صفحة ١٨١
صحیح سنن ابی داود قال الالبانی:	رقم الحديث (٢٦٩)	جلد ١	صفحة ١٣٤
سنن الترمذی قال ابو عیسی:	رقم الحديث (٣٣٠)	جلد ٢	صفحة ١٥٠
شرح السنه قال البغوی:	رقم الحديث (٢٤١)	جلد ٢	صفحة ٣٥٤

هذا حديث متفق على صحته

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تم میں سے کوئی بھی صلاۃ ادا کرنے کیلئے مسجد میں داخل ہو تو صلاۃ کی ادائیگی جب

تک اسے مسجد میں روکے رکھے وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

تم میں سے جس نے جہاں صلاۃ ادا کی اور وہ وہاں بیٹھا رہا تو جب تک وہ وہاں بیٹھا

رہے ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما

اے اللہ! اس پر رحم و کرم فرما

اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما

یہ دعائیں جاری رہتی ہیں جب تک کہ وہ صلاۃ ادا کرنے والا بے وضو نہ ہو جائے یا

جب تک کسی کو اذیت نہ دے۔

-☆-

المصنف لعبدالرزاق: رقم الحدیث (۲۲۱۰) جلد ۱ صفحہ ۵۸۰

المصنف لابن ابی شیبہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۳

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۸۱۰۶) جلد ۸ صفحہ ۱۹۶

قال احمد محمد شاكر: حدیث صحیح

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں جب بھی اہل ایمان مساجد میں داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اسکی عنایات کریمانہ کی پھوار شروع ہو جاتی ہے پھر جب تک مساجد میں مشغول عبادت رہیں اللہ کے ذکر کی لذت سے سرشار رہیں یہ رحمتیں اور برکتیں برستی رہتی ہیں۔

كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ:

جب تک اہل ایمان صلاۃ ادا نہیں کر لیتے وہ صلاۃ میں ہیں۔

یعنی صلاۃ الجماعۃ (باجماعت نماز) ادا کرنے میں ابھی نصف گھنٹہ باقی ہے ایک مرد مومن صلاۃ ادا کرنے کی غرض سے مسجد میں آ گیا اور اسکے انتظار میں بیٹھ گیا صلاۃ تو آدھ گھنٹہ بعد ادا کی جائے گی لیکن اللہ الکریم کی کرم نوازی ملاحظہ ہو کہ اس کا یہ آدھ گھنٹہ جو انتظار صلاۃ میں بسر ہو رہا ہے وہ بھی صلاۃ میں شمار ہوگا۔ اسے اس آدھ گھنٹہ میں قیام رکوع و سجود کا ثواب مسلسل ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے گھر، مسجد سے کس درجہ پیار ہے اور جو آدمی اسکے گھر کا رخ کرتا ہے اس پر بھی وہ کتنا شفیق ہو جاتا ہے مسجد داخل ہوتے ہی اسے عبادت کا ثواب دینا شروع کر دیتا ہے۔ فرشتے اس کے اعمال نامہ میں صلاۃ کا ثواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب تک وہ صلاۃ ادا نہ کرے اس کا ثواب مسلسل لکھا جاتا ہے۔

الْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ:

ملائکہ اللہ کی رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں جب تک تم میں سے کوئی اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہے جس جگہ اس نے صلاۃ ادا کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی عنایات و کرم نوازیوں کا سلسلہ صرف صلاۃ ادا کرنے تک نہیں بلکہ یہ سلسلہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے جب تک صلاۃ ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا رہے کرم کی پھوار مسلسل برستی رہتی ہے بلکہ صلاۃ ادا کرنے کے بعد اللہ کی رحمتوں کا جو بن نرالا ہو جاتا ہے اسکے ملائکہ، اسکے نوری فرشتے، معصوم مخلوق دست بدعا ہو جاتی ہے اور عرض کرتی ہے

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ

اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ

اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما،

اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔

یہ خاک کا پتلا کس درجہ فیروز بخت ہے جب عبادت کر کے صلاۃ ادا کر کے اللہ کے گھر میں بیٹھا ہے تو نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں شروع کر دیتی ہے اس کی مغفرت اسکے لئے رحمت اور اسکی قبولیت توبہ کی دعائیں کی جاتیں ہیں۔ اولاد آدم کی کتنی خوش بختی ہے کہ نوری مخلوق اس کیلئے دعائیں کرتی ہے اور جس کے لئے دعائیں فرشتے کریں اس کے مقدروں کی رفعت کا عالم کیا ہوگا۔ یہ فرشتے اللہ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتے تو انکا دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ امتی کس درجہ فائق ہے کہ جس کیلئے اللہ فرشتوں کو حکم دے کہ اس کیلئے دعائیں کرو۔ تو یقین جانئے ایسا آدمی اللہ کی مغفرت اسکی رحمت اور اسکی جانب سے قبولیت توبہ کی سعادت لے کر اٹھتا ہے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحَدِّثَ
فَقِيلَ مَا يُحَدِّثُ! قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرُطُّ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
بندہ جب تک اپنے مصلیٰ میں بیٹھا صلاۃ کا انتظار کرتا ہے تو وہ صلاۃ میں ہی ہے۔

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
مسند ابو عوانہ	رقم الحدیث (۱۳۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۴۴)	جلد ۹	صفحہ ۱۹۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ملائکہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں

اے اللہ! اس کے گناہ معاف کر دے

اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما

فرشتوں کی ان دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جب تک کہ صلاۃ ادا کرنے والا واپس

نہ پلٹ جائے یا بے وضو نہ ہو جائے۔

-☆-

گناہوں کی معافی کا آسان طریقہ:

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ : مَنْ كَانَ كَثِيرَ الذُّنُوبِ وَأَرَادَ أَنْ يَحُطَّهَا عَنْهُ بِغَيْرِ تَعَبٍ

فَلْيَغْتَمِ مُلَازِمَةً مَكَانَ مُصَلَاةٍ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَسْتَكْثِرُ مِنْ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ وَاسْتِغْفَارِهِمْ

لَهُ فَهُوَ مَرْجُوءٌ "اجَابَتُهُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى "وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى"

ابن بطال کہتے ہیں: جو آدمی کثیر الذنوب ہو اور یہ چاہے کہ اس کے گناہ بغیر مشقت

کے مٹا دیئے جائیں تو اسے چاہئے کہ مسجد میں جس جگہ اس نے صلاۃ (نماز) ادا کی ہے صلاۃ ادا

کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہے تاکہ وہ اپنے حق میں فرشتوں کی دعائیں کثیر تعداد میں حاصل

کر سکے اور اپنے حق میں انکا استغفار بھی لے سکے۔ اسے امید رکھنی چاہئے کہ اس کے حق میں

فرشتوں کی دعا قبول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى. ۲

(۱) اعلام الساجد صفحہ ۲۱۴

(۲) سورۃ الانبیاء ۲۱/۲۸

وہ فرشتے سفارش نہیں کرتے مگر اس کی جسے وہ پسند فرمائے۔

شارح بخاری حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے کتنا سھل اور مفید نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔
جس کی زندگی گناہوں اور معصیتوں میں گزر گئی اب اسے آخرت یاد آئی علیم وخبیر اللہ
کی بارگاہ میں حاضری یاد آئی اب اسکی تمنا ہے کہ اسکے گناہ مٹا دیئے جائیں اسکے جرموں پر قلم عفو
پھیر دیا جائے اسکے لئے آسان اور سھل طریقہ یہ ہے کہ

وہ مسجد میں صلاۃ ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے۔ زبان قلب وقلب سے ذکر
کرتا رہے جب تک وہ بیٹھا ہے فرشتے اللہ سے عرض کرتے ہیں: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ**
ارْحَمَهُ.

اے اللہ اس کے گناہ معاف کر دے اے اللہ اس پر رحم فرما دے۔

جب تک یہ بیٹھا رہے گا فرشتوں کی پاک زبان سے اس کیلئے یہ کلمات جاری رہیں
گے۔ فرشتوں کی یہ دعائیں انشاء اللہ رنگ لائیں گی اور اسے گناہوں کے بوجھ سے ہلکا کر دیا
جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَى

فرشتے اسی کیلئے دعائیں اور التجائیں کرتے ہیں جو اللہ کو پسند آتا ہے۔ مسجد میں صلاۃ
ادا کرنے والا اپنی جگہ بیٹھا ہے وعدہ الہی کے مطابق فرشتے اسکے لئے دعاء و استغفار کرتے ہیں
فرشتوں کی دعاء و استغفار سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرتا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے ابتداء میں
اسکے چند گناہ معاف کیے جائیں لیکن جب وہ مسلسل بیٹھا ہی رہے گا اور ہر صلاۃ کے بعد بیٹھے گا تو

یقیناً ایک وقت وہ آئے گا کہ اسکے جملہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اسکی لوح دل کو گناہوں کی ظلمات سے پاک و صاف کر دیا جائے گا۔

ہاں وہ بندہ مومن جو پہلے ہی نیک ہے وہ مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرنے کے بعد وہیں بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اسکے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں یہ دعائیں اس کے درجات کی بلندی کی باعث ہیں اور اسے قرب الہی کی دولت سے سرفراز کرنے کا ذریعہ ہیں۔

اوتاد المساجد

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَادًا، الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُوهُمْ وَإِنْ مَرَضُوا عَادُوهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ ثُمَّ قَالَ جَلِيسُ الْمَسْجِدِ عَلِيٌّ ثَلَاثٌ خِصَالٍ أَحَدُهَا "مُسْتَفَادٌ" أَوْ كَلِمَةٌ "مُحْكَمَةٌ" أَوْ رَحْمَةٌ "مُنْتَظَرَةٌ".

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کچھ لوگ اوتاد المساجد ہیں۔ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہمنشین ہوتے ہیں۔ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی

جلد ۲ صفحہ ۲۹۸

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين

المستدرک

قال الحاكم:

جلد ۲ صفحہ ۳۹۸

صحيح على شرط البخاري ومسلم

تلخيص المستدرک

قال الذهبي:

جلد ۹ صفحہ ۲۰۴

رقم الحديث (۹۶۸۸)

مسند الامام احمد

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ حسن

جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۷

رقم الحديث (۲۰۵۸۵)

المصنف لعبد الرزاق

عیادت، تیمارداری کرتے ہیں، اگر وہ کسی حاجت میں ہوں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا:

جلس المسجد (مسجد میں بیٹھنے والا) تین خصال پر ہے:

۱۔ اخ مستفاد (ایسا بھائی جس سے استفادہ کیا جاتا ہے)

۲۔ کلمہ محکمہ

۳۔ رحمۃ منتظرۃ

اوتاد المساجد:

بعض چیزوں کے بنانے میں میخ (کیل) استعمال ہوتے ہیں مثلاً میز کرسی وغیرہ کے پائے میخ کی وجہ سے پیوست ہوتے ہیں اس میز کے جوڑوں میں کیل استعمال ہوتے ہیں اس میز کا قیام ان میخوں کی وجہ سے ہے اگر یہ نہ ہوں تو میز میز نہ رہے بلکہ منتشر ہو جائے۔ میخ ہی ایسی چیز ہے جس نے ایک میز و کرسی کو قائم رکھا ہوا ہے۔ ان کے اعضا آپس میں ملے ہیں تو میخ کی وجہ سے ان میں اتصال ہے تو میخ کی وجہ سے اور وہ پوری چیز حسن سے آراستہ ہے تو بھی اس میں میخ کا بنیادی کردار ہے۔

مساجد اللہ کے گھر ہیں اور بیت اللہ کی ایک ظاہری تعمیر ہے اور ایک اس کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے۔ ظاہری تعمیر میں دیواریں چھت اور دروازے ہیں ان کو آپس میں پیوست رکھنے کیلئے مختلف قسم کے مصالحہ جات استعمال ہوتے ہیں۔ اس ساز و سامان کی وجہ سے دیواریں ایک دوسرے سے پیوست ہیں اور چھت ان پر قائم ہے۔ اگر یہ سامان کمزور ہو یا یہ اپنی طاقت ختم کر دے تو مسجد کی دیواریں قائم نہ رہ سکیں اور مسجد چھت سمیت گر جائے گی۔

اسی طرح مسجد کی باطنی اور روحانی تعمیر ہے اور اس میں بنیادی کردار اللہ کے مخصوص بندوں کا ہے جنہیں اوتاد المساجد کہا جاتا ہے مسجد کی رونق مسجد کی آباد کاری ان کے دم قدم سے ہے اگر یہ موجود ہیں تو مسجد آباد ہے وہاں ذکر الہی کی کثرت کرنے والے ہیں صلاۃ ادا کرنے والوں کا ایک جم غفیر ہے اگر یہ نہ ہوں تو مسجد کی رونق مانند پڑ جاتی ہے وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں کی قلت ہوتی ہے اگر کوئی آ بھی جائے تو بددلی سے صلاۃ ادا کرتا ہے۔ ایسے خوش قسمت افراد جن سے مسجد کی آباد کاری وابستہ ہے یہ مسجد کی باطنی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں ان کا وجود مسعود سراپا رحمت ہوتا ہے ان کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا ان کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے والا سعادت مند ہوا کرتا ہے یہ اخلاق کے پیکر جن کے انگ انگ میں ذکر الہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اگر ظاہری طور پر کسی ویران و بے آباد جگہ میں فروکش ہو جائیں اور وہاں ظاہری مسجد کا ڈھانچہ تک نہ ہو تو پھر بھی دیکھتے دیکھتے وہ ویران جگہ آباد ہو جاتی ہے اور ان کے دم قدم سے جنگل میں منگل کا سماں ہوتا ہے اور جہاں وہ بیٹھتے ہیں وہ جگہ مسجد کا روپ دھاڑ لیتی ہے اور پھر وہاں صلاۃ ادا کرنے والوں اور سر بندگی جھکانے والوں کی کثرت ہوا کرتی ہے وہ بھی وہاں جام توحید لبوں سے لگاتے ہیں اور مے توحید سے شاد کام ہوا کرتے ہیں۔ ایسے سعید افراد شریعت اسلامیہ کی اصطلاح میں ”اوتاد المساجد“ کہلاتے ہیں۔

الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاءُ هُمْ:

اوتاد المساجد جن سے مساجد کی آبادی وابستہ ہے اتنے خوش نصیب ہوتے ہیں کہ ملائکہ (فرشتے) ان کے ہم نشین و جلیس ہوا کرتے ہیں۔ انسان کے سیرت و کردار کی شناخت اس کے ہم نشین و جلیس سے ہوا کرتی ہے تو جن کے ہم نشین و جلیس اللہ کی نوری مخلوق فرشتے ہوں

توان کی عزت و عظمت کا عالم کیا ہوگا۔

ہر مخلوق اپنی ہم جنس سے محبت کرتی ہے اس کا راہ و رسم اور میل جول اپنی ہی جنس سے ہوا کرتا ہے۔ مثلاً انسان انسان کا ہم نشین ہے تو گھوڑے اور خچر کو گھوڑے اور خچر سے انس و یگانگت ہے۔ یہ فرشتے نوری مخلوق ہیں اور لطیف ہیں انسان خاکی مخلوق کثیف ہے تو فرشتے لطیف ہو کر کثیف کے ہم نشین کیسے ہو گئے تو اس کا جواب بالکل واضح ہے اوتاد المساجد ذکر الہی کی مے سے ہر وقت سرشار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد ان سے کثافت کو آہستہ آہستہ دور کرتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب ذکر الہی سے کثیف انسان لطیف بن جاتا ہے خاکی نوری کا روپ دھار لیتا ہے فرشتی ہو کر عرش کی جانب محور پرواز ہوتا ہے اب جب ایسے افراد کا وجود لطیف ہو گیا تو لطیف مخلوق ان کی ہم نشین ہوئی۔ ان کا وجود خاکی عارضہ سے نکل کر نوری ہو گیا تو نوری مخلوق فرشتے ان کے جلیس ہوئے۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ مسجد شریف میں تشریف فرما ہوتے اور آنے والوں کے دلوں کو مے توحید سے سرشار کر رہے ہوتے کہ اچانک فرماتے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی آرہے ہیں ان کیلئے جگہ کشادہ کر دو تھوڑی دیر کے بعد مفسر قرآن حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آتے۔

ایک دن کسی نے عرض کی حضور! قاضی صاحب ابھی تشریف نہیں لاتے بلکہ وہ مسجد سے باہر ہوتے ہیں آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں؟ تو آپ نے جواباً فرمایا جب میں فرشتوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ کھڑے ہو گئے ہیں تو مجھے علم ہو جاتا ہے کہ قاضی صاحب آرہے ہیں۔

عارف باللہ حضرت مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مسعود لطیف و نوری ہو چکا تھا اس لیے آپ کی نگاہ پاک نوری مخلوق کو دیکھ لیا کرتی تھی۔

إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُوهُمْ:

اوتاد المساجد اگر غائب ہو جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ جب کسی کو کسی سے محبت و انس ہو جاتا ہے تو وہ اس کی جدائی برداشت نہیں کرتا روزانہ اس کی صحبت میں بیٹھنے والا اگر کسی دن اسے نہ پائے تو اس کی کمی محسوس کرتا ہے اور اسکی تلاش و جستجو کرتا ہے۔ مسجد میں اپنا وقت گزارنے والے اور مسجد سے محبت کرنے والے کتنے بخت آور ہیں کہ فرشتے ان کے جلیس ہوا کرتے ہیں اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے انکی کمی محسوس کرتے ہیں کیونکہ اللہ والا جہاں بیٹھ کر ذکر الہی کرتا ہے اس جگہ اس کے انوار سرایت کر جاتے ہیں وہ جگہ باقی جگہوں سے ممتاز ہو جاتی ہیں نوری مخلوق جب اللہ والے کے ذکر و فکر کو دیکھتی ہے اسکی تسبیح و مناجات سے شاد کام ہوتی ہے تو انہیں اس جگہ اس اللہ والے کے انوار بھی نظر آتے ہیں اگر کسی دن وہ کہیں چلا جائے تو فرشتے اس کے انوار والی جگہ میں اسے نہ پا کر اسکی تلاش و جستجو کرتے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ فرشتے جس کی تلاش و جستجو کریں وہ بڑا سعادت مند ہے۔

وَإِنْ مَرَضُوا عَادُوهُمْ:

انسان کو بیماری کا عارضہ لاحق ہوتا رہتا ہے اور بیماری کی تیمارداری کیلئے لوگ آتے رہتے ہیں لیکن بیمار بیمار میں فرق ہوا کرتا ہے اگر بیمار اپنی قوم کا سردار ہے تو پوری قوم تیمارداری کیلئے آتی ہے اگر سرمایہ دار ہے تو سرمایہ والے اس کی تیمارداری کرتے ہیں اگر وہ غرباء و مساکین کا خیر خواہ

اور ہمدرد ہے تو غرباء و مساکین اسکی تیمارداری کرتے ہیں اور اس کیلئے دست بدعا رہتے ہیں۔
 لیکن اوتا و المساجد کی شان نزالی ہے اگر یہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت و بیمار پرسی
 کیلئے کوئی آئے نہ آئے اللہ کے فرشتے ضرور ان کی تیمارداری کرتے ہیں اس آدمی کے
 دار آخرت میں رتبہ و مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جس کی بیمار پرسی کیلئے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں
 کو بھیج دے۔ رحمت والے فرشتوں کا وجود سراپا رحمت ہے یہ جہاں بھی جائیں وہاں رحمت ہی
 رحمت ہوا کرتی ہے تو جو فرشتے تیمارداری کیلئے آئے اگر مریض کی حیا باقی ہے ابھی اس کی
 زندگی کی سانسیں پوری نہیں ہوئیں تو فرشتوں کی تیمارداری سے مرض سے نجات مل جائے گی اگر
 اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ابھی مرض سے شفا کا نہیں تو پھر اسکے درجات کی بلندی یقینی ہے اور اگر اس کی
 زندگی پوری ہو چکی ہے اور اسکے اس جہاں فانی سے جانے کا وقت آچکا ہے تو فرشتوں کی
 تیمارداری کا واضح مطلب ہے کہ وہ اس جہاں سے اپنی نعمت ایمان سلامت لیئے جا رہا ہے اور
 اس جہاں سے ایمان سلامت لے جانا سب سے اہم بات ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
 تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا بَنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ! كَيْفَ
 أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ
 أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوْ جَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا بَنَ آدَمَ! اسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تُطْعَمْنِي
 قَالَ يَا رَبِّ! كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ
 اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أُطْعِمْتَهُ لَوْ جَدْتَهُ

ذَالِكَ عِنْدِي. يَا بَنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ! كَيْفَ اسْقَيْكَ
وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانَ " فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ
لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَالِكَ عِنْدِي؟

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا
اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت کیوں نہیں کی؟
وہ عرض کرے گا اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے میں تیری کیسے عیادت کرتا؟
اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہیں کی کیا تجھے
معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی وہیں پاتا۔

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (1528)	جلد 1	صفحة 282
قال راوه مسلم			
صحیح مسلم	رقم الحديث (2569)	جلد 5	صفحة 150
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (1393)	جلد 1	صفحة 117
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغيب والترهيب / رقم الحديث (952)		جلد 1	صفحة 563
قال الالباني:	صحیح		

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا کیوں نہیں کھلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں آپ کو کیسے پانی پلاتا آپ تو رب العالمین ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تھا تو نے اسے پانی نہیں پلایا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے میرے ہاں پاتا۔

-☆-

اللہ تعالیٰ الصمد ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور لَيْسَ كَمِثْلِهِ

شَيْءٌ " اس کی شان ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ایسے افراد بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیماری کو اپنی بیماری قرار دے رہا ہے۔ تو جو فرزند آدم اپنی خواہشات کو قربان کر دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنی رضا گم کر دے اور اس کے گھر سے محبت کرے اور اس درجہ محبت کرے کہ جب تک ایک دن میں پانچ وقت اس کے گھر حاضری نہ دے لے اسے چین و سکون نصیب نہیں ہوتا۔

اگر کوئی فرزند آدم ان کی تیمارداری نہیں کرتا تو کوئی بات نہیں کیونکہ ان کی تیمارداری

کیلئے نوری مخلوق موجود ہے۔ بلکہ اس حدیث پاک کی روشنی میں یہ الفاظ قابل غور ہیں

أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدَّتَهُ لَوْ جَدْتَنِي عِنْدَهُ.

کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے بھی اس کے ہاں پاتا۔

سبحان اللہ! قادر و قیوم اور بے نیاز اللہ کو اپنے بندے سے کس درجہ پیار ہے کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں ہوتا ہے اور جس کے پاس اللہ تعالیٰ ہو اس کی عظمت و عزت کا کیا کہنا۔

إِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ:

اوتاد المساجد کو اگر کسی چیز کی ضرورت پیش آ جائے اگر کوئی انسان انکی مدد و اعانت کیلئے تیار نہیں تو کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ کے فرشتے انکی مدد کرنے کیلئے تیار ہیں اور فرشتوں کی یہ شان ہے

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ.

اللہ تعالیٰ جو انہیں حکم دیتا ہے اسکی نافرمانی نہیں کر سکتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فرشتے اوتاد المساجد کی مدد و اعانت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس آدمی کے قرب الہی کا کیا کہنا جس کی مدد و اعانت کیلئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

أَخ "مُسْتَفَاد":

مسجد میں بیٹھنے والا مسجد کو اپنا وطن بنانے والا اللہ کی رحمتوں سے یوں لبریز ہوتا ہے کہ اس کا وجود سراپا خیر و برکت بن جاتا ہے اور لوگ خود بخود اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زبان میں وہ برکت رکھ دیتا ہے کہ قریب بیٹھنے والا بھی اس کی برکات سے محروم نہیں رہتا۔

کَلِمَةٌ مُّحْكَمَةٌ:

اوتاد المساجد چونکہ دنیاوی محبتوں سے نکل چکے ہوتے ہیں انکا مطمع نظر اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے اس لیے وہ فانی دنیا کی باتیں نہیں کرتے بلکہ باقی جہاں کی باتیں کرتے ہیں اور سننے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا بلکہ ان کی زبان مبارک سے نکلنے والے الفاظ سننے والے کی تقدیر بدل دیتے ہیں پھر وہ پند و نصائح اس کے قلب میں یوں پیوست ہوتے ہیں کہ اس کا دل بھی فانی لذتوں سے برائت کا اظہار کر دیتا ہے اور پھر وہ بھی باقی جہاں کی لذتوں سے شاد کام ہوتے ہیں۔

اوتاد المساجد مسجد میں بیٹھ کر قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہیں حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے سیرت و کردار کو آراستہ کرتے ہیں یا اپنے اسلاف کے اقوال مبارک سے دل کی کھیتی کو سیراب کرتے ہیں یہ سب باتیں بڑی محکم ہیں۔ قرآن و حدیث اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے یہ دونوں دلوں کو جلا بخشنے کیلئے کافی ہیں اور وہ نفوس قدسیہ جنکے سینے مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منور و فروزاں ہیں انکی باتیں بھی ریا کے داغوں سے پاک ہوتی ہیں اس لیے ان کے اقوال تاثیر سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

رَحْمَةٌ مُّنتَظَرَةٌ:

اوتاد المساجد چونکہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ کر اللہ کے گھر بیٹھے رہتے ہیں اسی کے ذکر میں مست رہتے ہیں تو یقیناً ان پر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے وہ جب بھی بیت اللہ میں بیٹھتے ہیں رحمت الہیہ کے انتظار میں بیٹھتے ہیں رحمت کے انتظار میں بیٹھنا رحمت میں ہی بیٹھنا ہے۔

آگ سے آزادی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا تَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۳۵)	صحیح سنن ابن ماجہ قال المحقق: الصحيح
جلد ۱ صفحہ ۴۳۲	رقم الحدیث (۲۶۵۲)	سنن ابن ماجہ قال محمود محمد محمود: سنن الترمذی
جلد ۱ صفحہ ۲۳۵	رقم الحدیث (۷۹۸)	سنن ابن ماجہ قال الالبانی: سنن الترمذی
جلد ۱ صفحہ ۲۷۴	رقم الحدیث (۶۵۷)	سنن ابن ماجہ قال الالبانی: سنن الترمذی
جلد ۱ صفحہ ۱۳۸	رقم الحدیث (۲۳۱)	سنن ابن ماجہ قال الالبانی: سنن الترمذی

ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جس نے چالیس راتیں مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کی (اس اہتمام کے ساتھ) کہ اس کی صلاۃ العشاء کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے لکھ دیتا ہے کہ یہ آگ سے آزاد ہے۔

-☆-

کسی جرم کی پاداش میں انسان کو جیل جانا پڑ جائے تو وہاں سے آزادی کیلئے ہزاروں جتن کرتا ہے جیل سے باہر آنے کیلئے اپنے تمام ذرائع استعمال کرتا ہے۔ اس کے عزیز واقارب بھی چین سے نہیں بیٹھتے اس کو چھڑانے کیلئے ان کو بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے تو بھی دریغ نہیں کرتے۔

قیامت کا عذاب سخت ترین عذاب ہے قہر خداوندی سے انسان کے پسینے چھوٹ رہے ہونگے جب اسے جرموں کی پاداش میں آگ میں داخل کیا جائے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ اللہ ذوالجلال والاکرام کی نافرمانی کتنی مہنگی ہے۔ اس عذاب سے چھٹکارے کیلئے اس وقت اس سے تمام ذرائع مفقود ہونگے وہ بے بس ہو کر نہایت حسرت سے داخل جہنم ہوگا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عذابِ نار سے رہائی کیلئے ایک سہل اور آسان نسخہ ارشاد فرمایا ہے۔

چالیس دن مسجد جا کر صلاۃ باجماعت یوں ادا کی جائے کہ پہلی رکعت تک فوت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

سبحان اللہ! ایک بندہ مومن کیلئے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی رحمتیں

ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل اللہ تعالیٰ کس درجہ رحیم و کریم ہے کہ چالیس دن صلاۃ باجماعت سے آگ سے رہائی مل جاتی ہے۔

اللہ رحیم و کریم سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ

جو شخص یہ عہد پیمان کر لے کہ وہ چالیس دن صلاۃ باجماعت ادا کرے گا اور اس کی پہلی رکعت بھی صلاۃ الجماعت کے بغیر نہیں گزرے گی اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت شامل حال رہی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت اس کی دستگیری کرتی رہی تو اسے اس نیک عمل کے طفیل ہمیشہ مسجد جا کر صلاۃ الجماعت کی سعادت مل جائے گی اور کریم اللہ کی کرم نوازیاں اسے گناہوں کی آلودگیوں سے بھی محفوظ رکھیں گی۔ پھر وہ ایک مرد مومن کے روپ میں اپنی حیاۃ مستعار کے دن گزارے گا کہ وہ جہاں سے بھی گزر جائے گا اہل ایمان اس کے وجود سے راحت و آرام پائیں گے اور قدسی بھی سلامی کیلئے تیار ہوں گے۔

قیامت کو نور تام

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :
بَشِّرِ الْمَشَائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش خبری سنا دیجئے!
ان افراد کیلئے جو رات کے اندھیروں میں (صلاة کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے مساجد کی طرف چل کر آتے ہیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن مکمل نور ہے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۰
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۵
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

دن اور رات کا نظام سورج کے طلوع و غروب کے ساتھ وابستہ ہے سورج طلوع ہوتے ہی ہر طرف اجالا ہو جاتا ہے۔ روشنی سے ہر چیز نہا جاتی ہے لیکن سورج کے غروب ہوتے ہی تاریکی کا بسیرا ہو جاتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے ہر چیز تاریکی میں ڈوب جاتی ہے ہر طرف ظلمت ہی ظلمت اور اندھیرا ہی اندھیرا ہو جاتا ہے۔

انسانی زندگی خطرات سے عبارت ہے خطرات ہر وقت انسان کے درپے آزار ہیں لیکن دن کی نسبت رات کو اور روشنی کی نسبت تاریکی میں زیادہ خطرات ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کچھ دیوانے ایسے بھی ہیں جنہیں کسی کی کوئی پرواہ نہیں دن ہو یا رات ان کے سروں سے سودائے عشق الہی نہیں نکلتا ان کا کیف انہیں ہر حال میں خراماں خراماں مساجد کی طرف لے جاتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا بندہ عشق الہی کی مے سے مست ہو کر تاریکیوں میں بھی مساجد کا رخ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا کرم اسے محروم نہیں رکھتا بلکہ اتنا کرم فرماتا ہے کہ انسان کو انسان ہوتے ہوئے اپنی تنگ دامانی کا احساس ہوتا ہے۔ ایسے خوش بخت آدمی کیلئے جو تاریکیوں میں اندھیروں میں مساجد کا رخ کرتا ہے اسکی جبین اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں سجدے کرنے کیلئے بے تاب ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوب نوازے گا۔ اسے نور کی نعمت عطا فرمائے گا۔

قیامت کے دن نور کا ہونا ایمان کی نشانی ہے نور اہل ایمان کو نصیب ہوگا۔ اس حدیث پاک سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اندھیری راتوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والے کے ایمان کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے گا۔ کیا صلاۃ ادا کرنے والے کیلئے یہی ایک انعام کافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کی حفاظت فرمائے گا اور وہ دنیا سے باایمان رخصت ہوگا۔

قیامت کے دن جس کے پاس نور کا ایک ذرہ ہوگا وہ بھی رحمت الہی سے معمور ہوگا تو

اندازہ لگائیے جس کے پاس نور تام ہوگا اس پر رحمت الہیہ کا جو بن کیسا ہوگا۔ مسجد سے محبت کرنے والا اور اسکی طرف تاریک راتوں میں چل کر آنے والا اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے مالا مال ہوگا اس کے پاس مکمل نور ہوگا وہ نور نہیں جو ہماری نظر میں تام ہے بلکہ وہ نور جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک میں تام ہے۔

مفہوم واضح ہو مساجد کی طرف چل کر آنے والا نور تام والا ہے اور نور تام والا میدان حشر کے ہول سے محفوظ ہوگا۔ سورج کی تپش اور گرمی سے مامون ہوگا۔ ظل الہی میں بڑے آرام و سکون سے جلوہ گر ہوگا۔ حوض کوثر کے جام لبوں سے لگا رہا ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز ہوگا۔ اسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ میدان حشر میں اس کا سر نوری تاج سے جگمگا جائے گا۔ اسے بڑے امن و عافیت سے پلصراط سے گزار کر داخل جنت کر دیا جائے گا۔

یہ سب برکات نور تام کی ہیں اگر نور تام ہے تو یہ تمام اشیاء بلکہ اس سے بھی مزید اس کے مقدر میں ہونگی۔

اے مساجد سے محبت کرنے والے خوش بخت! دیکھ تیرے پروردگار نے تیرے لئے کتنا کچھ تیار کیا ہے اس محبت میں اضافہ کرتے جانا کہ زندگی کے آخری سانس تک محبت مساجد کے دیپ جلاتے جانا۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور مساجد سے رغبت کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لِيُبَشِّرَ الْمَشَاوُونَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورِ تَامِّ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
قال محمود محمد محمود:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
قال الحاکم:	صحیح علی شرط الشيخین		
تلخیص المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۱۲
قال الذہبی:	علی شرطہما		
المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحدیث (۵۸۰۰)	جلد ۶	صفحہ ۱۳۷
قال المحقق:	حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۷
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۳۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۷
قال المحقق:	صحیح		

رات کے اندھیروں میں (صلاة کی ادائیگی کیلئے) کثرت سے مسجدوں کی طرف آنے والے خوش ہو جائیں کہ ان کیلئے قیامت کے دن مکمل نور ہے۔

-☆-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرما کر اپنی کشت ایمان کو تروتازہ کیجئے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيُضِيُّ لِلَّذِينَ يَتَخَلَّلُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ نُورًا ساطِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو افراد رات کی تاریکی میں کثرت سے مساجد میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لیے قیامت کے دن چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

-☆-

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۰۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۸
قال الہیثمی:	اسنادہ حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۰
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۱۷)		جلد ۱	صفحہ ۲۴۶
قال الالبانی:	اسنادہ حسن		

تاریک راتوں میں مساجد کی طرف چل کر آنے والے خوش بخت افراد کو کامل و مکمل نور تو ملے گا ہی جس سے ان کے چہرے چاند کو شرمسار ہے ہونگے ان کے اعضاء نور میں دھلے ہونگے لیکن اللہ تعالیٰ ان پر مزید کرم یوں فرمائے گا کہ ان کیلئے چمکتے نور سے روشنی فرمائے گا۔

آج اس عالم دنیا میں جب کسی کی بارات گزرتی ہے، دولہا کا چہرہ اندرونی خوشی کے سبب دمک رہا ہوتا ہے لیکن باراتیوں کو اور اہل محبت کو پھر بھی چین نہیں آتا انکا جی نہیں بھرتا۔ پھول کی پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں، قمقمے روشن کیے جاتے ہیں اس گزرگاہ کو سجایا جاتا ہے چمکایا جاتا ہے جہاں سے دولہا نے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ احباب کی محبت کی نشانی ہوا کرتی ہے اور یہ انکی طرف سے واضح اعلان ہوتا ہے ہماری دعا ہے اللہ یہ خوشیاں دائمی عطا فرمائے۔

بلا تشبیہ و تمثیل - اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا مساجد سے محبت کرنے والا تاریک راتوں میں مساجد میں آ کر سر بندگی جھکانے والا قیامت کو خود سراپا نور ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت کا جی نہیں بھرے گا بلکہ اس کا استقبال بھی نور سے ہوگا وہ جہاں سے جہاں سے گزرے گا اس جگہ کو نور کی پتیوں سے مزین کیا جائے گا اور اسکی گزرگاہ کو کرم والے نور سے منور کر دیا جائے گا۔

نُورٌ سَاطِعٌ:

سَطَعَ - سَطَعًا وَسَطُوعًا النُّورُ : اِرْتَفَعَ وَانْتَشَرَ.

سَطَعَ - النُّورُ کا معنی ہے نور کا بلند ہونا اور پھیل جانا۔

قیامت کے دن مساجد سے محبت کرنے والے اور انکو آباد کرنے والے افراد کیلئے بلند

ہو کر پھیل جانے والے نور سے اللہ تعالیٰ روشنی فرمائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس نور کو بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا فرمائیں اس کی بلندی اور اسکے پھیلاؤ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ یعنی وہ جہاں سے جہاں گزرے گا یہ بلند ہونے والا اور پھیل جانے والا نور اس کا استقبال کرے گا۔

دار آخرت کی نعمتوں کو فنا نہیں وہ اللہ الباقی کی کرم نوازی سے باقی اور ابدی ہیں۔ یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ صلاۃ ادا کرنے والا تاریکیوں میں مساجد کا رخ کرنے والے کا جس نور سے استقبال کیا جائے گا وہ نور فانی نور نہیں بلکہ باقی نور ہے تو یہ مساجد کو آباد کرنے والا جہاں جہاں سے گزرے گا وہاں بلند ہو کر پھیل جانے والا نور بھی ہمیشہ رہے گا تا کہ ابد الابد تک جو بھی اسے دیکھے سبحان اللہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ مساجد اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والا یہاں سے گزر گیا ہے۔

وَمَا ذَاكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ.

ظن الہی میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ
وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ
تَحَابَّ فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ
ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ
فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا
فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۳۱۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۹۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۴
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا
میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے
سات خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس دن اس کے ظن
کے علاوہ کوئی ظن نہ ہوگا۔

- ۱۔ عدل و انصاف کرنے والا حکمران۔
- ۲۔ جوان جس کی نشوونما عبادت الہی میں ہوئی۔
- ۳۔ وہ مرد جس کا دل مساجد سے معلق ہے۔
- ۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی اس پر
انکا اجتماع ہو اور اسی پر وہ جدا ہوئے۔

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۲۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصانح النہ	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۲
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۴
التعمید ابن عبدالبر		جلد ۲	صفحہ ۲۸۰
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۶۶۸۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۹

۵۔ وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶۔ وہ آدمی جس نے (اللہ کی راہ میں) صدقہ یوں چھپا کر دیا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے راہِ الہی میں کیا دیا ہے۔

۷۔ وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

-☆-

ظل الہی:

قیامت کے دن سورج آگ برسا رہا ہوگا گرمی اور تپش انتہا پر ہوگی پسینے بہہ رہے ہونگے لیکن کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ یہ ٹھنڈا سایہ راحت و آرام سے لبریز ہوگا جو اس سایہ میں آجائے گا سب غم بھول جائے گا میدان حشر میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہونگے لیکن ظل الہی میں بیٹھنے والے شاداں و فرحاں ہونگے۔

ظل الہی سے مراد کیا ہے؟

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عرش الہی کا سایہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس سایہ کی نسبت اپنی طرف کر دی ہے اس ٹھنڈے سایہ کو ظل الہی کہا گیا ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کو ایک سایہ پیدا فرمائے گا اور اسے شرف

و کرامت بخشنے کیلئے اس کی نسبت اپنی طرف فرمادی ہے۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس کی مراد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں ویسے بھی اُس جہاں میں وہ وہ انعامات ہیں جو آج انسانی عقل و خرد میں نہیں آسکتے۔ حدیث پاک کے یہ الفاظ شاہد ہیں:

مَا لَآ عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ.

جنت میں وہ انعامات ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ کسی بشر

کے دل میں ان کا گزر ہوا۔

جب جنتی انعامات بشر کی فہم و سوچ سے وراء ہیں تو جسے اللہ تعالیٰ نے ظل اللہ کہا ہے وہ

کیسے ذہن میں آسکتا ہے۔ اس لئے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں

ظِلُّ اللَّهِ حَقٌّ وَ كَيْفِيَّتُهُ مَجْهُولَةٌ وَالسَّوَالُ عَنْهَا بَدْعَةٌ

ظل اللہ حق ہے اس کی کیفیت مجہول ہے اس کی حقیقت کے بارے میں سوال کرنا

بدعت ہے۔

یہی وہ سایہ ہے جس میں بیٹھ کر درج ذیل اہل ایمان مزے لوٹ رہے ہونگے:

الْإِمَامُ الْعَادِلُ:

عدل و انصاف کرنے والا حکمران

مسند حکومت پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بچھونا ہے۔ جہاں ہر قسم کے لوگوں کے

مطالبات اور انکی توقعات ہیں ان توقعات کو پورا کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں پھر حکومت کا

نشہ عجب نشہ ہے یہاں آ کر اکثر اللہ کو بھول جاتے ہیں انہیں اپنی موت بھول جاتی ہے وہ ظلم

و عدوان پر اتر آتے ہیں اور ظلم کی چکی یوں پستی ہے کہ الامان الحفیظ۔ طاقت کا نشہ انسان کو

فرعون بنا دیتا ہے۔ اس کا نفس امارہ سرکشی کی حدود کو پھلانگ جاتا ہے جب وہ زیادتی پر آتا ہے تو کسی کو بھی معاف نہیں کرتا۔

نفس امارہ کم تر از فرعون نیست

ہاں وہ خوش قسمت اہل ایمان جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھ کر آپے سے باہر نہیں ہوتے بلکہ اقتدار کو ایک امانت تصور کرتے ہوئے مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے ہیں عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے مخلوق سکھ کا سانس لیتی ہے ہر طرف اطمینان و سکون کی بہاریں ہوتی ہیں ایسے عادل حکمران اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہیں جب تک تمام رعایا کھانا نہ کھالے وہ اپنے حلق سے نوالہ نہیں اتارتے جب تک مظلوم کو انصاف نہ مل جائے انہیں چین نہیں آتا۔ رعایا تو رات آرام سے سوتی ہے لیکن عدل و انصاف کرنے والا حکمران ساری رات رعایا کے غم میں بے قرار رہتا ہے۔ اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار جرم کرے تو اسے بھی سزا دینے سے نہیں ہچکچاتا بلکہ اگر اس کا اپنا بیٹا اس کا جگر پارہ بھی جرم کر لیتا ہے تو اسے بھی سرعام کوڑوں کی سزا دیتا ہے ایسے خوش قسمت افراد کیلئے قیامت کے دن ظل الہی انتظار کر رہا ہوگا۔ جیسے ہی لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے انہیں ظل الہی میں جگہ دے دی جائے گی۔

شَابٌ "نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ:

وہ جوان کتنا سعادت والا ہے جس کی جوانی عبادت الہی میں بسر ہو رہی ہے اس کا دامن معصیتوں کے داغوں سے پاک ہے اس کے چہرے پر اطاعت الہی کا نور ہے وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل میں لگا رہتا ہے اس کا ہر سانس خالق و مالک کے ذکر سے لبریز ہے وہ دنیا کی رنگینوں سے منہ موڑ چکا ہے اسے دنیا اور متاع دنیا سے کوئی سروکار نہیں وہ اللہ الباقی

کی یاد میں مگن ہے۔

اس جوان کے بختوں پر نثار جائیں جس کی جوانی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی میں گزر رہی ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا فدائی ہے وہ سر سے لے کر پاؤں تک سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اس کی آنکھیں خشیت الہی سے جھکی ہوئی ہیں اس اسکی زبان ذکر الہی کے مے سے تروتازہ ہے نفس اور خواہشات نفس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا نفس پوری قوت صرف کرتا ہے کہ اسے مغلوب کر دیا جائے لیکن وہ تائید الہی سے اس درجہ طاقت ور ہے کہ شیطانی و نفسانی قوتیں اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتیں۔

یہ وہ جوان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حقیقی جمال و کمال سے نوازا ہے اس کی آنکھوں کا خماری بتاتا ہے کہ اس کی راتیں جلوہ الہی میں بسر ہوتی ہیں یہ ذکر الہی میں اس درجہ مستغرق ہو چکا ہے کہ اس پر دیوانگی کا گمان ہوتا ہے لیکن سن لیجئے ایسے دیوانے کی ایک دیوانگی پر ہزاروں فرزانے قربان کیے جاسکتے ہیں۔ یہ قرآن کریم سے حد درجہ محبت کرتا ہے قرآنی انوار اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتے ہیں۔ پھر یہ بولتا ہے تو قرآن کریم کی تائید و اعانت سے بولتا ہے اور چلتا ہے تو انوار قرآن کی معیت میں چلتا ہے۔ ایسے ہی خوش قسمت جوان کیلئے قیامت کے دن ظل الہی میں جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے مالا مال ہوگا۔

رَجُلٌ "قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ" بِالْمَسَاجِدِ:

عمارات کو رنگ و روغن کیا جاتا ہے انہیں آراستہ کیا جاتا ہے انکی سجاوٹ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے ان میں قندیلیں لٹکائی جاتی ہیں غالیچے بچھائے جاتے ہیں لیکن جس عمارت میں مکین نہ ہو اسکی یہ سجاوٹ چہ معنی دارد جس عمارت کو کوئی آباد ہی نہ کرے تو یہ اہتمام کس کام کا۔

عمارت کا اصلی حسن اس کے مکین سے ہوتا ہے۔

بیت اللہ - مسجد کی تعمیر کی جاتی ہیں اسے بڑے اہتمام سے بنایا جاتا ہے اس میں قندیلیں تک لٹکائی جاتی ہیں لیکن مسجد کا اصل حسن اس کے آباد کرنے والوں کی وجہ سے ہے مسجد اگرچہ ظاہر طور پر اتنی دل کش نہ ہو لیکن اس کے مکین وہاں صلاۃ ادا کرنے والے تقویٰ و طہارت کی دولت سے آراستہ ہوں ذکر الہی سے شاد کام ہوں وہ مسجد حقیقی طور پر آباد ہے اس مسجد کا حسن ہی حقیقت میں دو بالا ہے۔

وہ آدمی جس کا دل مساجد میں معلق ہے ہر وقت اسے مسجد کا خیال رہتا ہے اگرچہ وہ مسجد سے باہر ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کا دل مسجد میں رہتا ہے اسے سکون ملتا ہے تو مسجد میں اسے آرام ملتا ہے تو مسجد میں وہ مسجد سے دور یوں ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی سے دور ہوتی ہے ایسے آدمی کو رجل "معلق بالمساجد کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

مسجد میں قندیل سے مسجد منور ہوتی ہے اس میں اجالا ہوتا ہے لیکن مسجد کی حقیقی قندیل اس آدمی کا دل قرار پاتا ہے مسجد کے روحانی ماحول کو اس کا دل یوں منور کرتا ہے جیسے ظاہری ماحول کو قندیل منور کرتی ہے۔ مساجد میں حقیقی اجالا ایسے ہی افراد کی وجہ سے ہے یہ جیسے ہی مسجد میں داخل ہوتے ہیں مسجد میں ایک عجب کیف چھا جاتا ہے دلوں کے پیمانے چھلک اٹھتے ہیں انکی آمد سے ماحول جگمگ جگمگ کر اٹھتا ہے دلوں کی زبانیں فوراً سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد کرتی ہیں۔

قیامت کے دن ایسے افراد کو بھی ظل الہی میں جگہ دی جائے گی۔

رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ:

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ایک دوسرے سے محبت بہت بڑی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے

ایک کلمہ گو کی اپنے دوسرے کلمہ گو بھائی سے محبت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے۔ وہ محبت جو حرص و لالچ کے بغیر ہو اور اس محبت میں ذاتی مفاد نہ ہو تو یہ محبت اللہ تعالیٰ کو بڑی محبوب ہے اور ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرماتا ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 إِنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ فَأَرْصَدَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا
 أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ
 نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ
 قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۳۱
قال شعيب الارونو:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۳۵۰)		صفحہ ۱۲۸
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۳۲۶۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۵۱
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۲۶۲)	جلد ۹	صفحہ ۱۶۴
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۶۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۷
تہذیب الترغیب والترہیب			صفحہ ۴۳۷

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے ایک بھائی کی دوسرے گاؤں میں زیارت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی گزرگاہ میں ایک فرشتے کو مقرر فرما دیا۔ جب وہ زیارت کرنے والا اس فرشتے کے قریب آیا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ تو اس نے کہا میرا ایک بھائی اس گاؤں میں ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے۔ فرشتے نے کہا کیا تجھ پر اس کا کوئی احسان ہے کہ جس کا تو بدلہ چکانا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ کی رضا کیلئے اس سے محبت کرتا ہوں۔

فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں سن لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے ایسے محبت کرتا ہے جیسے تو اپنے اس بھائی سے محبت کرتا ہے۔

-☆-

غور کیجئے! حدیث پاک میں مذکور آدمی صرف اللہ کی رضا کیلئے اپنے ایک دینی بھائی سے ملنے کیلئے نکلتا ہے تو اسکی راہ میں فرشتہ کھڑا اس کا انتظار کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے رضا الہی کیلئے اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سن لے اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے ایسی ہی محبت فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لوجہ اللہ اپنے بھائی سے محبت کرنے والے سے محبت کرنا قیامت کو ظل الہی میں جگہ دے دے گا جسے عرصہ محشر میں ظل الہی نصیب ہو وہ بڑا سعید ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مستحق ہے۔

رَجُلٌ "دَعَتْهُ امْرَأَةٌ" ذَاتَ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ:

عورت کا فتنہ اعظم فتنہ ہے۔ اس فتنہ سے بچ نکلنے والا کامل الایمان ہوا کرتا ہے۔ عورت

کے مکر و فریب سے محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت کے بغیر ناممکن ہے۔

منصب و جمال والی عورت خود دعوت دے ایسی صورت میں ظاہری طور پر کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ انسان نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنا دین و ایمان ضائع کر جاتا ہے۔ ایسے نازک لمحات میں جو اپنے نفس پر قابو پالے اور کہہ دے

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

تو یقیناً وہ آدمی تائید ایزدی سے مالا مال ہے اور اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کے حصار میں ہے۔

رَجُلٌ "تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا:

آدمی اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرے لیکن چھپا کر کرے کسی کو خبر نہ ہو ایسا آدمی یقیناً ریا کاری جیسی فتیح بیماری سے پاک ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ہے وہ کسی سے داد کا طلبگار نہیں اور نہ دنیا میں سخی کے لقب سے مشہور ہونا چاہتا ہے۔ اس کا مطمع نظر صرف اور صرف اللہ ذوالجلال والا کرام کی رضا ہے۔ ایسا آدمی جب صدقہ کرتا ہے اور اتنا چھپا کر کرتا ہے کہ اس کے ایک ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کیا صدقہ کیا ہے یہ سعید روح قیامت کے دن ظل الہی کے مزے لے رہی ہوگی۔

اتنا چھپا کر کرنا کہ بائیں ہاتھ کو علم ہی نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

اس کی ایک صورت بہت واضح ہے کہ انسان اپنی رقم سے کچھ رقم نکالتا ہے اور اسے دیکھے اور گنے بغیر صدقہ کر دیتا ہے تو اس نے کتنے پیسے صدقہ کیے اسکی اسے بھی خبر نہیں جب اسے خود خبر نہیں تو پھر اس کے بائیں ہاتھ کو کیسے خبر ہوگی۔ ایسا کرنے والا یقیناً پروردگار عالم کے

خصوصی انعامات کا مستحق ہوگا۔

رَجُلٌ " ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ:

خلوت میں بیٹھ کر یوں ذکر الہی کیا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

جلوت کی بجائے خلوت میں ذکر کئی فوائد کا حامل ہے۔ یہ ریا کاری کے عیب سے معزاً

ہوتا ہے۔ دلجمعی نصیب ہوتی ہے یکسوئی وہ نعمت ہے جو کسی کسی کو ملا کرتی ہے۔ عالم تنہائی میں بیٹھ

کر ذکر الہی کرنا اور پھر اللہ کی محبت یوں غالب آئے کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں بہت

بڑی سعادت ہے۔ ایسے سعید آدمی کیلئے بھی ظل الہی ہوگا۔

ضیافت الہیہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ
غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كَلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام (صلوات کی ادائیگی کیلئے) مسجد گیا تو اللہ تعالیٰ جتنی مرتبہ وہ صبح یا شام
مسجد کی طرف گیا، کے بدلے اس کی جنت میں مہمانی فرمائے گا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۵
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲
قال البغوی:	حدیث متفق علی صحیحہ		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۹۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۷۰)	جلد ۳	صفحہ ۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۵۷)	جلد ۹	صفحہ ۵۱۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

جنت میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارشیں ہونگی۔ انسانی تصورات سے بڑھ کر وہاں نعمتیں ہونگی۔ جنت جنت ہے اس کی ہر نعمت حقیقی نعمت ہے اور اس کا ہر کمال حقیقی کمال ہے۔

ان ساری نعمتوں سے اس نعمت کا درجہ بہت بلند ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ اپنی طرف فرمادے ساری نعمتیں جملہ اکرامات اللہ تعالیٰ کے ہیں لیکن ان میں سے جس نعمت و کرم کو وہ اپنا کہہ دے یقیناً وہ نعمت و کرم باقی انعامات سے فائق و برتر ہے۔

جنت میں اس خوش بخت کے بختوں تک کسی کی رسائی ہے جس کے بارے میں خالق

و مالک فرمائے۔

میں اس کی ضیافت و مہمانی کروں گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اس کیلئے ہے جو وہ صبح و شام اللہ کے گھر، مسجد کی طرف کشاں کشاں جاتا ہے اس دنیا میں جتنی مرتبہ وہ اللہ کے گھر جائے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اتنی ہی مرتبہ اس کی ضیافت و مہمانی کا اہتمام فرمائے گا۔

کھانے کی لذت اپنی جگہ لیکن کھلانے والے ہاتھ کی لذت و کیف کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جنت کی نعمتیں اپنی جگہ لیکن اللہ تعالیٰ کی ضیافت و مہمانی کے کیف و سعادت کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اے بندہ مومن! آج اللہ کے گھر سے رشتہ استوار کیجئے۔ مسجد سے محبت کیجئے صبح و شام قصداً بیت اللہ کی زیارت کیجئے اس میں صلاۃ ادا کیجئے۔ اس پاک و طیب جگہ سے تعلق و رشتہ ختم نہ کیجئے تو یقین رکھیے اللہ قادر و قیوم قیامت کے دن رشتہ و تعلق ختم نہیں فرمائے گا کیونکہ یہ بات اس کے کرم سے بعید ہے کہ کوئی اسے اس جہاں فانی میں یاد کرے تو وہ غیر فانی جہاں میں اسے یاد نہ کرے۔

اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِنُورِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رات کی تاریکی میں چل کر (صلاة کی ادائیگی کیلئے) مسجد آیا تو وہ قیامت کے دن نور کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۴۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۳
قال الارنوط:	صحیح بشواہد		
مجمع الزوائد	رواہ الطبرانی ورجالہ ثقات	جلد ۲	صفحہ ۳۳
قال البیهقی:			
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۸
قال الالبانی:	صحیح		

سبحان اللہ!

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات بہت بڑی سعادت ہے کہ اس سے بڑھ کر سعادت اور کون سی ہوگی اور یہ وہ بڑا انعام ہے کہ اس کے سامنے جملہ انعامات ہیچ نظر آتے ہیں۔ خاک کے پتلے کیلئے اللہ عزوجل کا یہ لطف و کرم، فرزند آدم پر اللہ تعالیٰ یہ عنایات، اس لطف و کرم اور عنایات پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔

اللہ رب العزّة سے ملاقات؟ اللہ اکبر

آج کسی دنیاوی حکمران سے ملاقات کا وقت طے ہو تو انسان کورات کو نیند نہیں آتی ساری رات اس ملاقات کے تصور میں گم رہتا ہے اور یہ تصور ملاقات اسکی پلکوں سے نیند چھین لیتا ہے۔

احکم الحاکمین رب العالمین سے ملاقات یوم قیامت کو یہ تصور بھی اہل ایمان کی پلکوں سے نیند اڑا دیتا ہے۔ رات بھر کروٹیں بدلتے ہیں تو اللہ وحدہ لا شریک کا ذکر کرتے ہیں ٹھنڈی راتوں کو اٹھ کر وضو کر کے مصلیٰ پر کھڑے ہو جاتے ہیں احکم الحاکمین سے مناجات کا لطف ولذت لیتی ہیں۔

اس رب العالمین اور خالق ارض و سما کا وعدہ ہے جسے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا: مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِنُورِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

جورات کی ظلمت و تاریکی میں عازم مسجد ہوا تو وہ قیامت کے دن عزت و جلال والے

اللہ سے نور کی معیت میں ملاقات کرے گا۔

تاریک رات میں اللہ کے گھر، مسجد میں جبین بندگی جھکانے کیلئے آنے والا یہ مت سمجھے کہ اس کا یہ عمل ہر کسی سے مخفی ہے ہو سکتا ہے اعزہ واقارب سے یہ عمل پوشیدہ رہ جائے لیکن جس خالق و مالک کے گھر جا کر سجدہ ریزیاں کرتا ہے اس خالق و مالک سے یہ عمل پوشیدہ نہیں بلکہ اس کا یہ عمل اللہ رب العزت کی خصوصی رحمتوں سے لبریز ہو کر لکھا جا رہا ہے۔

یہ جہان جہان فانی ہے ناپائیدار اور ختم ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ابدی و سرمدی ہے غیر فانی ہے اس جہان فانی میں تاریک رات میں مسجد جا کر سر بندگی جھکانے والے کو اللہ الباقی باقی جہاں میں ملاقات کا شرف بخشے گا۔ جب کسی بڑے سے ملاقات ہوتی ہے تو انسان کے چہرے کی رونق قابل دید ہوا کرتی ہے خوشی و مسرت کے سوتے اس کے بشرے سے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ الباقی سے ملاقات کے وقت اس مومن کی ملاقات یوں ہوگی کہ اس کے اطراف میں نور ہی نور ہوگا نور کی معیت میں شرف ملاقات بخشا جائے گا۔ گویا وحدہ لا شریک سے ملاقات کے وقت اس عبادت گزار کے چہرے سے نور چھن چھن کر باہر آ رہا ہوگا بلکہ جملہ اعضاء نور کی پھوار سے لبریز ہوں گے۔

ایک عظیم بشارت:

اس حدیث پاک میں غور کیا جائے تو رات کی تاریکی میں مسجد جانے والے کیلئے ایک بہت بڑی نوید ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ کیونکہ قیامت کو نور اسے ہی ملے گا جو دنیا سے باایمان جائے گا۔ اب رات کو اٹھ کر مسجد جا کر صلاۃ ادا کرنے والا وہ خوش نصیب ہے کہ وعدہ الہی ہے کہ اس کا ایمان سلامت رہے گا اور اسکی دنیا سے رخصتی ایمان سے ہوگی۔

فَلَکَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ صلاۃ سے افضل

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيَمَا سِوَاهُ؛ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةً
فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أَفْضَلُ مِنْ مِئَةِ أَلْفِ فِيَمَا سِوَاهُ.

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۱۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۱
الترغیب والترہیب	جلد ۲	صفحہ ۱۷۲
سنن ابن ماجہ	جلد ۲	صفحہ ۱۸۶
قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	جلد ۱	صفحہ ۴۲۱
قال الالبانی: الارواء الغلیل	جلد ۴	صفحہ ۳۴۱
قال الالبانی: تحفة الاشراف	جلد ۲	صفحہ ۲۲۹
مسند الامام احمد	جلد ۱۱	صفحہ ۵۱۶
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

میری مسجد میں ایک صلاۃ (نماز) دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے سوائے

مسجد حرام کے اور

مسجد حرام میں ایک صلاۃ دیگر مساجد میں ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے بہتر ہے۔

-☆-

مسجد حرام مکہ مکرمہ کی وہ مبارک مسجد ہے جس میں کعبہ مشرفہ ہے۔ اہل ایمان اس کعبہ کی جانب رخ کر کے صلاۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ اہل ایمان کا قبلہ ہے۔ اسی مسجد مبارک میں مقام ابراہیم بھی ہے جس کے بارے میں اللہ ذوالجلال والا کرام کا ارشاد گرامی ہے:

فَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّا

مقام ابراہیم کو جائے صلاۃ بناؤ۔

یہ مسجد مبارک پہلے ہمارا قبلہ نہ تھی بلکہ پہلے ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا اسی کی جانب رخ کر کے صلوات ادا کی جاتی تھیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند لگی کہ اہل ایمان کا قبلہ مسجد حرام ہو جائے اور آپ نے اپنا چہرہ بار بار آسمان کی طرف بلند کیا۔ فوراً جبریل امین وحی الہی لے کر آ گئے

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام کا بطور قبلہ ہونا پسند ہے) اس لیے اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اے مسجد حرام! تیری جلالت شان پر قربان جائیں تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر انتخاب میں آگئی ہے۔ ہمارا قبلہ تو بیت المقدس تھا لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو پسند آگئی اس لیے اللہ تعالیٰ نے تجھے اہل ایمان کا قبلہ مقرر کر دیا۔ تجھے جو شرف و بزرگی ملی یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر پاک کا فیضان ہے۔ نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری ایک صلاۃ کو ایک لاکھ صلاۃ سے افضل و برتر کر دیا۔

مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کے برابر

عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدَسِ قَالَ : هُوَ
 أَرْضُ الْمُحْشَرِ وَأَرْضُ الْمَنْشَرِ، أَيُّوهُ فَصَلُّوا فِيهِ فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ
 قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَتَحَمَّلَ إِلَيْهِ؟
 قَالَ : مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَأْتِيَهُ فَلْيُهْدِ إِلَيْهِ زَيْتًا يُسْرَجُ فِيهِ فَإِنَّ مَنْ أَهْدَى
 إِلَيْهِ زَيْتًا كَانَ كَمَنْ قَدَّ آتَاهُ.

مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۷۰۸۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۵۲۳
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۵۸۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۶۷۵
قال السیثمی:	ورواه ابو یعلیٰ بمامہ من حدیث ميمونه زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلم		
	ورجالہ ثقات		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۳۹۸)	جلد ۱۸	صفحہ ۶۰۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۳۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۵۵)	جلد ۲۵	صفحہ ۳۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۸۰۸۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۹۹

ترجمة الحديث:

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں فتویٰ دیجئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ارض المحشر اور ارض المنشر ہے وہاں جاؤ اور صلاۃ ادا کرو کیونکہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! جو وہاں جانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا جو وہاں (بیت المقدس) جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہاں وہ تیل بطور ہدیہ بھیج دے تاکہ اس سے چراغ فروزاں ہوں کیونکہ جس نے وہاں ہدیہ تیل بھیجا وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے وہاں حاضری دی۔

-☆-

فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ:

بیت المقدس مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ہزار صلاۃ کی طرح ہے۔ مسجد اقصیٰ اہل ایمان کا قبلہ اول ہے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا دیگر مساجد میں ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کی طرح ہے۔ یہی وہ مبارک مسجد ہے کہ معراج کی رات حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مسجد میں تشریف لے گئے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی امامت فرمائی۔ یہی وہ عظیم المرتبت مسجد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے بارے میں فرمایا:

الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ

مسجد اقصیٰ وہ مسجد ہے جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں۔

یہ سرپا خیر و برکت مسجد مسلمانوں کا قبلہ اول اس میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ ادا کرنے کے مترادف ہے۔ یعنی اگر کسی آدمی نے مسجد اقصیٰ جا کر ایک صلاۃ الفجر ادا کی تو اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار صلاۃ الفجر کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور جس نے ایک پورے دن کی صلوات (پانچ نمازیں) ادا کیں تو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہزار دن کی صلوات (پانچ ہزار نمازوں) کا ثواب عطا فرمائے گا۔

مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ سے بہتر

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ قَالَ: جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي، أَيَنْ تُرِيدُ، فَقُلْتُ: إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَقَالَ إِلَى تَجَارَةٍ؟ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَصَلِّيَ فِيهِ فَقَالَ،
صَلَاةٌ هُنَا - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ هُنَا - يُرِيدُ إِيْلِيَا.

ترجمہ الحدیث:

حضرت الارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں
میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور نے

سلسلہ الاحادیث الصحیحہ رقم الحدیث (۲۹۰۲)	جلد ۶	صفحہ ۹۴۶
المستدرک للحاکم	جلد ۴	صفحہ ۶۳۱
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ	
تلخیص المستدرک	جلد ۳	صفحہ ۵۰۴
قال الذہبی:	صحیح	
المعجم الکبیر للطبرانی	جلد ۱	صفحہ ۳۰۶
مجمع الزوائد	جلد ۳	صفحہ ۶۷۲
قال الہیثمی:	ورجال الطبرانی ثقات	

مجھ سے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟

میں نے عرض کی ”بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تجارت کی غرض سے جانا ہے؟ میں نے عرض کی نہیں! لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں وہاں صلاۃ ادا کروں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں مسجد نبوی میں ایک صلاۃ وہاں بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

-☆-

ابھی پچھلی حدیث پاک میں ملاحظہ کر چکے ہیں کہ بیت المقدس میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک ہزار صلاۃ کے برابر ہے۔ اس حدیث پاک میں ہے کہ مسجد نبوی میں ایک صلاۃ ادا کرنا بیت المقدس میں ایک ہزار صلاۃ سے افضل ہے۔

تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ (ہزار کو ہزار سے ضرب دیجئے) مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و برتر ہے۔ اس بات کو تھوڑا اور عام فہم لیجئے

حدیث پاک میں مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کی طرح ہے تو

مسجد اقصیٰ میں	دو صلاۃ	دو ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	دس صلاۃ	دس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پچاس صلاۃ	پچاس ہزار صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	سو صلاۃ	ایک لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	پانچ سو صلاۃ	پانچ لاکھ صلاۃ کی طرح ہے
مسجد اقصیٰ میں	ایک ہزار صلاۃ	دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے

اب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی دوبارہ پڑھیے
 صَلَاةٌ هَهُنَا - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ هَهُنَا - يُرِيدُ اَيْلِيَا.
 میری مسجد نبوی میں ایک صلاۃ مسجد اقصیٰ میں ہزار صلاۃ سے بہتر ہے۔ مسجد اقصیٰ میں
 ہزار صلاۃ کا اجر دس لاکھ صلاۃ کی طرح ہے تو مسجد نبوی میں ایک صلاۃ (جو مسجد اقصیٰ کی ہزار
 صلاۃ کے برابر ہے) کا اجر و ثواب دس لاکھ صلوات (نمازوں) سے افضل و اعلیٰ ہے۔
 مسجد حرام میں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و برتر ہے وجہ واضح
 ہے کہ مسجد حرام ہمارے آقا و مولیٰ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند آگئی جو مسجد
 اللہ کے محبوب کو پسند آئے وہاں ایک صلاۃ ادا کرنا ایک لاکھ صلاۃ ادا کرنے سے افضل و اعلیٰ
 ہے۔ مسجد حرام ہمارا قبلہ نہ تھا بلکہ ہمارا قبلہ بیت المقدس تھا۔ اس مسجد حرام سے اللہ کے محبوب
 کو پیار ہو گیا تو رب تعالیٰ نے اسے قبلہ قرار دیا۔

فَلَنُؤَلِّبَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

ہم آپ کا قبلہ وہ مقرر کرتے ہیں جو آپ کو پسند ہے (چونکہ آپ کو مسجد حرام پسند ہے)
 اس لیے آپ اپنا چہرہ بوقت صلاۃ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

اے اہل ایمان! اپنے ایمان سے پوچھیں جو مسجد اللہ کے محبوب کو پسند ہو وہاں تو ایک
 لاکھ صلاۃ کا اجر و ثواب ہے اور جس جگہ وہ خود رہتے ہوں اور جہاں آپ نے قیامت تک آرام
 کرنا ہو وہاں ثواب کم ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تو اس صحیح حدیث پاک نے بات بالکل واضح کر دی
 کہ مسجد نبوی کی ایک صلاۃ بقیہ مساجد کی دس لاکھ صلوات سے افضل و اعلیٰ اور شان والی ہے۔

یاد رہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیوں اور رسولوں سے افضل و برتر

ہیں۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت باقی تمام امتوں سے افضل و اعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے افضل و اعلیٰ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد، مسجد نبوی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مسجدوں سے افضل و اعلیٰ شان والی ہے۔

مرتب احقر العباد محمد کریم سلطانی کہتا ہے

چند سال قبل مدینہ منورہ حاضری کا اتفاق ہوا۔ رات عشاء کی صلوٰۃ کے بعد جب حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بند کر دیا جاتا ہے مسجد شریف سے فارغ ہو کر بازار کتابوں کی دوکان پر چلا گیا۔ وہاں سلسلۃ الاحادیث الصحیۃ جلد ششم نظر آئی اور اسے خرید کر اپنے ہوٹل کے کمرے میں آ گیا۔

رات گئے تک اس کتاب کو پڑھتا رہا تو جب اس حدیث

صَلَاةٌ هُنَا - يُرِيدُ الْمَدِيْنَةَ - خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ هُنَا - يُرِيدُ اِيْلَيْنَا.

تک پہنچا تو یہاں رک گیا اسے دوبارہ بلکہ سہ بارہ پڑھا اور ہوٹل کے کمرے میں دو رکعت نفل شکرانہ ادا کیئے۔

اتفاق سے حضور سیدی و ابی زید مجدہ مدینہ منورہ حاضر تھے۔ صبح صلوٰۃ الفجر کے بعد کتاب لے کر ان کے کمرے میں چلا گیا اور کتاب حضور کے سامنے رکھ دی۔

آپ نے دیکھ کر میرے سر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور میرا ہاتھ چوم لیا اور فرمایا:

بیٹا! کل تم نے روزہ رکھنا ہے؟ میں نے عرض کی کل نہ پیر ہے نہ جمعرات کل بدھ ہے کل

کے روزہ میں کیا حکمت ہے؟

آپ نے فرمایا:

بیٹا! ہم نے ابھی چند دن یہاں رہنا ہے ہم جمعرات کو روزہ رکھ لیں گے اور تمہاری پرسوں بروز جمعرات واپسی ہے اس لیے تم کل روزہ رکھ لو اور فرمایا:

اس حدیث پاک کی روشنی میں اللہ کے کرم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت و شفقت سے امید رکھنا

مدینہ منورہ کا ایک روزہ دس لاکھ روزہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

تین مبارک مساجد کی طرف سفر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِي هَذَا وَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَ مَسْجِدِ الْأَقْصَى .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۳۹۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۸۳
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۰
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۶۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۹۱
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۱۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۸
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۵۸۸۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۸۳
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ اسناد سابقہ		
مسند الحمیدی	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۱
قال البيهقي:	اخرجه البخاري ومسلم في الصحيح		
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۹۱۵۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۳۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۹
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر نہ کیا جائے مگر تین مساجد کی طرف۔ میری مسجد۔ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تین مساجد کی جلالت شان کی وجہ سے ایسا انداز اختیار فرمایا۔ واقعی یہ مساجد افضل المساجد ہیں۔ دنیا کی کوئی بھی مسجد ان مساجد کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ایک مسجد میں ہزار صلاۃ کا اجر و ثواب تو ایک مسجد میں لاکھ صلاۃ سے زائد اجر و ثواب تو ایک مسجد میں دس لاکھ صلاۃ سے بہتر اجر و ثواب۔

لیکن اس حدیث پاک کا یہ مفہوم لینا کہ کوئی اور سفر جائز نہیں اس نظریہ کا اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اگر یہی مفہوم ہے کہ صرف ان تین جگہ سفر جائز ہے تو اسلام ایک متحرک دین نہیں رہے گا پھر یہ دین راہبوں کے دین سے مشابہ ہو جائے گا۔ یہ دین ایک متحرک دین ہے اور اس دین نے فلاح و خیر سے بھرپور کئی سفر کیے جاتے ہیں۔

طلب علم کیلئے سفر:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

ترجمة الحديث:

جو کسی راستہ میں چلا کہ اس سے علم حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت جانے کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔

صفحہ ۲۸۴	جلد ۱	رقم الحدیث (۸۴)	صحیح ابن حبان
			قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرطہما
صفحہ ۲۷۵	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۹)	شرح السنۃ للبعوی
		حدیث حسن	قال المحقق:
صفحہ ۳۱۴	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۶۴۳)	سنن ابی داؤد
صفحہ ۴۰۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۶۴۴)	صحیح سنن ابی داؤد
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۹۴	جلد ۴	رقم الحدیث (۲۶۵۵)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن	قال الترمذی:
صفحہ ۵۷	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۶۴۶)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۴۶	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۶۹۹)	صحیح مسلم
صفحہ ۱۳۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۵)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث الصحیح	قال محمود محمد محمود:
صفحہ ۹۲	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۸۵)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۳۷۸	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۲۵۱۰)	تحفة الاشراف

علم کیلئے سفر کرنا محمود و مستحسن ہے۔ ایسے مسافر کا اللہ جنت جانے کا راستہ آسان کر دیتا

ہے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی سنیئے آپ فرماتے ہیں: رَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ ۱

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے صرف ایک حدیث پاک کی خاطر حضرت

عبد اللہ بن انیس تک ایک ماہ کا سفر کیا۔

-☆-

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تھے۔ دین متین سے انہیں کس درجہ الفت و پیار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے کس درجہ محبت و چاہت تھی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حدیث پاک ہے وہ اس جگہ رہتے ہیں جہاں جانے کیلئے ایک ماہ کا سفر درکار ہے تو یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشق حدیث نبوی میں سرشار ہو کر اور طلب علم کے جذبہ سے لبریز ہو کر ایک ماہ کا سفر کر کے حضرت عبد اللہ بن انیس کے پاس پہنچتے ہیں اور ایک حدیث پاک کا علم حاصل کر کے واپس آتے ہیں۔

یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو سمجھتے تھے اور یہ زیادہ فیضان نبوت سے لبریز تھے۔ ان کا ہر قدم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اور آپ کے ارشادات کے موافق ہوا کرتا تھا۔

(۱) صحیح البخاری باب الخرج فی طلب العلم ۴۱/۱

سفرِ ہجرت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا.

اور جو اپنے گھر سے نکلے ہجرت کرتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر اسے (راہ میں) موت آجائے تو اس کا اجر اللہ (کے ذمہ کرم) پر ہے اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

-☆-

مسلمین حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے کی نیت کر کے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے تھے اور یہ سفر ہجرت بڑا مبارک اور خیرات سے لبریز سفر ہے۔ دورانِ سفر اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔ جس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لے اسکی رفعت شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِلدُّنْيَا يُصِيبُهَا . أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ .

صحیح البخاری رقم الحدیث (۵۴) جلد ۱ صفحہ ۳۰
صحیح مسلم رقم الحدیث (۱۹۰۷) جلد ۴ صفحہ ۱۶۴

(۱) سورۃ النساء ۴/۱۰۰

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی تو جس

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۹۱
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۰۵۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۶
الارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۳۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۳۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۰
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۰)		جلد ۱	صفحہ ۱۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۳۳۹)	جلد ۴	صفحہ ۴۸۸

نے ہجرت کی اللہ اور اسکے رسول کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہے اور جس نے ہجرت دنیا کیلئے کی تاکہ اسے پائے یا کسی عورت کیلئے تاکہ اس سے شادی کرے تو سن لیجئے اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

-☆-

مہاجر صحابہ کرام کا کتنا اجر ہے اگر تین مساجد کے علاوہ دیگر سفر ممنوع ہوتے تو مہاجر کو اتنا بڑا اجر ہرگز نہ ملتا۔

سفر جہاد:

..... سَمِعْتُ أَبَاهُ رَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

إِنَّمَا نَزَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ "بِي وَتَصْدِيقٌ" بِرُسُلِي، أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۸۷۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۱۵۷)	جلد ۷	صفحہ ۱۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۱۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۳۸۳)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۳
قال البيهقي:	حدیث الکلم رواہ البخاری صحیح		

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اس آدمی کا ضامن و کفیل ہے جو اس کی راہ میں گھر سے نکلتا ہے اور اسے مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق ہی جہاد کیلئے نکالتی ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ میں اسے گھر لوٹاؤں اجر و غنیمت کے ساتھ یا اسے جنت میں داخل کر دوں۔

(حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) اور اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں کسی بھی لشکر جہاد سے پیچھے نہ رہتا اور یقیناً میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔

جو جہاد کیلئے سفر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن و کفیل بن جاتا ہے۔ اگر اس جہاں میں رہنا باقی ہے تو اسے اجر و ثواب کے ساتھ مال غنیمت بھی دے گا اگر اگلے جہاں جانے کا فیصلہ ہے تو اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔

اگر ان تین مساجد کے علاوہ سفر ممنوع و حرام ہوتا تو ملت اسلامیہ جہاد نہ کرتی اور اللہ تعالیٰ جہاد کرنے والے کا کبھی بھی کفیل و ضامن نہ ہوتا اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی لشکر جہاد میں روانہ ہوتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خیبر جا کر جہاد کیا۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تبوک جا کر جہاد کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سب سے

پہلے، غزوہ بدر میں شرکت کی

کیا کوئی اہل ایمان سوچ سکتا ہے کہ یہ سفر ممنوع و حرام ہیں۔ العیاذ باللہ من ذالک۔ مقصد صرف ان تین مساجد کی شان و عظمت بیان کرنا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخصوص انداز میں ان کی جلالت شان بیان کی لیکن کم فہمی نے ان مساجد کے علاوہ ہر سفر کو ممنوع قرار دے دیا۔

قبور کی زیارت کیلئے سفر:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ إِلَّا فَرُورُوهَا.

میں نے تمہیں قبور کی زیارت سے روکا تھا اب قبور کی زیارت کیا کرو۔

بعض امور ابتداء اسلام میں اور حکم رکھتے تھے بعد میں اس سابقہ حکم کو منسوخ کر کے نیا حکم فرما دیا گیا۔ انہیں امور میں زیارۃ قبور بھی ہے۔ ابتداء اسلام میں اس سے منع کیا گیا لیکن بعد میں اس کی اجازت مرحمت فرمادی گئی۔

اب دنیائے اسلام کے مسلمین قبور کی زیارت کیلئے جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کا اجر و ثواب پاتے ہیں۔

اب ایک مسلم کا گھر قبور سے فاصلہ پر ہے اور اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے تو اسے بلا روک ٹوک اجازت ہے۔ اسی طرح ایک مسلم کفار کے اس علاقہ میں رہتا ہے جہاں مردوں کو جلا دیتے ہیں اور اس کے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کی تڑپ ہے تو وہ اس ارشاد گرامی پر عمل کرنے کیلئے اگر

کسی دوسرے شہر بھی جاتا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ان قبور کی اپنی اپنی حیثیت ہے لیکن سید العالمین فخر آدم و بنی آدم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس کی شان سب سے نرالی اور جداگانہ ہے۔ اب اگر کوئی مسلم اس پاک جگہ کی زیارت کی نیت سے گھر سے چلتا ہے اگرچہ اسے کئی شہر عبور کرنا پڑیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایسا کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا ہے اور عامل بالسنۃ کا اجر و ثواب سب سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔

آئیے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ کریں اور اس سے اپنی کشتِ ایمان کو تروتازہ کریں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّمَ أَخَاهُ الْقُرْآنَ حَبَّتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى قَبْرِهِ كَمَا يَحُجُّ النَّاسُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ ۚ

الحديث صحيح: قال الالباني، رجاله كلهم ثقات غير ابن شبيب قال في طبقات الأصبهانيين (٢٢٣): محمد بن عبد الرحيم بن شبيب ابو بكر، توفي سنة ست وتسعين ومائتين، كان من ائمة القراء، حدث عن عثمان بن ابي شيبة وابن ماسر جس، واسحاق بن اسرائيل ومشكدانه ومما لم نكتب الا عنه ٢.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) لمحات الانوار للغافق المتوفى (۶۱۹ھ) رقم الحدیث (۱۰۵) جلد ۱ صفحہ ۹۱

(۲) تعلیق لمحات الانوار الدكتور رفعت فوزی عبدالمطلب جامعہ ام القرى - مكة المكرمة

نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی بھائی کو قرآن سکھایا ملائکہ اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں جیسے لوگ بیت اللہ الحرام کی زیارت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ! لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے والا کتنا خوش نصیب ہے کہ ملائکہ (فرشتے) اس کی قبر کی زیارت کرتے ہیں۔ وہ معلم قرآن جس کی قبر کی زیارت فرشتے کریں جو ہر کام اللہ کے حکم سے کرتے ہیں تو ایک مسلم بھائی اس کی قبر کی زیارت کیلئے کیوں نہ جائے جبکہ قبور کی مطلقاً زیارت کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے۔ جس نے ایک بھائی کو قرآن کی تعلیم دی اس کی قبر کا یہ عالم ہے کہ وہ زیارت گاہِ قدسیاں ہے تو جس ذات اقدس و اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ انور میں قرآن اتر اور انہوں نے ایک کو قرآن نہیں سکھایا بلکہ سب مسلمین کو قرآن کی تعلیم دی تو ان کے روضہ اقدس پر قدسیوں کے ہجوم کا عالم کیا ہوگا۔ اب اگر کوئی کلمہ گو حضور فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اقدس و اطہر کی زیارت کیلئے جاتا ہے تو اس پر اللہ ذوالجلال والا کرام کی رضا کے انوار کا عالم کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پر دل و جان سے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی زندگیاں آپ کے ارشادات پر قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تبلیغ دین کیلئے سفر:

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَأَمَرَهُ أَنْ

يُدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ

فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيْبِ قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خط مبارک دیکر ایک آدمی کو بھیجا اور اسے
حکم دیا یہ خط بحرین کے گورنر کو دیا جائے تو بحرین کے گورنر نے اسے کسریٰ تک پہنچایا۔ جب
کسریٰ نے اسے پڑھا تو اس نے اسے چاک کر دیا۔ راوی کا گمان ہے کہ حضرت ابن مسیب
نے یہ کہا، خط مبارک چاک کرنے کی خبر پہنچنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کیلئے دعائے
قہر فرمائی کہ انہیں ریزہ ریزہ کر دیا جائے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحرین اپنے ایک صحابی کو بھیجتے ہیں تاکہ آپ کا
مکتوب مبارک گورنر بحرین تک پہنچا دے۔ تو کیا سینکڑوں میل کا سفر جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق ہو بے کار جائے گا اور اس سفر کو بھی ممنوع اور حرام قرار دیا جائے
گا۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۶
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۴۶۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۶۸
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۵۸۳۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۶

اس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک سفر مبارک ہمارے ہزاروں سفروں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر اہل ایمان کو دین کی تفہیم کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رہے ایک مومن و مسلم کا ہر سفر خیرات و برکات سے لبریز ہوتا ہے اور اس کا کوئی بھی سفر ثواب و اجر کی نیت کے بغیر نہیں ہوتا اسے علم ہے کہ اگر میں علم کے حصول کیلئے سفر کروں گا تو فرشتے اپنے پروں سے سائیاں تان دیں گے اور اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کی راہ آسان کر دے گا۔

اگر ہجرت کرنی ہے تو اسے مہاجر الی اللہ و رسولہ کا اجر و ثواب ملے گا۔ اگر سفر جہاد کیلئے نکلتا ہے تو شہادت کا سودا سر میں لیکر نکلتا ہے پھر اللہ الکریم کی مرضی جو چاہے عطا فرما دے۔

اگر تبلیغ دین کیلئے نکلتا ہے تو تبلیغ کا اجر و ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

ایک اور مفہوم:

حدیث شدّ رحال کا ایک اور مفہوم ذکر کیا جاتا ہے کہ ان مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف حصول ثواب کیلئے سفر ممنوع ہے۔ یہ مفہوم بھی شریعت اسلامیہ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں قابل قبول نہیں ہے۔

مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر:

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَالِہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِی بَیْتِہِ ، ثُمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ ، فَصَلَّى فِیْہِ صَلَاةً ، كَانَ لَہُ
كَأَجْرِ عُمْرَةٍ .

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قباء آیا وہاں اس نے صلاۃ ادا کی تو
اسے عمرہ جتنا اجر ملے گا۔

۱۷۸ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۷۸۳)	الترغیب والترہیب قال المحقق:
۱۸۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۳۱۲)	سنن ابن ماجہ قال محمود محمد محمود:
۲۲۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	صحیح سنن ابن ماجہ قال الالبانی:
۲۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۶۹۵)	سنن النسائی
۲۳۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۹۸)	صحیح سنن النسائی قال الالبانی:
۹۸ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۶۵۷)	تحفة الاشراف
۲۰۲ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۵۹۲۳)	مسند الامام احمد قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح



عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ؛ أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ.

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (١٤٨٢)	جلد ٢	صفحة ١٤٤
قال المحقق:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٢٣)	جلد ١	صفحة ٣٢٨
قال الترمذی:	حديث حسن غريب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٢٣)	جلد ١	صفحة ١٩٣
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٣١١)	جلد ٢	صفحة ١٨٩
قال محمود محمد محمود:	الحديث الصحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١١٦٤)	جلد ١	صفحة ٢٢٢
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٥٥)	جلد ١	صفحة ٤٢
اسنن الکبری للبيهقي	رقم الحديث (١٠٢٩٥)	جلد ٥	صفحة ٢٠٨

ترجمة الحديث:

حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نے بیان فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مسجد قباء میں ایک صلاۃ (نماز) عمرہ کی طرح ہے۔

یعنی مسجد قباء میں ایک صلاۃ ادا کرنے سے عمرہ کا اجر و ثواب مل جاتا ہے۔

اب اگر کوئی مومن عمرہ کا ثواب لینے کیلئے مسجد قباء کی طرف سفر کرتا ہے تو کیا یہ اس کا سفر ممنوع قرار پائے گا۔ ہرگز نہیں بلکہ اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا اور اسے عمرہ کا اجر و ثواب عطا کیا جائے گا۔ ایک آدمی علاقہ بدر میں رہتا ہے اور وہ گھر سے مسجد قباء کی نیت کر کے اپنی سواری، کار پر (جہاں جنگ بدر ہوئی) آتا ہے اور صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس آدمی کی صلاۃ کو کوئی بھی مسلمان ناقص یا ممنوع نہیں قرار دے سکتا کیونکہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَا كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا
وَمَا شِيًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَفْعَلُهُ.

جلد ۲ صفحہ ۱۷۹

الترغيب والترهيب رقم الحديث (۱۷۸۵)

صحیح

قال المحقق:

جلد ۳ صفحہ ۱۸۴

رقم الحديث (۱۳۹۹)

صحیح مسلم

ترجمة الحديث:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء آتے کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل اور حضرت عبد اللہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مسجد کی طرف ہر ہفتہ کے دن آئیں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تو اس مسجد کی طرف سفر کر کے صلاۃ ادا کرنا بہت بڑا اجر و ثواب ہو عمرہ کا ثواب تو ہے ہی سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجر و ثواب بھی مل جاتا ہے۔

عامل بالسنة حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اس عمل کو مسجد قباء میں حاضری کو جاری و ساری رکھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ متین کی صحیح سمجھ کی سعادت عطا فرمائے۔

ہمارے ایک محبت والے برطانیہ میں رہتے ہیں وہ چند سال پہلے ملنے کیلئے آئے میں نے ان سے احوال پوچھے تو دورانِ گفتگو انہوں نے بتایا مسجد میری رہائش سے 60 یا 80 کلومیٹر دور ہے۔ مجھے جب کبھی شوق آتا ہے تو میں اپنی گاڑی پر بیٹھ کر 60 یا 80 کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد جا کر صلاۃ ادا کرتا ہوں۔

اب غور کیجئے! ایسے جذبہ والا مسلم اگر صلاۃ الجماعة کی سعادت کیلئے مسجد جاتا ہے اور وہاں جانے کیلئے اسے 60 یا 80 کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑتا ہے یہ نہیں کہ اس کا یہ سفر بے کار گیا

اور یہ سفر سفر معصیت ہوگا بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ رب العزۃ اس کے اس جذبہ پر اسے بہت زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ وہاں اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ اخلاص و اللہیت سے لبریز جب بندہ مومن مسجد کا رخ کرتا ہے تو رحمت الہیہ کا نزول جو بن پر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے مساجد سے محبت عطا فرمائے اور انکی طرف جانے کا جذبہ صادقہ عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

ان تصریحات کی موجودگی میں اب حدیث شدّ رحال کا یہ مفہوم لینا کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور طرف سفر کرنا حرام و ممنوع ہے اور وہ سفر سفر معصیت ہے اس مفہوم کا مزاج شریعت اور تعلیمات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مسئلہ کی وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا اِعْتَكَا فِى الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۷۸۶)	جلد ۶	صفحہ ۲۶۷
قال الالبانی:		
سنن الکبریٰ للبیہقی	جلد ۴	صفحہ ۵۱۹
رقم الحدیث (۸۵۷۴)		
المعجم الکبیر للطبرانی	جلد ۹	صفحہ ۳۵۰
رقم الحدیث (۹۵۱۱)		
المصنف لعبدالرزاق	جلد ۴	صفحہ ۳۴۸
رقم الحدیث (۸۰۱۶)		
المصنف ابن ابی شیبہ	جلد ۳	صفحہ ۹۱

ترجمة الحديث:

اعتکاف نہیں مگر تین مساجد میں۔

یہاں بھی ان تین مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی فضیلت کا اظہار مقصود ہے اور بس۔ تو کیا دنیا کی باقی مساجد میں اعتکاف ممنوع و حرام ہے اور باقی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے والے گناہ کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

جب دیگر مساجد میں اعتکاف حرام و ممنوع نہیں تو کسی اور طرف سفر بھی حرام و ممنوع نہیں ہاں جیسے ان مساجد میں اعتکاف بیٹھنا دیگر مساجد کے اعتکاف سے افضل و برتر ہے اسی طرح ان تین مساجد کی طرف سفر کرنا بھی افضل و برتر ہے۔

-☆-

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے فرمان ذیشان سے کسی حدیث کی خود تشریح فرمادیں تو پھر کسی کو رائے زنی کا اختیار نہیں وہ امت کے والی اور ہم سب کے خیر خواہ ہیں نبوت و رسالت کے تاج مرصع سے مزین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضاحت ملاحظہ ہو:

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ خَيْرَ مَا رَكِبْتُ إِلَيْهِ الرَّوَّاحِلُ مَسْجِدِي هَذَا وَالْبَيْتُ الْعَتِيقُ.

جلد ۴ صفحہ ۲۹۵

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۶۱۶)

باب ذکر المساجد المستحب للمرء المرحلة إليها۔

قال الارنؤوط: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 جن جگہوں کی طرف قافلے چلتے ہیں (سفر کیا جاتا ہے) ان میں سے بہتر میری یہ مسجد
 اور بیت عتیق (مسجد حرام) ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! بات بے غبار ہوگئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں
 دیگر جگہوں کی طرف سفر کو ممنوع اور حرام نہیں کیا بلکہ اجازت دی ہے اور ان مساجد کی طرف سفر
 کو باقی سفروں سے بہتر و افضل قرار دیا ہے۔

فَلَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الشُّكْرُ يَا رَبَّ
 الْعَالَمِينَ بِبُرْكَهٍ مِّنْ اتَّخَذْتَهُ حَبِيبًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ وَصَحْبِهِ مِنْ
 الصَّلَوَاتِ أَطْيَبِهَا وَمِنِ التَّسْلِيمَاتِ أَزْكَاهَا.

صفحہ ۵۳۹

جلد ۱۱

رقم الحدیث (۱۳۷۱۸)

مسند الامام احمد

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح

صفحہ ۶ بالفاظ مختلفہ

جلد ۴

مجمع الزوائد

رواه احمد والطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن

وقال السیثمی:

باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر کی اہمیت

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ.

ترجمہ الحدیث:

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: آگ میں داخل نہ ہوگا جو (بقیہ صلوات پر مداومت کے ساتھ خصوصی اہتمام سے) طلوع شمس سے پہلے صلاۃ (الفجر) اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے صلاۃ (العصر) ادا کرتا ہے۔

-☆-

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
قال الالبانی	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

طلوع شمس سے پہلے اور غروب شمس سے پہلے یہ دو وقت ایسے ہیں کہ ان میں صلاۃ ادا کرنا نفس پر بہت شاق گزرتا ہے۔ طلوع شمس سے پہلے نیند زوروں پر ہوتی ہے بستر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ اس وقت بندہ مومن اٹھتا ہے اسے نیند سے زیادہ اللہ الواحد کی رضا محبوب ہے محبت الہی کے نشہ سے سرشار ہو کر وضو کرتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے بقیہ اہل اسلام کے ساتھ صلاۃ الفجر ادا کرتا ہے، یہ مومن اس قابل ہے کہ اسے انعامات سے نوازا جائے۔

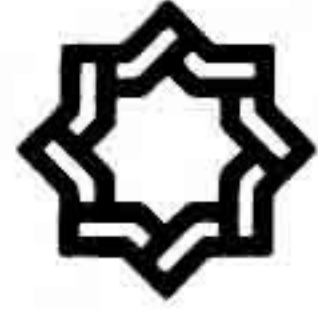
غروب شمس سے پہلے عموماً کاروبار زوروں پر ہوتا ہے رات آنے سے پہلے کام سمیٹنا ہوتا ہے اس وقت صلاۃ العصر کے لئے وقت نکالنا شیوہ ایمانی ہے۔ اللہ رب العزۃ کا ارشاد گرامی ہے:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى

صلوات (نمازوں) پر مدوامت اختیار کرو خصوصاً صلاۃ وسطی (نماز عصر) پر۔ جو مرد مومن اس صلاۃ کو بڑے اہتمام سے ادا کرتا ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ اسے بھی انعامات سے نوازا جائے۔

درج بالا حدیث پاک میں ایسے اہل ایمان کیلئے نوید ہے کہ وہ آگ سے محفوظ رہیں گے اور عذاب آگ سے کوسوں دور ہوگا۔

-☆-



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَاتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باری باری آتے ہیں تم میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اور وہ صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر تم میں رات گزارنے والے فرشتے عروج کرتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے تم میرے بندوں کو کس حال میں

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		

چھوڑ کر آئے ہو؟ تو وہ جواباً عرض کرتے ہیں: ہم انہیں اس حال میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے۔

باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ لَا تَوَهُمَا وَلَوْ حُبًّا.

ترجمہ الحدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر میں شرکت کا کس درجہ اجر ہے تو وہ ضرور ان میں شریک ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل ریگ کر آنا پڑے۔

-☆-

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۴۴)	صحیح سنن ابن ماجہ
	صحیح التعلیق علی ابن ماجہ	قال المحقق:
صفحہ ۲۳۳	جلد ۱ رقم الحدیث (۷۹۶)	سنن ابن ماجہ
	صحیح	قال المحقق:
صفحہ ۲۴۴	جلد ۱ رقم الحدیث (۸۰۳)	صحیح سنن ابن ماجہ
	صحیح	قال الالبانی:



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَثْقَلَ
الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَ
تَوَّهُمَا وَلَوْ حَبْوًا .

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: بیشک منافقین پر بوجھل ترین صلاۃ، صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر ہے اگر انہیں علم
ہو جائے کہ ان میں شرکت کا کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور شریک ہوں اگرچہ گھٹنوں کے
بل چل کر نہ آنا پڑے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵)	جلد ۱	صحیح سنن ابن ماجہ
قال المحقق:			
الارواء	رقم الحدیث (۳۸۶)		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۷۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۸۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۵
قال الالبانی:	صحیح		



عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الصُّبْحِ فَقَالَ: شَاهِدَ فُلَانٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ شَاهِدَ فُلَانٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهَا وَلَوْ حَبَوًّا عَلَيَّ الرَّكْبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَيَّ مِثْلَ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيلَتُهُ لَأَبْتَدَرْتُمُوهُ وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَخِدَّةً وَصَلَاةً مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثِيرٌ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.

ترجمة الحديث:

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صلاۃ الفجر پڑھائی پھر حضور نے فرمایا کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک ہوا؟ صحابہ نے عرض کی نہیں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پھر) فرمایا: کیا فلاں آدمی صلاۃ میں شریک

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷

ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 اگر تمہیں علم ہو کہ ان دوصلوات میں کس درجہ اجر و ثواب ہے تو تم ضرور شریک ہو اگرچہ
 تمہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔ بیشک صفِ اول صفِ ملائکہ کی طرح ہے۔ اگر تمہیں علم
 ہو کہ پہلی صف میں شرکت کا کیا درجہ ہے تو تم جلدی جلدی اس صف میں شرکت کرو۔ بیشک ایک
 آدمی کی دوسرے کے ساتھ صلاۃ اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پاک ہے اور آدمی کی دو آدمیوں
 کے ساتھ صلاۃ ادا کرنا ایک آدمی کے ساتھ صلاۃ ادا کرنے سے زیادہ پاک ہے۔ صلاۃ میں جتنی
 تعداد زیادہ ہوگی اتنی ہی اللہ کو محبوب ہوگی۔

-☆-

مسجد میں

عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے

نصف رات عبادت کا ثواب اور

فجر کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے

پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ
وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ.

ترجمہ الحدیث:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابی داؤد - رقم الحدیث (۵۵۵) جلد ۱ صفحہ ۱۶۵

قال الالبانی: حسن

سنن ابی داؤد رقم الحدیث (۵۵۵) جلد ۱ صفحہ ۲۰۷

جس نے صلاۃ العشاء باجماعت ادا کی گویا اس نے نصف رات قیام (عبادت) کا ثواب پایا اور جس نے عشاء اور فجر باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام (عبادت) کا اجر و ثواب پایا۔

-☆-

اے ایمان والے! اپنی قسمت پر ناز کر کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بن مانگے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بنا دیا ہے۔ یہ سب شرف اور سب عزتیں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہونے کے ناطے ہیں۔ پہلی امتیں رات رات بھر عبادت کرتیں تو انہیں اس کا اجر و ثواب ملتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس خیر الامم پر یہ لطف و کرم فرمایا کہ جو بھی مسلمان رات عشاء کی صلاۃ مسجد جا کر باجماعت ادا کرتا ہے اور اللہ رب العزۃ اسے آدھی رات کی عبادت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جو آدمی عشاء کی صلاۃ کے ساتھ فجر کی صلاۃ مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری رات عبادت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

ان احادیث مبارکہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم آخرت میں جنت اور جنت کی بہاریں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے بنایا ہے۔ ایک ایک عمل پر اتنا اجر و ثواب اللہ اکبر!

یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی ہے اے اہل ایمان! آئیے اللہ ذوالجلال والاکرام سے عہد کریں اے خالق و مالک پہلی کوتاہیاں اور لغزشیں اور معصیتیں معاف فرما۔ آئندہ سے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ عشاء اور فجر کی صلاۃ باجماعت قضا نہیں ہوگی زندگی کے جتنے سانس باقی ہیں تیری توفیق و امانت سے صلاۃ الجماعت ادا کرتے ہیں گے۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنی رحمتوں سے مالا مال فرما۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنی بندگی کی توفیق و سعادت عطا فرما۔

ای ارحم الراحمین! ہمیں اپنی یاد کا کیف اور سجدوں کا لطف عطا فرما

یہ تو سعادت صرف اس کیلئے ہے جو عشاء اور فجر کی صلاۃ مسجد جا کر باجماعت ادا کرتا

ہے تو اس آدمی کی سعادتوں کا اندازہ لگائیے جو فجر و عشاء باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساری

رات بندگی کے مزے لوٹتا ہے۔ رات بھر اس کے دل کی تار اللہ اللہ کے نغمے چھیڑتی ہے وہ صلاۃ

التہجد کو بھی پابندی سے ادا کرتا ہے۔ سحری کے استغفار کو بھی جانے نہیں دیتا اور رات کی طویل

گھڑیوں میں اللہ کے حضور دست بدعا بھی رہتا ہے۔

مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ
 تنہا پچیس صلوات (نمازیں)
 ادا کرنے سے بہتر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : صَلَاةُ
 الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بَضْعًا
 وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۴۲)	صحیح سنن ابن ماجہ قال المحقق:
	صحیح	
	رقم الحدیث (۵۶۸)	صحیح ابی داود
جلد ۱ صفحہ ۲۲۹	رقم الحدیث (۷۸۶)	سنن ابن ماجہ قال المحقق:
	الحدیث متفق علیہ	
جلد ۱ صفحہ ۲۴۲	رقم الحدیث (۷۹۳)	صحیح سنن ابن ماجہ قال الالبانی:
	صحیح	
جلد ۱ صفحہ ۲۰۷	رقم الحدیث (۶۴۷)	صحیح البخاری
جلد ۱ صفحہ ۳۲۹	رقم الحدیث (۱۲۷۶)	سنن الداری
جلد ۲ صفحہ ۱۰۱	رقم الحدیث (۶۴۹)	صحیح مسلم

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا صلاۃ باجماعت ادا کرنا اس کے گھر میں تنہا اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے ۲۰ سے کچھ اوپر درج ہے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۱
قال ابو عیسیٰ:	هذا حدیث حسن صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۰۹)	جلد ۹	صفحہ ۳۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۳۵۲)	جلد ۹	صفحہ ۳۹۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۶۹۰)	جلد ۹	صفحہ ۵۵۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۳۳)	جلد ۹	صفحہ ۵۷۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		

اسلام ایک اجتماعی دین ہے یہ دین پوری انسانیت کے بھلے کیلئے آیا ہے اور جو خوش قسمت افراد اس نور بھرے دین کی سنہری لڑی میں پروے جاتے ہیں اسلام ان پر خصوصی توجہ اور شفقت فرماتا ہے۔

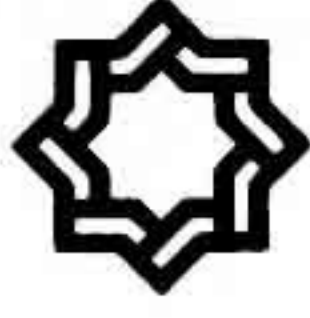
اگر تنہا صلاۃ کا حکم ہوتا تو اکثر حضرات اس کی ادائیگی سے غافل ہو جاتے اور یہ غفلت انکی اُخروی محرومی کا ذریعہ بن جاتی اس نقصان سے بچاؤ کیلئے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلاۃ باجماعت کا حکم دیا ہے کہ کمزور ارادے والے بھی اس کی ادائیگی کے خوگر ہو جائیں۔

نورانی ماحول میں اذان کی پیاری آواز کانوں کے ذریعے دل میں اتری جا رہی ہو اور نبی کریم و حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی جوق در جوق مسجد کا رخ کر رہے ہوں تو اگر کوئی آدمی سستی کے مرض میں مبتلا ہو تو وہ بھی اس ماحول سے متاثر ہو کر مسجد کا رخ کرے گا اور ہو سکتا ہے اسے صلاۃ باجماعت میں سجدہ کا وہ کیف نصیب ہو جائے کہ پھر عمر بھر اللہ کی بارگاہ میں جھلکنا اس کی طبیعت ثانیہ بن جائے۔

انسان تنہا ۲۰ سے زائد صلوات ادا کرے لیکن باجماعت ایک صلاۃ ان انفرادی ۲۰ سے زائد صلوات سے بہتر ہے۔

ذَالِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ.

-☆-



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنْ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۲۰۲۳)	جلد ۵	صفحة ۳۹۱
قال المحقق:	اسناده صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحديث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحة ۲۰۸
صحیح سنن ابی داود	رقم الحديث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحة ۱۶۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (۶۳۹)	جلد ۲	صفحة ۱۱۲
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۷۳۲۳)	جلد ۷	صفحة ۲۳۳
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحديث (۴۷۷)	جلد ۱	صفحة ۱۶۵
صحیح ابن خزيمة	رقم الحديث (۱۳۹۰)	جلد ۲	صفحة ۲۷۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا اسکے گھر میں یا بازار میں تنہا ادا کرنے سے پچیس گنا

زیادہ درجہ ہے۔

یہ اس وجہ سے کہ

صلاۃ ادا کرنے والوں میں سے کوئی جب وضو کرے اور احسن طریقے سے وضو کرے

پھر مسجد کی طرف آئے مسجد آنے کا ارادہ صرف صلاۃ ادا کرنے کیلئے ہو تو اس کے مسجد داخل

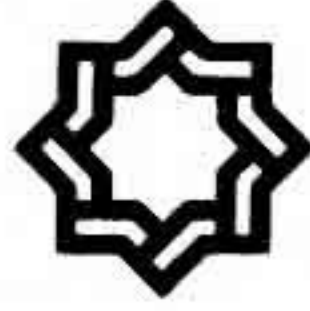
ہونے تک وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اللہ اس کے ذریعے اس کا درجہ بلند کرے گا اور اس کے

ذریعے اس کا گناہ معاف فرمائے گا۔

اور جب وہ مسجد میں داخل ہوگا تو جب تک صلاۃ کی ادائیگی اسے مسجد میں روکے رکھے

گی اس وقت تک وہ مسلسل صلاۃ میں ہی ہے۔

-☆-



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضَعُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ” وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ“
فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ وَلَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظِرَ الصَّلَاةَ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (٦٣٤)	جلد ١	صفحہ ٢٠٤
سنن ابی داود	رقم الحديث (٥٥٩)	جلد ١	صفحہ ٢٠٨
صحیح ابی داود	رقم الحديث (٥٥٩)	جلد ١	صفحہ ١٢٦
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (٦٣٩)	جلد ٢	صفحہ ١٠١
سنن الترمذی	رقم الحديث (٦٠٣)	جلد ٢	صفحہ ٢٩٩ مختصراً
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		
الموطأ لالامام مالک			صفحہ ٥٤
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٤٩٩)	جلد ١	صفحہ ٢٣٥

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گھر میں صلاۃ ادا کرنے اور بازار میں صلاۃ ادا کرنے سے اس آدمی کی صلاۃ پچیس درجے زیادہ اجر رکھتی ہے جو مسجد میں باجماعت صلاۃ ادا کرتا ہے۔
یہ ایسے کہ

جب وہ وضو کرے تو احسن طریقے سے وضو کرے تو پھر صلاۃ کی ادائیگی کیلئے (مسجد کی طرف) نکلے اس کے نکلنے کا قصد صرف صلاۃ کی ادائیگی ہو تو جو بھی وہ قدم اٹھائے گا تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ جب وہ صلاۃ ادا کرے گا تو ملائکہ (فرشتے) اس کیلئے صلوات بھیجتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنی صلاۃ کی جگہ میں رہے گا۔

اے اللہ! اس پر صلوات نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما
جب تک وہ صلاۃ کا انتظار کرے گا صلاۃ میں رہے گا۔

-☆-

قال محمود محمد محمود: الحديث متفق عليه

جلد ۱ صفحہ ۵۸۰

المصنف عبدالرزاق رقم الحديث (۲۲۱۰)

جلد ۱ صفحہ ۴۰۲

المصنف لابن ابی شیبہ



عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی باجماعت صلاۃ (نماز) اس کی گھر میں تنہا صلاۃ سے پچیس درجے زائد ہے۔

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۴۲)	صحیح سنن ابن ماجہ
	صحیح	قال المحقق:
جلد ۱ صفحہ ۱۵۲		التعليق الرغيب
	رقم الحدیث (۵۶۹)	صحیح ابی داود
جلد ۱ صفحہ ۲۴۲	رقم الحدیث (۶۴۷)	صحیح سنن ابن ماجہ
	صحیح	قال الالبانی:
جلد ۱ صفحہ ۲۳۰	رقم الحدیث (۷۸۸)	سنن ابن ماجہ
	الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ جُزْأً.

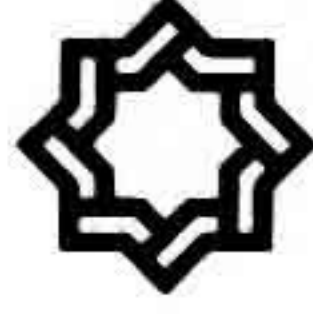
ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے کسی کی باجماعت صلاۃ
اسکے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے پچیس درجے فضیلت رکھتی ہے۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ۱
قال المحقق:	صحیح الروض أيضاً	
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۴۷۲)	جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ مطولاً
ولفظ النسائی		

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال تفضل صلاۃ الجمع علی صلاۃ احدکم وحده بخمسۃ
وعشرین جزاً ویجتمع ملائکۃ اللیل والنهار فی صلاۃ الفجر واقراوا ان شئتم وقران الفجر ان قران الفجر
کان مشہوداً.



عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ
أَوْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا
اس کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے چوبیس یا پچیس درجے فضیلت رکھتا ہے۔

	جلدا	رقم الحدیث (۲۴۳)	صحیح سنن ابن ماجہ قال المحقق:
		حسن	
		رقم الحدیث (۵۶۳)	صحیح ابی داؤد
صفحہ ۲۴۳	جلدا	رقم الحدیث (۶۴۹)	صحیح سنن ابن ماجہ قال المحقق:
		حسن	
صفحہ ۴۳۱	جلدا	رقم الحدیث (۷۹۰)	سنن ابن ماجہ قال محمود محمد محمود:
		الحدیث صحیح	

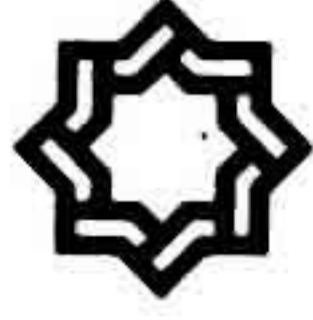


عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا باجماعت صلاۃ ادا کرنا
 آدمی کے تنہا صلاۃ ادا کرنے سے ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۲)	جلد ۱
قال المحقق:	صحیح الروض (۹۹-۱۰۹۸)	
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۸۹)	جلد ۱ صفحہ ۲۳۰
قال المحقق:	متفق علیہ	
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۶)	جلد ۱ صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۵)	جلد ۱ صفحہ ۲۰۶



عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاحَةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باجماعت صلاۃ ادا کرنا تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے کے برابر ہے پس جب اس نے کی جنگل میں صلاۃ ادا کی تو اس کے رکوع و سجود کو مکمل کر کے ادا کی تو اس صلاۃ کی فضیلت پچاس صلوات (نمازوں) تک پہنچ جاتی ہے۔

-☆-

مساجد میں خرید و فروخت کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِبْتِياعِ وَعَنْ
تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ.

ترجمة الحديث:

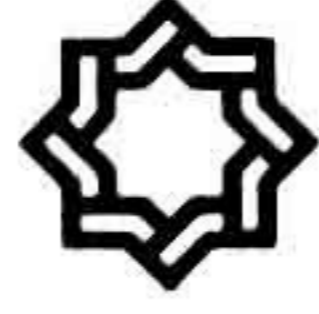
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد میں خرید و فروخت اور (بیہودہ) شعر گوئی سے منع فرمادیا۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۱
قال الالبانی:	حسن		
ارواء الغلیل مختصراً		جلد ۷	صفحہ ۳۶۳
قال الالبانی، قال الترمذی / حدیث حسن			
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۷
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۳۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۲۷

خرید و فروخت کے وقت انسان بالکل دنیا دار نظر آتا ہے۔ اپنا مال بیچنے کیلئے عموماً جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ جھوٹ بول کر گاہک کو مال کا قائل کیا جاتا ہے۔ مال کی وہ خوبیاں بھی بیان کر دی جاتی ہیں جو اس میں نہیں ہوتیں۔ مال کا عیب چھپایا جاتا ہے جس سے خریدنے والا ظاہر کو دیکھ کر دھوکہ کھا جاتا ہے انہیں وجوہات کی بنا پر بازار کو بغض البلاد کہا جاتا ہے۔

لیکن مساجد میں انسان دنیا سے کٹ کر آتا ہے اپنے کئے پر نادم ہونے کیلئے آتا ہے۔ اپنے تعلق باللہ کو مستحکم کرنے کیلئے آتا ہے جھوٹ فریب اور دھوکہ دہی سے سچی توبہ کیلئے آتا ہے اپنی آخرت سنوارنے اور اپنے اللہ کو راضی کرنے کیلئے آتا ہے اور طویل سجدے کر کے اپنے خالق و مالک کا قرب پاتا ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر مسجد کو احب البلاد کہا جاتا ہے۔ اب اگر مسجد میں خرید و فروخت کی اجازت دے دی جائے تو خرید و فروخت کے تمام لوازمات بھی مسجد میں آجائیں گے اور پھر مسجد جو احب البلاد ہے کی بجائے استغفر اللہ کچھ اور بن جائے گی اس لئے مساجد میں خرید و فروخت کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

مساجد میں بیہودہ شعر گوئی کو بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ ایسے اشعار سے انسان میں نفسانی خواہشات ابھرتی ہیں اور گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ مساجد میں آمد نفسانی خواہشات کو مٹانے اور روح کو تقویت دینے کیلئے ہے گناہوں سے لوح دل پاک کرنے اور نیکیوں سے آراستہ ہونے کیلئے ہے اگر مساجد میں بیہودہ اشعار پڑھنے کی اجازت مل جائے تو مساجد کا مقصد فوت ہو جاتا ہے پھر یہ مسجد کی بجائے کسی اور چیز کا روپ دھار لیں گی۔ العیاذ باللہ! اسی لیے بیہودہ اشعار سے مساجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔



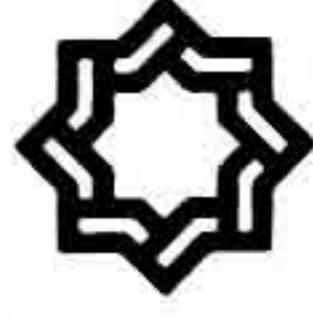
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْ إِشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں گمشدہ چیز کے اعلان سے منع فرمایا۔

-☆-

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۳۵)	صحیح سنن ابن ماجہ
	حسن	قال الالبانی:
	رقم الحدیث (۱۴۰۶، ۱۴۰۴)	التعلیق علی ابن خزیمہ
	حسن	قال المحقق:
جلد ۱ صفحہ ۴۱۷	رقم الحدیث (۷۶۶)	سنن ابن ماجہ



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَارَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ
 الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٤٦٤)	جلد ١	صفحة ٢١٤
قال محمود محمد محمود:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٦٢٨)	جلد ١	صفحة ٢٣٦
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٢٤٣)	جلد ١	صفحة ١٨٢
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٢٤٣)	جلد ١	صفحة ١٣٨
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (٥٦٨)	جلد ٢	صفحة ٣٩
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٨٥٤٢)	جلد ٨	صفحة ٣٥٨
قال احمد محمد شاكر:	اسناده صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحديث (٢٣٣٣)	جلد ٢	صفحة ٦٢٦
قال المحقق:	رواه مسلم فی صحیح عن ابی الطاهر		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

جو آدمی سنے کہ کوئی آدمی مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کر رہا ہے تو سننے والے کو چاہیے کہ وہ کہے اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ لوٹائے۔ مساجد گم شدہ چیزوں کے اعلان کیلئے نہیں بنائی گئیں۔

-☆-

مساجد میں غلاظت پھینکنا منع ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّفُلُّ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ تَوَارِيَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں تھوکنے کا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ تو اسے صاف کر دے۔

-☆-

جلد ۱ صفحہ ۱۸۲

رقم الحدیث (۴۷۴)

سنن ابی داؤد

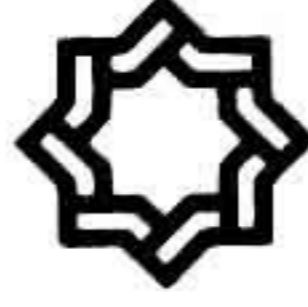
جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

رقم الحدیث (۴۷۴)

صحیح سنن ابی داؤد

صحیح

قال الالبانی:



عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ يَوْمًا إِذْ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَكَّهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَدَعَا بِرِ عَفْرَانَ فَلَطَخَهُ بِهِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَلَ وَجْهَ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى فَلَا يَبْصُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حضور نے مسجد کے قبلہ میں نخامہ دیکھا تو حضور حالت غیض میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے کرید کر صاف کرنے کا حکم دیا ارشاد فرمایا۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۸

راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زعفران منگوائی اور اس جگہ زعفران کو ملوایا اور ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے تو صلاۃ ادا کرنے والے کو چاہئے کہ وہ سامنے نہ تھو کے۔

-☆-

مساجد کو پاک و صاف رکھنا چاہئے اسکی نظافت کا اہتمام کرنا چاہئے۔ مساجد صاف کرنے والے کا اللہ تعالیٰ دل پاک و صاف کر دیتا ہے۔ اگر کہیں غلاظت نظر آ جائے تو مسجد کی اس جگہ کو اچھی طرح صاف کرنا چاہئے اگر ہو سکے تو صاف کر کے وہاں خوشبو لگا دی جائے یہ بھی سنتِ مصطفیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کا بے حساب اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

بدبودار چیز کھا کر
مساجد آنا منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الثُّومِ فَلَا يُؤْذِنَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس درخت سے کھایا
یعنی کچا لہسن کھایا تو وہ ہماری اس مسجد میں اس کی بو سے ہمیں اذیت نہ دے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۴۴
قال المحقق:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۳۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۶۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۸۲



عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَّهُ غَدَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ فَوْجَدٍ فِي بُسْتَانِهَا بَصَلًا وَثُومًا فَأَكَلُوا مِنْهُ وَهُمْ جِيَاعٌ فَلَمَّا
رَاحَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِذَا رِيحُ الْمَسْجِدِ بَصَلٌ وَثُومٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرُبْنَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں غزوہ خیبر میں شرکت کی
وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن پایا تو لوگوں نے حالت بھوک میں پیاز اور لہسن کھایا جب
لوگ مسجد میں (صلاة کی ادائیگی کیلئے) آئے تو مسجد کی ساری فضا پیاز اور لہسن کی بو والی ہو گئی۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس خبیث درخت سے
کھایا ہے (جب تک اس کی بوز ائل نہ ہو) وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۷
مجمع الزوائد		جلد ۲	صفحہ ۲۱
قال البیہقی:	رواہ الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن		



عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لہسن کھایا (ان کے کھانے کی وجہ سے منہ سے بو آتی ہے اس لیے) وہ ہم سے دور رہے اور ہماری مسجدوں سے بھی دور رہے اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہے۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۸۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۶۴)	جلد ۲	صفحہ ۳۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۷۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۸۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۱
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد:		جلد ۲	صفحہ ۲۰
قال الہیثمی:	صحیح		

یہ کتنی بڑی وعید ہے اس آدمی کیلئے جس کے منہ سے بو آ رہی ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لیے مسواک کا حکم دیا ہے۔ جس سے منہ کا کریہہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور منہ سے بو ختم ہو جاتی ہے۔ مساجد میں اللہ کی عبادت کی جاتی ہے تو وہاں بھی پاک و صاف منہ لیکر جانا چاہئے ایسی کوئی چیز کھا کر نہ جانا چاہئے جس سے منہ بد بو دار ہو جائے۔ یہ بد بو اہل ایمان کو تکلیف دیتی ہے اور مساجد میں موجود فرشتوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ کتنے پر جلال کلمات ہیں

فَلْيَعْتَزِلْ مَسَاجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ.

جس کے منہ سے بو آتی ہے وہ ہماری مساجد سے دور رہے اور وہ اپنے گھر بیٹھا رہے۔ پیاز وغیرہ کھا کر مساجد نہیں آنا چاہئے تا وقتیکہ اس کی بو ماری جائے یا اس سے بو ختم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاک دین کی پاک تعلیمات پر اور معطر دین کی عطرینز تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بِبَرَكَاتِهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

مساجد میں الحاد - گناہ کبیرہ

عَنْ طَيْسَلَةَ بْنِ مِيَّاسٍ قَالَ

كُنْتُ مَعَ النَّجْدَاتِ فَأَصَبْتُ ذُنُوبًا لَا آرَاهَا إِلَّا مِنَ الْكِبَائِرِ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ مِنَ الْكِبَائِرِ هُنَّ تِسْعٌ: "الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ نَسَمَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الرَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَآكُلُ الرَّبَا وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْحَادُ" فِي الْمَسْجِدِ وَالَّذِي يَسْتَسْخِرُ وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ اتَّفَرَّقْ مِنَ النَّارِ وَتُحِبُّ أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ أَيْ وَاللَّهِ! قَالَ: أَحَى" وَالِدَاكَ قُلْتُ عِنْدِي أُمِّي قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ أَلَنْتَ لَهَا الْكَلَامَ أَطْعَمْتَهَا الطَّعَامَ لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكِبَائِرَ.

ترجمہ الحدیث:

طیسلہ بن میاس فرماتے ہیں

میں نجدات کے ساتھ میں چند گناہوں میں مبتلا ہوا جن کے بارے میں میری رائے یہ تھی کہ یہ کبائر میں سے ہیں۔ تو میں نے اسکا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کر دیا تو

آپ نے فرمایا وہ کون سے گناہ ہیں میں نے عرض وہ ایسے ایسے گناہ ہیں آپ نے فرمایا یہ گناہ کبائر سے نہیں ہیں۔

کبائر نو ہیں

- ۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا
- ۲۔ جان کا قتل کرنا
- ۳۔ جہاد سے بھاگ جانا
- ۴۔ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا
- ۵۔ ربا (سود) کھانا
- ۶۔ یتیم کا مال کھانا
- ۷۔ مسجد میں بے دینی کرنا
- ۸۔ جو کسی کا تمسخر اڑاتا ہے
- ۹۔ نافرمانی کے سبب والدین کو رلانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم آگ کے عذاب سے ڈرتے ہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے عرض کی ہاں اللہ کی قسم! تو آپ نے فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو میں نے کہا میرے پاس میری ماں ہے تو آپ نے فرمایا اگر تو اپنی ماں سے نرمی سے بات کرے اور اسے کھانا کھلائے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا تا وقتیکہ تو کبائر سے اجتناب کرتا رہے۔

-☆-

إِلْحَادٌ فِي الْمَسْجِدِ:

مساجد کو بیوت اللہ، اللہ کے گھر کہا جاتا ہے۔ ان کو پاک و صاف رکھنا اہل ایمان پر فرض ہے۔ یہ مسجدیں اس لیے ہیں کہ ان میں صلاۃ باجماعت ادا کی جائے۔ ذکر کی مجلسیں منعقد کی جائیں قرآن کریم کے درس و تدریس کا انتظام کیا جائے تلاوت قرآن کریم سے اسکی رونق کو دوبالا کیا جائے اس کی آباد کاری ایمان کی نشانی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنِ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

بیشک مساجد کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخر (قیامت) پر ایمان لاتے ہیں۔ مسجدیں اس لیے ہیں کہ انسان جب بازار کی رونقوں میں کھو کر اپنے اللہ کو بھول جاتا ہے تو وہ مسجد کا رخ کرے تاکہ اس کا اللہ سے ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ بحال ہو جائے۔ مسجد سے باہر کی دنیا میں انسان فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کا باطن ظلمات میں گھر جاتا ہے وہ دوبارہ مسجد کا رخ کرے تاکہ اس کے باطن سے فسق و فجور کی تاریکیاں چھٹ جائیں اور نہاں خانہ دل عبادت کے انوار سے چمک اٹھے۔

جو آدمی مسجد کی آباد کاری کے خلاف اس کی بے آبادی کی تگ و دو کرے اور اس میں بے دینی کو فروغ دینے کی کوشش کرے وہ یقیناً کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے ایسے آدمی کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے ابھی درتوبہ کھلا ہے فوراً اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں رجوع کرنا چاہیے اپنے کیے پر ندامت کرنی چاہیے تاکہ اس کی رحمتیں واپس آ کر اسے اپنی آغوش میں لے لیں اگر وہ توبہ نہ کرے بلکہ اپنے عمل پر اترانا شروع کرے تو اسکے ایمان کے رخصت ہونے میں کوئی رکاوٹ

باقی نہیں رہتی۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ .

الْحَادِ كَالْمَعْنَى ملاحظہ ہو

الْحَدَّ فُلَانٌ : عَدَلَ عَنِ الْحَقِّ وَأَدْخَلَ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ

الْحَدَّ - الْحَادِ كَالْمَعْنَى ہے حق سے پھر جانا اور اس میں وہ چیز داخل کرنا جو اس سے

نہیں ہے۔

الْحَدَّ فِي الْحَرَامِ : اسْتَحَلَّ حُرْمَتَهُ وَانْتَهَكَهَا

الْحَدَّ فِي الْحَرَامِ : حرم کی حرمت ختم کرنا اور اسے پامال کرنا

الْحَدَّ فِي الدِّينِ : طَعَنَ

الْحَدَّ فِي الدِّينِ : دین میں طعنہ زنی کرنا۔

اب تینوں معانی پر غور کیجئے۔

الْحَدَّ : عَدَلَ عَنِ الْحَقِّ وَأَدْخَلَ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ

مساجد اس لیے ہیں کہ ان میں حق کا بول بالا ہو، احکامات الہیہ اور سنتِ مصطفویہ علیٰ

صاحبہا الصلاۃ والتسلیم کی اشاعت و ترویج ہو۔ وہ آدمی کتنا بد نصیب ہے جو مساجد میں حق سے

عدول و انحراف کرے اور حق میں باطل کی آمیزش کرے ایسا کرنا یقیناً گناہِ کبیرہ ہے۔ وہ خطباء

جو جوشِ خطابت میں حق سے عدول کرتے ہیں منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھ کر حق اور

باطل کی آمیزش کرتے ہیں صرف اپنی واہ واہ کروانے کیلئے بے سرو پا باتیں کر کے حق کے حسن کو

داغدار کرتے ہیں انہیں یہ فرمانِ ذیشان اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنا چاہیے۔ یہ ارتکابِ کبیرہ ہے اور کبیرہ پر اصرار انسان کو کفر تک لے جاتا ہے۔

أَلْحَدَ فِي الْحَرَمِ : اسْتَحَلَّ حُرْمَتَهُ وَأَنْتَهَكَهَا.

اللہ کے گھر کی حرمت کو پامال کرنا اس کے تقدس کو نظر انداز کرنا یہ بھی گناہِ کبیرہ ہے۔ مسجد، اللہ کا گھر ہے اس کی عزت و حرمت ہر مسلم پر فرض ہے اور اسکے ایمان کا تقاضا ہے اس کی بے حرمتی اور اس کے تقدس کی پامالی کا مومن سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہاں جو ایسا کرتا ہے وہ ظالم ترین ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا.

اس بد نصیب سے بڑھ کر اور کون ظالم ہے جو مساجد میں اللہ کے ذکر سے منع کرتا ہے اور اسے بے آباد و خراب کرنے کی سعی کرتا ہے۔

أَلْحَدَ فِي الدِّينِ : طَعَنَ

دین میں طعنہ زنی کرنا ایمان کے نہ ہونے کی نشانی ہے اور پھر دین میں طعنہ زنی کیلئے مساجد کا انتخاب پر لے درجے کی حماقت اور بد نصیبی ہے۔ دینِ اسلام نے ہمیں عزتیں عطا فرمائیں اس دین کے صدقے ہم پر اللہ ذوالجلال لطف و کرم فرماتا ہے تو جو بد بخت ان میں طعن و تشنیع کرے اسے اپنا انجام نہیں بھولنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

الْقَانِتِي الْعَابِدِينَ آمِينَ بِرَكَّةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں

عَنْ أَبِي سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنْعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۳۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۱۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۵۱۴)	جلد ۱۳	صفحہ ۶۴
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو سہل السائب بن خلاد جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں سے روایت ہے کہ

ایک آدمی اہل اسلام کی ایک جماعت کی امامت کیا کرتا تھا تو اس نے (ایک دن) قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی اس حرکت کو دیکھ رہے تھے۔

جب وہ فارغ ہوا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
یہ اب تمہیں صلاۃ کی امامت نہ کرائے۔

اس نے اس کے بعد انہیں صلاۃ پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے روک دیا اور اسے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنا دیا۔

اس آدمی نے اس بات کا ذکر حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تو حضور نے فرمایا:

ہاں میں نے ہی تمہیں امامت کرانے سے منع کیا ہے۔
راوی حدیث بیان کرتے ہیں

میرا یہ گمان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:
بے شک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی ہے۔

-☆-

ایک آدمی خیر القرون میں اہل اسلام کو صلوات کی امامت کرواتا ہے وہ ایک دن قبلہ

کی جانب تھوک دیتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے منصب امامت سے برطرف کر دیتے ہیں حالانکہ اس نے قبلہ کی طرف تھوکا تھا اور کعبہ مشرفہ ساڑھے چار سو کلومیٹر دور ہے۔ اس کی یہ غلاظت کعبہ پر جا کر نہیں پڑی اس کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے امامت سے ہٹا دیا وجہ واضح ہے کہ اگرچہ کعبہ مشرفہ دور ہے لیکن اس نے اس سمت کا ادب نہیں کیا جدھر کعبہ ہے۔ غور فرمائیے جو سمت کعبہ کا ادب نہ کرے وہ امامت کے لائق نہیں تو جو کعبہ کے کعبہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب و احترام نہ کرے وہ امامت کے کیسے لائق ہو سکتا ہے۔ جو حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں نامناسب بات کہے اور آپ کی شان رفیع کا خیال نہ رکھے تو اسے کیسے امامت کے لائق سمجھا جاسکتا ہے۔

إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

بیشک تو نے اللہ اور اسکے رسول کو اذیت دی۔

کے الفاظ یاد رکھنے چاہیں۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رفیع کا خیال نہ رکھے اور آپ کی شان اقدس میں عام الفاظ استعمال کرے تو یقیناً اس نے بھی اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی ہے اور فرمان الہی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

جو لوگ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔

اہل ایمان کو چاہئے کہ جب بھی صلاۃ ادا کرنے لگیں تو دیکھ لیں مصلی امامت پر کون ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بے ادب کے پیچھے سجدہ کر کے اپنی زندگی بھر کی کمائی ضائع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا نیاز مند رہنے کی
توفیق عطا فرمائے، بے ادبی اور بے ادبوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین
بیرکة سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم .

روئے زمین مسجد و طہور

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِي
الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۶۵)	جلد ۶	صفحہ ۹۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۱
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۳۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۵۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۹

ترجمة الحديث:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے ساری زمین کو پاک اور مسجد بنا دیا گیا ہے۔

-☆-

پہلی امتوں کو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے عبادت خانہ جانا پڑتا تھا وہ عام جگہ پر صلاۃ ادا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام روئے زمین کو اس قابل بنا دیا کہ اس میں بلا جھک صلاۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

اس خیر الامم پر کتنا بڑا کرم ہے کہ جہاں کہیں محو سفر ہو اور دوران سفر صلاۃ کا وقت آجائے اور قریب کوئی مسجد نہ ہو تو وہیں صلاۃ ادا کر لی جائے یہ تمام زمینیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے مسجد قرار دے دی ہے۔

اس حدیث پاک میں

جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا مِثْلِي “ (میرے لئے) قابل غور ہے۔

اللہ کے حبیب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اللہ جس کی شان الصمد ہے اس کو کسی کی پرواہ نہیں اور نہ وہ کسی کا محتاج ہے لیکن حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس درجہ محبت ہے کہ آپکی خاطر آپ کو خوش کرنے کیلئے تمام روئے زمین کو پاک اور مسجد قرار دے دیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر زمین کو صرف مسجد ہی قرار نہیں دیا بلکہ اسے طہور بھی قرار دیا ہے یعنی اتنا پاک و صاف کر دیا ہے کہ اس امت کا کوئی بھی فرد کہیں بھی

ہو اور اسے صلاۃ کے وقت وضو کرنے کیلئے پانی میسر نہ ہو تو اسی طیب و طاہر زمین سے تیمم کر لے اور تیمم کے بعد بلا جھک صلاۃ ادا کر لے۔

ہر دین و مذہب اپنی عبادت گاہ کا بڑا خیال رکھتا ہے عبادت گاہ کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی بلکہ اگر کوئی غیر کسی کی عبادت گاہ پر قبضہ کرنا چاہے تو اس دین و مذہب کے پیروکار عبادت گاہ کے تحفظ کیلئے اپنا سرتک کٹوا دیتے ہیں۔ اپنے بیوی بچے قربان کر دیتے ہیں لیکن کسی غیر کا تسلط برداشت نہیں کرتے۔

ایک مسلم کی غیرت سب سے بڑھ کر ہوتی ہے اس کا جذبہ بے نظیر و بے مثال ہوا کرتا ہے یہ اپنے دین و ایمان کی خاطر سب کچھ برداشت کرنے کیلئے تیار رہتا ہے سرفروشی اور جانثاری اس کے خمیر میں ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امتی کے ضمیر کو بیدار کیا ہے اور اس کے جذبہ کو سرد نہ ہونے دیا ہے یہ اعلان کر کے کہ جُعِلْتُ لِيَ الْاَرْضُ طُهُورًا وَمَسْجِدًا۔ تمام روئے زمین میرے لئے پاک اور مسجد بنا دی گئی ہے۔ ایک مسلم کو یہ باور کرایا ہے کہ ساری زمین تیری عبادت گاہ ہے اٹھ اور اس عبادت گاہ سے غیر کا عمل دخل ختم کر دے اور اللہ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کا پرچم ہر جگہ بلند کر دے۔

لیکن

الاماں اے گردش نہہ آسماں

مسجد مومن بدست دیگر ایں

مَبَارِكِ الْإِبِلِ أَوْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ میں صلاۃ ادا کرنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَقَالَ
لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ
وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟
فَقَالَ صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۰
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۱
قال الترمذی:	حسن صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرنے کے
بارے میں پوچھا گیا
تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۰۰)	جلد ۴	صفحہ ۵۹۹
قال الارنوط:	اسنادہ صحیح علی شرطہما		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۳۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۲
قال الارنوط:	اسنادہ صحیح		
المصنف لابن ابن شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳۸۴
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۷۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۸
مسند ابن عوانہ		جلد ۱	صفحہ ۴۰۲
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۳
قال البغوی:	هذا حدیث حسن		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۳
قال البغوی:	هذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۵۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۴
مجمع البحرين	رقم الحدیث (۶۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳
قال محمد حسن محمد:	حسن		

اونٹوں کے باڑے میں صلاۃ ادا نہ کرو کیونکہ یہ شیاطین کی آماجگاہ ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکریوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کرنے کے بارے
میں استفسار کیا گیا
تو حضور نے ارشاد فرمایا

بکریوں کے باڑے میں صلاۃ ادا کر لیا کرو کیونکہ یہ برکت سے لبریز ہے۔

-☆-

اونٹ بڑے ہوتے ہیں اور انکی ٹانگیں بھی بڑی ہوتی ہیں اور جب وہ مست ہو جائے تو
انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔ اس لیے مبارک الابل میں صلاۃ ادا کرنے سے منع فرمایا
کہیں ایسا نہ ہو کہ بندہ مومن صلاۃ میں مشغول ہو اور اونٹ پھر جائے اور اسے زخمی کر دے۔
اگر صلاۃ کا وقت آجائے کوئی اور جگہ نہ ہو اور اونٹ بندھے ہوئے ہوں اور انسان ان
سے کچھ فاصلے پر جس سے کسی قسم کے نقصان و تکلیف کا اندیشہ نہ ہو وہاں صلاۃ ادا کرنے میں
کوئی حرج نہیں۔

ملاحظہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل مبارک۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اپنے اونٹ کی طرف صلاۃ ادا کر رہے تھے (ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو) انہوں نے فرمایا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے صلاۃ ادا کرتے دیکھا ہے۔

-☆-

فضائل الصلاۃ

رکن اسلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صلى الله على حبيبه سيدنا محمد وآله وسلم.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

صحیح البخاری	رقم الحديث (۸)	جلد ۱	صفحة ۲۸
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۱۵۸)	جلد ۱	صفحة ۳۷۴
قال شعيب الارنؤوط: اسناده صحیح علی شرط الشيخین -			
صحیح مسلم	رقم الحديث (۱۶)	جلد ۱	صفحة ۷۲
السنن الکبریٰ	رقم الحديث (۱۶۷۵)	جلد ۱	صفحة ۵۲۶
شرح السنه للبعغوی	رقم الحديث (۶)	جلد ۱	صفحة ۱۷
قال المحقق:	هذا حديث صحیح متفق علی صحته		
صحیح ابن خزيمة	رقم الحديث (۳۰۸)	جلد ۱	صفحة ۱۵۹
المسند الحمیدی	رقم الحديث (۷۰۳)	جلد ۲	صفحة ۳۰۸
سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۶۰۹)	جلد ۵	صفحة ۵
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے:

۱۔ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ صلاۃ قائم کرنا۔

۳۰۹ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۳۲۰۳)	المعجم الكبير
۴۱۲ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۳۵۱۸)	المعجم الكبير
۱۱۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲)	مصانح السنہ
		متفق علیہ	قال المحقق:
۱۰ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۴)	مشكاة المصابيح
		متفق علیہ	قال الالبانی:
۴۹۷ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۶۳۰۱)	المسند للإمام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
۱۱۱ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۵۰۱۱)	سنن النسائی
۱۴ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۷۳۳۴)	تحفة الاشراف
۳۰۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۵۲)	الترغيب والترهيب
۵۷۹ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۰۹۲)	الترغيب والترهيب
		صحیح	قال المحقق:

۳۔ زکاۃ ادا کرنا۔

۴۔ حج کرنا۔

۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

صلاۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ یہ ان ارکان میں سے ہے جن پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے۔

عمارت چاہے جس شان و شوکت کی ہو اس کا انحصار اسکی بنیاد پر ہے اگر بنیاد کمزور ہو جائے تو عمارت کا قائم و دائم رہنا مشکل ہوتا ہے۔ اسلام کا قصر رفیع جن ستونوں پر ایستادہ ہے ان میں سے ایک صلاۃ ہے تو جس نے صلاۃ کو ضائع کر دیا تو گویا اس نے اپنے اسلام کو ضائع کر دیا اور جس نے اس صلاۃ کو قائم رکھا اس نے اپنے دین و ایمان کو قائم رکھا۔

قرآن پاک اور احادیث مقدسہ میں صلاۃ کے ساتھ اقامۃ کا لفظ آیا ہے تو آئیے اس لفظ پر غور کریں۔

علامہ سمین حلبی لکھتے ہیں: یُقِيمُونَ الصَّلَاةَ اَيْ يُدَاوِمُونَ عَلٰی فِعْلِهَا وَيُحَافِظُونَ عَلَيْهَا وَقِيلَ مَعْنَاهُ يُؤَدُّونَهَا مُقَوِّمَةً الْاَرْكَانِ وَالسُّنَنِ غَيْرِ مُخْلِينَ بِشَيْءٍ مِّنْهَا مِنْ اَقَامِ الْاَمْرِ اِذَا اتَى بِهِ عَلٰى اِكْمَلِ هَيْئَاتِهِ۔

یقیمون الصلاۃ کا معنی ہے وہ صلاۃ کی ادائیگی پر مداومت اور اس پر محافظت کرتے ہیں۔

یقیمون الصلاۃ کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے صلاۃ کے ارکان اور اسکی سنتوں میں کسی قسم کی کوتاہی کیے بغیر انتہائی درست طریقے سے ادا کرتے ہیں اور یہ ”اَقَامَ الْاَمْرَ“ سے ماخوذ ہے یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی کام مکمل ہیئت سے کرے۔

(۱) عمدۃ الحفاظ ۳/۳۱۳ عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۳ء

گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
 أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ :
 ذَاكَ يُبْقِي مِنْ دَرْنِهِ قَالُوا : لَا يُبْقِي مِنْ دَرْنِهِ شَيْئًا قَالَ :
 فَذَاكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۹
مصباح السنہ	رقم الحدیث (۳۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۰
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۶۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۹
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۳
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرطہما		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۸۶۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۵۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنہ للبعوی	رقم الحدیث (۳۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۵
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو اور وہ اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کا اس طرح غسل کرنا اس کے بدن پر میل باقی رہنے دے گا؟

صحابہ کرام نے عرض کی روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرنا اس کے بدن پر ذرا سی میل بھی نہیں رہنے دے گا۔

۳۰۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۱۴)	الترغیب والترہیب قال المحقق:
۲۶۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۵۹)	سنن النسائی
۴۷۴ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۳۹۹۸)	تحفة الاشراف
۲۸۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۱۸۳)	سنن الدارمی
۱۸۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۳۹۷)	سنن ابن ماجہ قال محمود محمد محمود:
۴۱۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۱۵۴)	صحیح سنن ابن ماجہ قال الالبانی:
۴۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۵)	ارواء الغلیل قال الالبانی:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 بس یہ صلواتِ خمس (پانچ نمازوں) کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو
 محو فرمادیتا ہے۔

-☆-

صلاة ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے۔ رحمت الہی کا پانی
 اس خوش نصیب کے قلب سے تمام کدورتیں دھو دیتا ہے۔ جب صلاة ادا کرنے والا روزانہ پانچ
 مرتبہ اس رحیم و کریم اللہ کی بارگاہ میں جھکتا ہے تو وہ پانچ مرتبہ اللہ کی عنایات کریمانہ کے دریا میں
 غسل کرتا ہے۔ رحمت الہی اس کے دل سے تمام ظلمتیں ختم کر دیتی ہے اور تمام گناہوں کے داغ
 دھو دیتی ہے۔

اب غور فرمائیے! اس آدمی کا دل کتنا مچلی و مصفیٰ ہوگا جو ہمہ وقت اللہ کی بندگی میں
 مشغول رہتا ہے اس کی پیشانی ہر لمحہ اس کی ذات کے آگے جھکنے کیلئے بیقرار رہتی ہے۔
 یہی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ كَمَثَلِ نَهْرِ جَارِ عَلِيٍّ بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ

مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ .

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلوات مکتوبات (فرض نمازوں) کی مثال ایسے ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ اس نہر سے روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے۔

-☆-

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافُ فَأَخَذَ بَغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ : فَجَعَلَ ذَالِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافُ قَالَ فَقَالَ :

يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لِيُصَلِّيَ الصَّلَاةَ يُرِيدُهَا وَجَهَ اللَّهُ فَتَهَافُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسم سرما میں اس وقت باہر نکلے جب درختوں کے پتے گرتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو ٹہنیوں کو پکڑا تو ان ٹہنیوں کے پتے گرنے شروع ہو گئے۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۳۳۸) جلد ۱۶ صفحہ ۲۱

قال حمزة احمد الزين: اسنادہ حسن

مشكاة المصابيح رقم الحدیث (۵۷۶) جلد ۱ صفحہ ۱۸۲

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابوذر!

میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ!

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

بندۂ مسلم جب اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ یوں گرتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے گرتے ہیں۔

-☆-

وہ درخت جس کے پتے خشک ہو چکے ہوں اگر ذرا ہوا چلے یا کوئی پکڑ کر اس درخت کو جھنجھوڑے تو اس درخت کے تمام خشک پتے نیچے گر جاتے ہیں۔

یہ مثال ایک مومن و موحد کے صلاۃ ادا کرتے ہوئے گناہوں کے گرنے کی ہے۔ جب کوئی مومن صلاۃ ادا کرنے کیلئے اللہ اکبر کہتا ہے تو گویا رحمت الہی کی ہوا چلنا شروع ہوگئی ہے جس سے اس کے گناہ گرنا شروع ہو گئے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے وجود کو جھنجھوڑ رہی ہے جس سے اس کے گناہ گر رہے ہیں اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے گناہوں کے بوجھ سے ہلکا ہوتا جا رہا ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس امت پر کس درجہ شفیق و رحیم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی بھی امتی جب صلاۃ ادا کرنے کیلئے اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ گرنے لگتے ہیں پھر جیسے جیسے اس کی صلاۃ مکمل ہوتی جاتی ہے وہ بھی اسی طرح گناہوں کی ظلمت اور انکی سیاہی سے پاک و صاف ہوتا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلم بھائی کو صلاۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جب تک وہ اس وحدہ لا شریک کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو جائے اس وقت تک اسے چین و قرار نصیب نہ ہو۔

حَدَّثَنِي وَائِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ "إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَصَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۷)	جلد ۵	صفحہ ۱۵
قال شعيب الارنودط: رجاله رجال الصحیح			
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۷۴۲)	جلد ۹	صفحہ ۷۷
المعجم الكبير	رقم الحدیث (۱۹۱)	جلد ۲۲	صفحہ ۷۷
المعجم الكبير	رقم الحدیث (۱۶۲)	جلد ۲۲	صفحہ ۶۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۳۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۳۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۰
المعجم الكبير	رقم الحدیث (۷۶۲۳)	جلد ۸	صفحہ ۱۶۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۰۶۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۲۲
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھ سے ایک جرم سرزد ہو چکا ہے جو حد کے نفاذ کا تقاضا کرتا ہے اس لیے مجھ پر حد قائم کیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا۔ پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا مجھ پر حد قائم کیجئے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔

اس کے بعد صلاۃ ادا کی گئی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا (یعنی صلاۃ مکمل ہو گئی) تو اس آدمی نے پھر عرض کی:

یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا مجھ پر حد قائم کی جائے تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو آیا اس وقت تو نے وضو کیا اس نے عرض کی ہاں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ہم نے صلاۃ ادا کی تو تو نے ہمارے ساتھ صلاۃ ادا کی، اس نے کہا ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ چلے جاؤ اللہ نے تیرے گناہ کو معاف کر دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری دینے والے کتنے پاک دل ہوا کرتے ہیں۔ جرم سرزد ہو گیا تو فوراً بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گئے تاکہ پاک صاف ہو جائیں۔ ان کا ضمیر انہیں جھنجھوڑ کر اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں لے آتا ہے تاکہ جو گرد و غبار ان پر پڑا ہے وہ اتر جائے اور ان کی روح پہلے کی طرح طیب و طاہر ہو جائے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں صلاۃ ادا کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ ان لوگوں کی قسمت پر سارا جہاں قربان کر دیا جائے تو حق ادا نہ ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے صلاۃ ادا کرتے رہے۔

حالت صلاۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تجلیات کا ورد و عجب جو بن پر ہوتا تھا اور اس سے وہ غلام بھی محروم نہ رہتے تھے جو آپ کی اقتداء میں صلاۃ ادا کرتے تھے اور آپ کے پیچھے صلاۃ ادا کرنا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ امتی کس درجہ سعادت مند تھا جسے حضور کے پیچھے صلاۃ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس سعادت نے اس کے باطن کو پاک و صاف کر دیا گناہ کی آلودگیوں اور ظلمات کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتیں فقط اس وقت تک محدود نہ تھیں جب آپ ظاہری حیات میں مصلیٰ امامت پر جلوہ افروز ہوتے تھے بلکہ اب حضور کے صدقے آپ کا جو بھی امتی مصلیٰ پر کھڑے ہو کر صلاۃ کی امامت کراتا ہے اس کے پیچھے صلاۃ ادا کرنے والے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں کے طفیل گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتے ہیں۔

فلک الصمد باللہ ملّ السموات والارض



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ ، كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ يُغْشَ
 الْكَبَائِرُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۴
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۸
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۴۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۶۵۶
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۷۵۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۵
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۱۴)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۱۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۸
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۳۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۷
قال المحقق:	هذا حدیث صحیح		
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۴۷۰)		صفحہ ۳۲۲
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۰۸۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک وہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔

-☆-

صلوٰۃ اس درجہ نور و برکت والی ہے کہ کبائر کے علاوہ جتنے گناہ سرزد ہوں اس صلاۃ کی ادائیگی سے وہ معاف ہو جاتے ہیں۔

نیکی اور بدی کی جنگ جاری ہے اور انسان ان کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ شیطان اپنا پورا زور صرف کرتا ہے کہ انسان بدی کی دلدل میں پھنستا چلا جائے لیکن رحمان کی رحمت کا تقاضا ہے کہ انسان نیکی کی خوشبو سے ہمیشہ معطر رہے۔ بندہ جب بھی صلاۃ ادا کرتا ہے رب تعالیٰ کی بارگاہِ کریمانہ میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے تو رحمان کی رحمت اسے فوراً شیطانی دلدل صحیح سے نکال کر پاک و صاف کر دیتی ہے اور جو فرزند آدم عبادت کا خوگر ہو اسے یہ یقین رکھنا چاہئے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۸۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۰۳۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۲۳۴)	جلد ۹	صفحہ ۴۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

کہ رحمان کی رحمت اسے اپنے حصار میں لیئے ہوئے ہے اور یہی رحمتیں قبر کی دیواروں تک اس کے ایمان کی نگران ہونگی۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَى فَتًى وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ أَطَالَ صَلَاتَهُ وَأَطْنَبَ فِيهَا فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: "أَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ كُنْتُ أَعْرِفُهُ لَأَمَرْتُهُ أَنْ يُطِيلَ الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي أُتِيَ بِذُنُوبِهِ فَوُضِعَتْ عَلَى رَأْسِهِ أَوْ عَاتِقِهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ أَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ."

ترجمة الحديث:

حضرت جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک جوان کو دیکھا جس نے طویل قیام سے صلاۃ ادا کی اور اسے زیادہ طوالت دے دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے کون پہچانتا ہے تو ایک آدمی نے عرض کی میں اسے جانتا ہوں تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں اسے جانتا ہوتا تو اسے حکم دیتا کہ (قیام کے ساتھ) رکوع اور سجدہ بھی لمبا کرو کیونکہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے: بندہ جب صلاۃ ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر یا اسکے کندھوں پر رکھ دیے جاتے ہیں جب بھی وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو گناہ نیچے گر جاتے ہیں۔

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۳۳) جلد ۵ صفحہ ۲۶

وقال شعيب الارنوط: حدیث صحیح رجالہ ثقات، الا ان العلاء بن حارث قد اخلط لكنه متابع

السنن الکبریٰ رقم الحدیث (۴۶۹۷) جلد ۳ صفحہ ۱۶

حلیۃ الاولیاء جلد ۶ صفحہ ۹۹

اللہ تعالیٰ کی معافی کے کیا سہانے رنگ ہیں۔ بندہ، بندہ ہے اس کا کام ہی بندگی کرنا ہے جب بھی سر بندگی جھکانے کیلئے اس کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ جنہوں نے اس کے دل میں ڈیرے جمائے ہوئے تھے انہیں دل سے نکال کر اس کے سر یا کندھوں پر رکھ دیتا ہے اور یہ بات تو یقینی ہے جب کوئی چیز سر یا کندھوں پر ہو انسان جب ذرا سا جھکتا ہے وہ گر جاتی ہے۔ اسی طرح بندہ جب رکوع و سجدہ کرتا ہے تو گناہ اس کے سر اور کندھوں سے نیچے گر جاتے ہیں اور اسے گناہوں سے بری قرار دے دیا جاتا ہے۔

یہ کتنی بڑی نوید ہے کہ بندہ جب اسکی عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو فقط تکبیر تحریمہ کہنے سے اسکے گناہ اس کے باطن سے نکال دیئے جاتے ہیں اور اسکے کندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کتنا محبوب ہے کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو گناہ سر اور کندھوں سے گر جاتے ہیں اور بندہ طیب و طاہر ہو جاتا ہے۔

ملائکہ کی گواہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ : كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي ؟ قَالُوا تَرَكَنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۸
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۸۹
شرح السنہ للبخاری	رقم الحدیث (۳۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۶
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحته		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۵۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۸۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۳۶
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۴۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۴
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۶۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۷
قال الالبانی:	متفق علیہ		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۵
قال المحقق:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ دونوں گروہ صلاۃ فجر اور صلاۃ عصر میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر صلاۃ کے بعد جو فرشتے تمہارے درمیان رہ چکے ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پرواز کرتے ہیں پس ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ جانتا ہے۔

میرے بندوں کو تم کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں جب ہم ان سے رخصت ہوئے تو وہ صلاۃ میں مشغول تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تو اس وقت بھی وہ صلاۃ میں مشغول تھے۔

-☆-

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۶
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۵۸۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۳

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ملائکہ - فرشتے اللہ تعالیٰ کی معزز مخلوق ہے جسے خالق و مالک نے نور سے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے کائنات کا انتظام اسی مخلوق کے سپرد کیا ہے جن کی شان یہ ہے

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ .

اللہ تعالیٰ جو انہیں حکم دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کر سکتے اور وہی کرتے ہیں جسکا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

کچھ فرشتوں کی ڈیوٹی صبح کی اور کچھ کی رات کی اور یہ دونوں گروہ صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے میرے بندے کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں اے اللہ! ہم جب گئے تھے تو وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے اور جب واپس آئے تو پھر بھی وہ صلاۃ ادا کر رہے تھے۔

صلاۃ ادا کرنے والے مومن کیلئے کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے احوال اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے۔ احوال انہیں کے پوچھے جاتے ہیں جن سے محبت ہوا کرتی ہے تو صلاۃ ادا کرنے والا اللہ تعالیٰ کی محبت کو جیت لیا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ انہیں عبادی میرے بندے کہہ کر ذکر کرتا ہے۔ کیا یہی ایک اعزاز کافی نہیں کہ تمام انسان اللہ کی مخلوق ہیں لیکن جو صلاۃ ادا کرتا ہے اسے اللہ عبادی کہہ کر ذکر فرماتا ہے۔ فرشتے صلاۃ کے پابند افراد کی گواہی دیتے ہیں تو جو فرشتے آج اللہ کی بارگاہ میں صلاۃ ادا کرنے کی گواہی دیتے ہیں وہ انشاء اللہ کل قیامت کے دن بھرے مجمع میں بھی گواہی دیں گے۔



عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

ترجمہ الحدیث:

حضرت زید بن خالد جھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دو رکعت صلاۃ (نماز) ادا کی اور ان دو رکعتوں میں اسے سھو کا عارضہ لاحق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔



اللہ تعالیٰ کا دریائے جود و کرم جب جوش میں آتا ہے تو اس کی لہریں تا حد نگاہ پھیل جاتی ہیں۔ اس وقت جو بھی ان لہروں سے اپنی پیاس بجھانا چاہے یہ اس کیلئے سنہری موقع ہوا کرتا ہے۔ انسان جب اللہ کی بارگاہِ ذوالجلال میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا سحاب رحمت کھل کر برستا ہے تو اس کے حیات بخش قطرے انسان کی جملہ کوتاہیوں کو دھو ڈالتے ہیں اور اسکی لوح دل سے گناہوں کی سیاہی مٹا دیتے ہیں بلکہ کراماً کاتبین کے دفتر سے ظلمات کے داغ ختم کر دیے جاتے ہیں۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۱۵۸۷) جلد ۱۶ صفحہ ۶۳
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

اے انسان! تو کتنا خوش نصیب ہے کہ صرف دو رکعت ادا کرنے سے مغفرت و بخشش کا پروانہ حاصل کر لیتا ہے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً كَأَنَّهُ يَسْتَلُّ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ جَلًّا وَعَلَا: أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرْفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ (هود ١١٣) قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَيْ هَذِهِ؟ قَالَ هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ اس سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے گو یا وہ یہ عرض کر کے گناہ کے کفارہ کے بارے میں استفسار کر رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۹
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۲۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۵۳۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۳
قال الالبانی:	صحیح		

فرمان نازل فرمایا:

أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ.

دن کے دونوں اطراف میں صلاۃ پورے حقوق سے ادا کرو اور رات کے حصوں میں
بھی بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔

اس آدمی نے عرض کی

کیا یہ نوید صرف میرے لیے ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا:

بلکہ یہ میرے ہر اس امتی کیلئے ہے جو اس پر عمل کرتا ہے۔

-☆-

گناہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بڑھ کر کوئی عذاب

نہیں۔

آج ہم گناہ صغیرہ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے بلکہ بے دریغ کیے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ

جانتے بھی ہیں لَا صَغِيرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ۔ جو گناہ بار بار کیا جائے وہ چاہے نفس الامر میں صغیرہ

ہی کیوں نہ ہو بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہے۔

اللہ ہم سب کو گناہوں کی ظلمت سے محفوظ رکھے۔

لَا تَنْظُرُوا إِلَى صِغَرِ الذُّنُوبِ وَحَقَارَتِهَا وَلَكِنْ انظُرُوا إِلَى مَنْ اجْتَرَأْتُمْ.

گناہ کے چھوٹے اور حقیر ہونے کی طرف نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو تم کس کی نافرمانی کی

جرات کر رہے ہو۔

گناہ گناہ ہے چاہے جیسا بھی ہو یہ اللہ اکبر کی نافرمانی ہے۔ اکبر کی نافرمانی چھوٹی نہیں ہوا کرتی وہ کسی بھی نافرمانی سے ناراض ہو سکتا ہے۔ اگر وہ ناراض ہو گیا تو اے انسان بتا تیرا کہاں ٹھکانا ہوگا۔

خیر القرون میں بسنے والے لوگ کس درجہ پاک باطن تھے اگر شیطان کی وسوسہ اندازی کے سبب کوئی حرکت ہو بھی گئی تو فوراً بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دیتے اور برملا اپنی کوتاہی کا اظہار کر دیتے۔ انہیں معلوم تھا کہ ایک ہی بارگاہ ہے جہاں حاضری دینا ہے اگر در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوٹ گیا تو پھر کچھ بھی پاس نہیں رہے گا۔ اس لیے ہر حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر اپنا سب کچھ عرض کر دیا کرتے تھے اور اسی میں عافیت سمجھتے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اللہ کریم کے کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان کا جو دو کرم بھی کسی کو محروم نہیں رکھتا تھا۔ جو بھی آتا عنایات کریمانہ سے مالا مال ہو جایا کرتا تھا۔ یہاں بھی حاضری دینے والے کو اپنے پیچھے کھڑا کر کے ہر قسم کی میل دھوکرا سے نوید و بشارت سے سرفراز فرما دیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

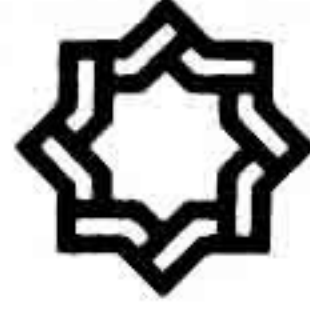
أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَعْتَمِلُ وَكَانَ بَيْنَ مَنْزِلِهِ وَبَيْنَ مُعْتَمَلِهِ خَمْسَةٌ أَنْهَارٍ. فَإِذَا أَتَى مُعْتَمَلَهُ عَمِلَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَصَابَهُ الْوَسْخُ أَوِ الْعَرَقُ فَكُلَّمَا

مَرَّبَنَهْرٍ اِغْتَسَلَ مَا كَانَ ذَالِكَ يَبْقَى مِنْ دَرْنِهِ؟ فَكَذَلِكَ الصَّلَاةُ كُلَّمَا
عَمِلَ خَطِيئَةً فَدَعَاوَ اسْتَغْفَرَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے: صلوات خمس (پانچ نمازیں) کفارہ ہیں ان گناہوں کا جو سرزد ہو جاتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر ایک آدمی کام کرتا ہو اور اس کے گھر اور اس کے کارخانہ کے درمیان پانچ نہریں ہیں جب وہ اپنے کارخانہ میں آتا ہے وہاں جتنا اللہ کو منظور ہو کام کرتا ہے دورانِ کام اس کے جسم پر میل کچیل آ جاتی ہے اور پسینہ بھی آتا ہے جب بھی وہ نہر سے گزرے اس نہر سے نہالے تو کیا ایسا بار بار نہانا اس کے جسم پر ذرہ سی میل چھوڑے گا؟ ایسے ہی صلاۃ کا معاملہ ہے جب بھی اس سے کوئی خطا سرزد ہوئی تو اس نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی اور استغفار کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی: حسن		
المعجم الکبیر للطبرانی	جلد ۶	صفحہ ۳۷
رقم الحدیث (۵۴۴۴)		
مسند البزار	جلد ۲	صفحہ ۱۸
رقم الحدیث (۳۵۶)		
مجمع الزوائد	جلد ۲	صفحہ ۳۲
رقم الحدیث (۱۶۵۵)		
قال المحقق: رجالہ رجال الصحیح		



عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمْرٍ إِسْلِمَ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ تَوْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

صفحہ ۲۳۲		رقم الحدیث (۱۰۴۶)	ریاض الصالحین
صفحہ ۲۶۳	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۲۸)	صحیح مسلم
صفحہ ۳۱۹	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۰۴۳)	صحیح ابن حبان
صفحہ ۳۱۴	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۲۷)	الترغیب والترہیب
صفحہ ۲۶۵	جلد ۷	رقم الحدیث (۹۸۳۳)	تحفة الاشراف
صفحہ ۴۱۲	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۵۸۲)	السنن الکبریٰ للبیہقی
		رواه مسلم فی الصحیح	قال المحقق:
صفحہ ۹۴	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۸۶)	مشکاة المصابیح

مردِ مسلم پر صلاۃ مکتوبہ (فرض نماز) کا وقت آجائے پس وہ بطریق احسن وضو کرے اور صلاۃ کے خشوع و رکوع کو بھی بطریق احسن ادا کرے تو یہ صلاۃ اس کے گزشتہ صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہوگی اور رحمتِ الہی کا یہ معاملہ ہر وقت رہتا ہے۔

وہ صلاۃ جسے ظاہری و باطنی حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے وہ صلاۃ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اس حدیث پاک میں خشوع اور رکوع کے احسن طریقہ سے ادا کرنے کا ذکر ہے گویا رکوع ذکر کر کے حقوق ظاہریہ کی طرف اشارہ کر دیا گیا اور خشوع ذکر کر کے حقوق باطنیہ کی طرف راہنمائی کی گئی۔

ہاں واقعی وہ بندہ مومن جو صلاۃ ادا کرے تو اس شان سے کہ اس کا باطن اجلا اور مصفی ہو اور محبتِ الہیہ کے فیضان سے معمور ہو اور ظاہر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعتِ مطہرہ کے انوار سے آراستہ ہو ایسے مرد مومن کا گناہوں سے پاک و صاف ہو جانا ایک بدیہی امر ہے۔

احب الأعمال

أبو عمرو الشيباني يقول: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ - وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَقِتْمَانُهَا قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوْ اسْتَرَدَّتْهُ لَزَادَنِي.

ترجمة الحديث:

ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں ہمیں اس گھر کے مالک نے حدیث پاک بیان کی اور

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۲۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۹
مصابیح السنن للبقوی	رقم الحدیث (۳۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۱
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۵۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
شرح السنن	رقم الحدیث (۳۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۶
قال المحقق:	هذا حديث متفق على صحته		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۹۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۰۴
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ من طریق ابی الاحوص صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۸۳۴۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۹۵

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی

اللہ کے ہاں کون سا عمل سب سے محبوب ہے؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اپنے وقت پر صلاۃ ادا کرنا۔

عرض کی پھر اس کے بعد کون سا عمل ہے؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پھر اس کے بعد والدین سے نیک برتاؤ کرنا۔

عرض کی پھر اس کے بعد کون سا عمل ہے؟

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جہاد فی سبیل اللہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ ارشاد فرمایا اگر میں مزید سوالات کرتا تو حضور اور

زیادہ بتا دیتے۔

-☆-

وہ انسان بڑے بختوں والا ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت جیت لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا کریم

ہے اس کا کرم اس کے غضب سے زیادہ ہے۔ بندہ جب بھی اس کی طرف مائل ہوتا ہے اللہ کا

لطف و کرم فوراً اسے اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی

اللہ عنہم اس رمز سے آشنا تھے ان کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی تھی کہ ان سے ان کا کریم خالق و مالک راضی رہے تو اسی جذبہ کے پیش نظر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے تو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر صلاۃ ادا کرنا۔ اگر بندہ واقعی اپنے اس قول میں سچا ہے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنی چاہیے تو اس پر لازم ہے کہ صلاۃ کو اپنے وقت پر ادا کرے جیسے ہی صلاۃ کا وقت ہو وہ فوراً مسجد کا رخ کرے اور اسے اس وقت تک چین نہ آئے جب تک وہ اپنے کریم اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو جائے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ قَالَ ثُمَّ "مَه"؟ قَالَ ثُمَّ الصَّلَاةُ قَالَ ثُمَّ مَه؟ قَالَ ثُمَّ الصَّلَاةُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ لِي وَالِدَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْرُكَ بِوَالِدَيْكَ خَيْرٌ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ نَبِيًّا لِأُجَاهِدَنَّ وَلَا تَرُكْنَهُمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّتَ أَعْلَمُ.

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۲۲) جلد ۵ صفحہ ۸

قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۶۰۲) جلد ۶ صفحہ ۱۷۳

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل الاعمال، سب عملوں سے افضل عمل کے بارے میں پوچھا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صلاة (نماز)

اس نے پھر عرض کی اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر صلاة (نماز)

اس نے عرض کی اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا صلاة (نماز)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی جواب ارشاد فرمایا۔

اس نے عرض کی پھر اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جہاد فی سبیل اللہ۔ اللہ کی رضا کیلئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ زندہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں تجھے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہوں۔

اس نے عرض کی

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو خلعتِ نبوت سے سرفراز فرما کر بھیجا میں اللہ کی
رضا کیلئے اللہ کی راہ میں ضرور جہاد کروں گا اگرچہ مجھے ان دونوں کو ترک کرنا پڑے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اپنے حالات کو بہتر جانتے ہو۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور و فکر کرنے سے صلاۃ کی اہمیت اظہر من الشمس ہوتی ہے اور
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک اسے افضل الاعمال قرار دیتی ہے۔ بارگاہِ مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری دینے والا بار بار یہ پوچھتا ہے اس کے بعد کونسا عمل افضل و برتر ہے
اس کے بعد کونسا عمل افضل و اعلیٰ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ صلاۃ کا ہی ذکر
فرمایا اور چوتھی مرتبہ جہاد کا ذکر فرمایا۔

جہاد اسلامی شعار ہے۔ مسلمان جہاد سے کبھی دست کش نہیں ہوتا اس کی یہ تڑپ اور تمنا
رہتی ہے کہ اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ الہی میں پیش کر دے اور اپنا خون بہا کر اپنے اللہ کو راضی
کر لے۔ فی سبیل اللہ جہاد کی فضیلت معمولی نہیں لیکن نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم
و تربیت پر قربان جائیں صلاۃ (نماز) کو جہاد سے بھی افضل قرار دیا بلکہ درج بالا حدیث پاک
میں جہاد سے صلاۃ کو تین درجہ افضل و اعلیٰ قرار دیا۔ یعنی جو خوش قسمت صلاۃ سے محبت رکھتا ہے

اس کی ادائیگی کے بغیر اسے چین نہیں آتا اور ہمہ وقت خالق و مالک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کیلئے بے قرار رہتا ہے ایسے شخص کے مرتبہ کو مجاہد فی سبیل اللہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔

دیگر احادیث مقدسہ میں ماں باپ کی خدمت کو جہاد فی سبیل اللہ سے افضل قرار دیا گیا ہے بلکہ جس کے ماں باپ زندہ ہوں اسے جہاد کی بجائے ماں باپ کی خدمت کا حکم دیا گیا بلکہ یہاں تک فرمایا گیا:

فَفِيهِمَا فَجَاهِدِ مَا بَابُ كِي خِدْمَتِ كَرْتَجِّهٖ جِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَا جَرْمَلُ جَائِءَ كَا۔ لِيَكُنْ
اس حدیث پاک میں معاملہ کچھ اور نظر آ رہا ہے۔ اس حدیث پاک میں اور دیگر احادیث میں ہم
آہنگی دکھائی نہیں دیتی۔

اس سلسلہ میں اتنا عرض ہے کہ اس حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ پر غور کریں تو عقدہ
خود بخود کھل جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اسے ارشاد فرماتے ہیں

أَمْرُكَ بِوَالِدَيْكَ خَيْرٌ

میں تجھے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہوں۔

ان الفاظ سے بھی علم ہوتا ہے کہ خدمت والدین مقدم ہے اور خدمت والدین کا تقدم

ہر حالت میں برقرار رہے گا۔

شارح البخاری حافظ الحدیث علامہ ابن حجر رضی اللہ عنہ ان الفاظ سے وضاحت فرماتے ہیں:

وَهُوَ مَحْمُولٌ عَلَى جِهَادِ فَرَضِ الْعَيْنِ تَوْفِيقًا بَيْنَ الْحَدِيثَيْنِ ۱

(۱) تعلق ابن حبان ۹/۵

یہاں اس جہاد کی بات ہو رہی ہے جو جہاد فرض عین ہو اور دیگر احادیث میں جس جہاد کی بات ہے وہ جہاد فرض کفایہ ہے۔

اہل اسلام کے کسی شہر پر دشمن حملہ کر دے وہ دشمن افرادی قوت اور اسلحہ میں بھی زیادہ ہو تو اس وقت اہل اسلام کے تمام افراد پر جو اس شہر میں موجود ہوں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے بلکہ عورتوں اور قریب البلوغ بچوں پر بھی جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں جہاد ہی کرنا پڑے گا کیونکہ اگر شہر ہی سلامت نہ رہا اور اس میں دشمن نے خون کی ندیاں بہا دیں تو ماں باپ کیسے سلامت رہیں گے اگر شہر سلامت رہے اور ماں باپ سلامت رہے تو خدمت کیلئے باقی ساری عمر پڑی ہے۔

اس حدیث پاک میں غور کرنے سے ایک اور صورت بھی سمجھ آتی ہے۔

ہو سکتا ہے اس صحابی کے ماں باپ ضعیف نہ ہوں بلکہ جسمانی اور مالی اعتبار سے کئی درجے فائق ہوں اس صحابی رضی اللہ عنہ کے دیگر بھائی ہر وقت ماں باپ کی خدمت کیلئے مستعد ہوں۔ ماں باپ کو اس کے جہاد پر جانے سے کسی قسم کی کمی کا احساس تک نہ ہو اور وہ بخوشی بلکہ باسرا سے جہاد کی ترغیب دیتے ہوں تو ایسی نادر صورت میں جہاد کرنا یقیناً افضل و اعلیٰ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

درجات کی بلندی

حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ :
لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ
حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا
خَطِيئَةٌ

قَالَ مَعْدَانُ : ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۸
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح رجالہ ثقات رجال صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۵
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۵۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

معدان بن ابی طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں

میں حضرت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا، میں نے ان سے عرض کی مجھے ایک حدیث سنا دیجئے ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے نفع عطا فرمادے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

سجدہ (نماز) کو لازم پکڑو کیونکہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے:

جب اللہ کا کوئی بندہ اللہ کیلئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے وسیلہ سے اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور اس سے اس کی خطا معاف فرمادیتا ہے۔

راوی حدیث حضرت معدان کہتے ہیں میں اس کے بعد حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور آپ سے میں نے سوال کیا تو آپ نے اسی کی مثل جواب ارشاد فرمایا۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۰
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
السنن الکبری	رقم الحدیث (۲۵۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۶۸۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۱۱۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۰
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۶۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۵

ہر اہل ایمان کی یہی خواہش ہے کہ اس کی زندگی کی کوتاہیوں پر قلم عفو پھیر دیا جائے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی نے کتنا کرم فرمایا ہے کہ جب بندہ اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معصیتوں کو اور اسکی خطاؤں کو معاف فرمادیتا ہے بلکہ اس کا کرم در کرم یہ ہوتا ہے کہ اس کے درجات بلند فرمادیتا ہے۔ جس کے درجات کو بلندی و رفعت سے نوازنے والا اللہ ہو اس کی قسمت کا کیا کہنا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ رَجُلَانِ أَخَوَانِ، فَهَلَكَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَذُكِرَتْ فَضِيلَةُ الْأَوَّلِ مِنْهُمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَكُنِ الْآخِرُ مُسْلِمًا؟ قَالُوا بَلَى وَكَانَ لَأَبَّاسٍ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

مَا يُدْرِيكُمْ مَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاةٌ؟ إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ نَهْرِ عَذْبٍ غَمْرٍ بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَقْتَحِمُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَمَاتَرُونَ فِي ذَلِكَ يُبْقَى مِنْ دَرْنِهِ؟ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ.

الترغيب والترهيب رقم الحديث (٥٣٥) جلد ١ صفحہ ٣١٤
قال المحقق: صحیح

مسند الامام احمد رقم الحديث (١٥٣٣) جلد ٢ صفحہ ٢٢٨
قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے۔ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی سے چالیس دن پہلے فوت ہو گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ذکر ہوا کہ پہلے فوت ہونے والا بھائی دوسرے سے افضل و اعلیٰ ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا دوسرا بھائی مسلم نہ تھا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم اس دوسرے کی چالیس دن کی زائد صلاۃ (نماز) نے اسے کہاں تک پہنچا دیا۔ بیشک صلاۃ کی مثال تو ایک میٹھی اور ٹھنڈی نہر کی مثال ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر ہو وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے ایسے پانچ مرتبہ غسل کرنا اس کے جسم پر کوئی میل چھوڑے گا۔ بیشک تم نہیں جانتے اس دوسرے بھائی کی چالیس دن کی صلاۃ (نمازوں) نے اسے کہاں تک پہنچا دیا۔

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۳۱۰) جلد ۱ صفحہ ۱۶۰

قال الدكتور محمد مصطفى الأعظمي: اسنادہ صحیح

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۷۴۵) جلد ۱ صفحہ ۴۴۷

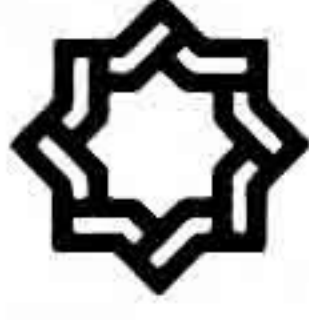
قال الحاکم: هذا حدیث صحیح

طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ

وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے جسے اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ مومن کا ایک ایک سانس بڑا قیمتی ہے مومن کا ہر سانس ذکر الہی میں بسر ہوتا ہے اور اس کا ہر سانس اس کے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

صلاة (نماز) تو صلاة ہے اس کے علو المرتبت ہونے کا کون انکاری ہے۔ صلاة ادا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا کرم بالائے کرم ہوا کرتا ہے تو جس کے صحیفہ میں صلاة کی کثرت ہوگی جس کے نامہ اعمال میں سجدوں کی کثرت ہوگی اس کے درجات تک کس کی رسائی ہے۔

انسان کا نیکی اور پارسائی کا معیار اور ہے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں معیار اور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں وہی پارسا ہے جس کی صلوات (نمازیں) مکمل ہیں جس کے سجدوں کی تعداد زیادہ ہے اور جس کے ماتھے پر نشان بندگی نمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت سے صلوات ادا کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

كَانَ رَجُلَانِ مِنْ بَلِيٍّ مِنْ قُضَاعَةَ أَسْلَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُشْهِدَا أَحَدُهُمَا وَأُخِّرَ الْآخَرُ سَنَةً فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ
الْمُؤَخَّرَ مِنْهُمَا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الشَّهِيدِ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَأُصْبِحُ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدِصَامَ بَعْدَهُ
رَمَضَانَ، وَصَلَّى سِتَّةَ أَلْفِ رَكْعَةٍ وَكَذَّاءُ وَكَذَّاءُ رَكْعَةَ صَلَاةِ سَنَةٍ.

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٥٣٦)	جلد ١	صفحة ٣١٨
قال المحقق:	حسن		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٩٢٥)	جلد ٢	صفحة ٣٥٢
(عن طلحة بن عبد الله)			
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣١٨٥)	جلد ٣	صفحة ٢٨٢
قال الالباني:	صحيح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

قضاء کی بلیٰ شاخ کے دو آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے ان میں سے ایک راہِ حق میں شہید ہو گیا اور دوسرا اس سے ایک سال بعد دنیا سے رخصت ہوا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

میں نے دیکھا کہ بعد میں انتقال کرنے والا شہید سے پہلے جنت جا رہا ہے۔ میں اس رویت سے متعجب ہوا میں نے صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کر دیا تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کیا اس دوسرے نے شہید کے بعد رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے کیا اس دوسرے نے چھ ہزار رکعتیں اور اتنی اتنی رکعتیں ایک سال کی صلاۃ کی ادا نہیں کیں۔

-☆-

صفحہ ۲۲۱	جلد ۴	رقم الحدیث (۵۰۱۷)	تحفة الاشراف
صفحہ ۵۲۰	جلد ۳	رقم الحدیث (۶۵۳۰)	السنن الکبریٰ للبیہقی
صفحہ ۳۰۲	جلد ۸	رقم الحدیث (۸۳۸۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۳۳۹	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۷۵۵۳)	مجمع الزوائد

اس حدیث پاک میں غور کیجئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک سال پہلے شہید ہونے والے کو سال بعد شہید ہونے والے سے اچھا سمجھتے تھے لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمادیا بلند درجات اسے نصیب ہیں جس کے اعمال نامہ میں نیکیوں کی کثرت ہے صلوات (نمازیں) اور روزے کثیر تعداد میں ہیں اور جنت میں بھی وہی پہلے جائے گا جس کی صلوات دوسرے سے زیادہ ہیں جس کے روزے دوسرے سے زیادہ ہیں۔

اس حدیث پاک میں جتنا گہرائی میں جائیں گے اتنا ہی کیف نصیب ہوگا۔ ایک مومن کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے فرائض کا خیال رکھے اس کے بعد نوافل کی جانب مشغول ہو۔ اگر فرائض میں کوتاہی ہے تو نوافل کا کیا اعتبار ہاں جس نے فرائض پابندی سے ادا کیئے پھر اللہ کی توفیق و اعانت سے نوافل کی جانب مشغول ہو اس طرح کہ یہ نوافل اس کی روح کی غذا بن گئے جب تک وہ ان کو ادا نہ کرے اسے چین نصیب نہیں ہوتا اور ان کے بغیر وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے۔

ایک مومن کی جتنی لمبی عمر ہوگی فرائض کی حفاظت اور نوافل پر مداومت اسے اتنا ہی بلند درجات تک پہنچائیں گے اور وہ ان صلوات و نمازوں کے سبب درجات میں دور بہت دور نکل جاتا ہے۔

آسمان کے دروازے کھلنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ سَاعَتَانِ تَفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ : عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ وَعِنْدَ
الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں:

- ۱- صلاة (نماز) کے قیام کے وقت
- ۲- جہاد فی سبیل اللہ میں صف بناتے وقت

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۰)	جلد ۵	صفحہ ۵
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح لکن اختلف فی رفعہ ووقفہ			
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۶۱)		صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی: صحیح			
المعجم الكبير الطبرانی	رقم الحدیث (۵۷۷۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۴۰
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۲۹۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۲

آسمان کے دروازے کھلے ہوں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ آسمان کے دروازوں کا کھلنا اس بات کا واضح اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے راضی ہے۔

صلوٰۃ کتنی اعلیٰ و ارفع چیز ہے اس کی ادائیگی کیلئے ہاتھ اٹھتے ہیں تو رحمت الہی کو فوراً جوش آتا ہے اور آسمان کے بند دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جب دروازہ کھلا ہو تو جیسے رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے اسی طرح بندے کی التجائیں اس کی مناجاتیں اور اسکی دعائیں انہیں دروازوں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کے حریم تک رسائی حاصل کر لیتی ہیں اور اس دعا کا اس کی ذات تک پہنچنا دعا کی قبولیت کی نشانی ہے۔

زمرہ صدیقین میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
جَاءَ رَجُلٌ "إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَيْتُ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسَ وَأَدَيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهُ فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمرو بن مرہ الجھنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۵۲۲) جلد ۱ صفحہ ۳۱۱
قال المحقق: صحیح

مجمع الزوائد قال الہیثمی: رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح جلد ۱ صفحہ ۵۱

خلا شیخی البزار وارجو اسنادہ أنه إسناد حسن أو صحیح

صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۲۲۱۲) جلد ۳ صفحہ ۳۳۰

قال الدكتور محمد مصطفى الأعظمی / اسنادہ صحیح

یا رسول اللہ!

اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں اور رمضان المبارک کی راتوں کو قیام کروں

تو یا رسول اللہ! آپ کے خیال میں میں کن لوگوں میں ہوں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
صدیقین اور شہداء میں سے۔

-☆-

مقام صدیقیت ایک بلند و برتر مقام ہے اور یہ مقام فیضان نبوت سے لبریز ہے اس مقام پر ازلی سعادت مند ہی فائز ہوا کرتے ہیں۔ اس مقام سے انہیں افراد کو حصہ ملا کرتا ہے جو شریعت مطہرہ پر دل و جان سے کار بند ہوا کرتے ہیں بلکہ اوامر شریعت پر عمل ان کی طبیعت ثانیہ بن جایا کرتی ہے۔ عام آدمی کی زندگی سانس کے بغیر نہیں سانس رک گیا تو وہ موت کی وادی میں چلا جاتا ہے تو گویا حیات سانس کے آنے جانے کا نام ہے لیکن صدیقین کیلئے شریعت مطہرہ کی پابندی صلاۃ و صوم کی پاسداری بمنزلہ سانس بن جاتی ہے وہ ہر حالت میں عبادت الہی کو مقدم سمجھتے ہیں اور انہیں ظاہری سانس کے بند ہونے کا فکر نہیں ہوتا بلکہ انہیں فکر ہے تو فکر بندگی ہے وہ ہمہ وقت عبادت الہی کے نشہ میں مخمور رہتے ہیں اور کسی لمحہ بھی عابد و معبود کے رشتہ کو ٹوٹنے نہیں دیتے۔

وہ مرد حق آگاہ جو صوم و صلاۃ کی پابندی کرے اور ہر وقت اس کا دھیان خالق و مالک

کی طرف ہو اور صلاۃ کے کیف سے یوں مست ہو کہ جیسے ہی اذان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائے دنیا کی ہر چیز سے بے خبر ہو جائے اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کیلئے بے تاب ہو جائے تو ایسے خوش بخت افراد کو اگر اللہ تعالیٰ مراتب رفیعہ پر فائز فرمادے تو یہ اس خالق و مالک کا کرم و عطا ہے۔

درِ جنتِ كهلنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ :

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَكِي لَأَنْدُرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى وَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ

مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ.

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٥٢٦)	جلد ١	صفحة ٣١٢
قال المحقق:	حسن		
سنن النسائي	رقم الحديث (٢٢٣٣)	جلد ٥	صفحة ٩
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٢٠٤٩)	جلد ٣	صفحة ٣٦٦
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٣٥٠٩)	جلد ١٠	صفحة ١١٦
المستدرک للحاكم	رقم الحديث (٢٩٩٤)	جلد ٢	صفحة ٦١٨
قال الحاكم:	هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه		
صحيح ابن حبان	رقم الحديث (١٤٢٨)	جلد ٥	صفحة ٢٣
السنن الكبرى للبيهقي	رقم الحديث (٢٠٤٦٠)	جلد ١٠	صفحة ٣١٥

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے؛ ایسا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر حضور نے رخ انور نیچے کر لیا پس ہم میں سے ہر ایک نے اپنا چہرہ نیچے کیا اور رونا شروع کر دیا۔ ہمیں کچھ علم نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ قسم کیوں فرمائی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا، آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے انوار تھے اور یہ کیفیت ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی بھی بندہ جب صلواتِ خمس (پانچ نمازیں) ادا کرتا ہے، رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے، زکاۃ ادا کرتا ہے، ساتوں کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے تو اس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسے کہا جاتا ہے سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔

-☆-

جنت میں داخلہ قیامت کے بعد ہوگا اور یہ داخلہ کئی مراحل سے گزر کر ہوگا۔ اللہ کی بارگاہ میں پیشی ہوگی۔ میزان پر اعمال تولے جائیں گے۔ جہنم سے گزرنا ہوگا پھر اگر قسمت نے یاوری کی تو جنت میں داخلہ ہوگا۔

لیکن کریم اللہ کی کرم نوازی ملاحظہ ہو جو صلاۃ ادا کرتا ہے اور اسکے ساتھ دیگر فرائض بھی بجالاتا ہے اس کیلئے ابھی جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور نور بھری صدا آتی ہے سلامتی کے ساتھ

داخل ہو جاؤ۔

صلوات سے محبت کرنے والے کی روح لطیف سے لطیف تر ہو جاتی ہے محبت الہی سے سرشار یہ روح ارجمند اسی کے دیدار کی تمنا میں محو پرواز ہوتی ہے جو نہی یہ پرکشٹا ہوتی ہے اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ندا آتی ہے اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جا۔

جسم تو وعدہ الہی کے مطابق قیامت کے بعد جنت میں داخل ہوگا لیکن روح اسی کی کرم نوازیوں سے اس عالم رنگ و بو میں ہوتے ہوئے اس جہاں سے نکل کر جنت میں داخل ہو جاتی ہے اور جلوہ الہی سے شاد کام ہوتی ہے ایسے خوش قسمت افراد کی آنکھیں جلوہ الہی کے خمار سے مست ہوتی ہے اور زبان حال سے کسی اور جہاں کی بات کر رہی ہوتی ہے۔

قرب الہی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ أُعِيدُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ إِنَّهَا سَتَكُونُ أَمْرَاءَ مَنْ
دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَصَدَّقَهُمْ بِكُذِبِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ
وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَ
لَمْ يُصَدِّقَهُمْ بِكُذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرُ عَلَيَّ الْحَوْضَ .
يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ
الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَالنَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسُهُ فَمُعْتَقٌ رَقَبَتُهُ
وَمُوبِقُهَا .

يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنْ سُحْتٍ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۹
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده صحیح علی شرط مسلم		
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۸۱۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۳۳۵
المستدرک	رقم الحدیث (۶۰۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۶۰۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۳۹
قال حمزه احمد الزین:	اسناده صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے کعب بن عجرۃ!

میں تجھے سفہاء کی حکومت کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ہاں عنقریب سفیہ حکمران ہوں گے جس شخص نے ان سے راہ و رسم رکھا ان کے ظلم و عدوان پر ان کی اعانت کی اور ان کے جھوٹ کو سچ کہا تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ قیامت کے دن

۱۱۸ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۵۲۲۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۴۴۵ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۹۲۶۳)	مجمع الزوائد
		رواہما رجال صحیح	قال المحقق:
۴۷۶ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۹۹۹)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی
		اسنادہ قوی	قال المحقق:
۶۶۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۶۸)	الترغیب والترہیب
		رواہ ابویعلیٰ باسنادہ صحیح	قال المنذری:
		صحیح	وقال المحقق:
۳۷۵ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۳۴۵)	شرح مشکل الآثار
		اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	قال المحقق:

حوض کوثر پر میری بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکے گا اور جس شخص نے نہ ان ظالم و سفیہ حکمرانوں سے راہ و رسم رکھا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد و اعانت اور نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہا وہ خوش قسمت مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حوض کوثر پر میری خدمت میں حاضر ہوگا۔

اے کعب بن عُجرہ! صلاۃ قرب الہی کا ذریعہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسے پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ دو طرح کے لوگ صبح اپنے نفسوں کا سودا کرتے ہیں۔ ایک اطاعت الہی کر کے اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرا لیتا ہے دوسرا اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

اے کعب بن عُجرہ! جو گوشت حرام سے پرورش شدہ ہے وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں صلاۃ کو قرب الہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس فرزند آدم کے بخت قابل رشک ہیں جو ہر روز قرب الہی کی منزلیں طے کرتا جاتا ہے۔ ادھر وہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اللہ اکبر کہتا ہے اور ادھر اللہ کی شان رحیمی اسے قرب کی مزید منزلوں سے سرفراز کرتی جاتی ہے اور جو صلاۃ کی لذت سے مالا مال ہے وہ یقیناً قرب الہی کی چاشنی سے بہرور ہے۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أَحْبَبْتُهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِن سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لِأُعِيذَنَّهُ.

بندہ نوافل ادا کرتے کرتے میرا قرب حاصل کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے

محبت کرتا ہوں۔ بس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ پس اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ میں آئے تو میں ضرور اسے اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور کیجئے نفل ادا کرتے اللہ کا قرب ملتا ہے اللہ کی محبت ملتی ہے اللہ کی بے پناہ عنایات ملتی ہیں۔ نفل تو پھر نفل ہے جو خلوص دل سے فرائض ادا کرتا ہو اور ان کی حلاوت میں یوں مکیف ہو جائے کہ دنیا کے کیف اس کے سامنے بے معنی ہو جائیں ایسے خوش نصیب کے قرب الہی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے ہیں کہ زندگی بھر صلاۃ قضاء نہ ہوئی اور ہمیشہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ صلاۃ ادا کرتے رہے اگر ایسے نور بھرے افراد کو قرب الہی کی دولت مل جائے تو جائے تعجب نہیں۔

عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ سلک اولیاء کی ایک سنہری کڑی سے ہیں جنہوں نے سفر و حضر میں باجماعت صلاۃ کا اہتمام فرمایا اور زندگی بھر اللہ کی بارگاہ میں حاضری دی۔ صلاۃ ادا کی تو باجماعت ادا کی اگر ایسے افراد قرب الہی کی دولت سے مالا مال ہوں اور ان کی نگاہوں میں جمال الہی کا خمار ہو اور جلوہ الہی سے مخمور نگاہوں سے دلوں کی زندگی بخشے جائیں تو اس کریم اللہ کی کرم نوازی ہی ہے اور اسکی کرم نوازی پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتا۔

نور

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ (أَوْ تَمْلَأُ) مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ.

٢١٤	صفحة	جلد ١	رقم الحديث (٣٠١)	الترغيب والترهيب
			صحیح	قال المحقق:
٣٢٣	صفحة	جلد ١	رقم الحديث (٥٢٤)	الترغيب والترهيب
٢٨٢	صفحة	جلد ٩	رقم الحديث (١٢١٦٤)	تحفة الاشراف
٣١١	صفحة	جلد ٢	رقم الحديث (٢٣٠٠)	الترغيب والترهيب
			صحیح	قال المحقق:
١٦٩	صفحة	جلد ٣	رقم الحديث (٢٩٤١)	الترغيب والترهيب
٢٥٩	صفحة	جلد ١	رقم الحديث (٢٢٣)	صحیح مسلم
٦٩١	صفحة	جلد ٤	رقم الحديث (٤٣٠٢)	جامع الاصول
٦	صفحة	جلد ٥	رقم الحديث (٢٢٣٣)	سنن النسائي
١٤٢	صفحة	جلد ٢	رقم الحديث (٢٢٣٦)	صحیح سنن النسائي

ترجمة الحديث:

حضور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو ایمان کا حصہ ہے، الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ یہ دونوں زمین و آسمان کے مابین کو بھر دیتے ہیں۔ صلاۃ (نماز) نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن کریم (اگر تو اس پر عمل کرتو) تیرے حق میں حجت ہے یا (اگر تو اس کی مخالفت کرے تو) تیرے خلاف حجت ہے۔

-☆-

صلاۃ نور ہے جو فرزند آدم صلاۃ سے محبت رکھتا ہے اس پر محافظت کرتا ہے اس کے

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۱۷)	جلد ۵	صفحہ ۵۳۵
قال الترمذی:	هذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبعغوی	رقم الحدیث (۱۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۹
قال البغوی:	الحدیث صحیح		

ظاہری اور باطنی حقوق کا خیال رکھتا ہے تو یہ نور اس کی روح میں سرایت کر جاتا ہے پھر اس کے قلب سے انوار کے سوتے پھوٹتے ہیں۔

نور خود روشن ہوتا ہے اور جس پر پڑے اسے بھی روشن کر دیتا ہے۔ صلاۃ کا نور بڑا بابرکت نور ہے۔ جسے یہ نصیب ہو جائے یہ جہاں تو یہ جہاں رہا اس کی قبر بھی منور ہو جاتی ہے۔ قبر تو قبر رہی یہ نور میدانِ حشر میں بھی اس کے کام آ رہا ہوگا۔

روح کے زخموں کی مرہم

عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ :

أَنَّ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَنْظُرَ مَا اجْتِهَادُهُ ؟ قَالَ :
فَقَامَ يُصَلِّي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَانَهُ لَمْ يَرَ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
سَلْمَانُ : حَافِظُوا عَلَيَّ هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهَذِهِ
الْجَرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصِبِ الْمَقْتَلَةُ.

ترجمة الحديث:

جناب طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیدنا سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات قیام کیا تا کہ اپنی آنکھوں سے انکی رات بھر کی عبادت و ریاضت کا مشاہدہ کر سکیں۔

طارق بن شہاب کا جیسے گمان تھا انہیں ایسا تو دکھائی نہ دیا ہاں اتنا نظر آیا کہ رات کے

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
قال المحقق:	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۰۴۲)	جلد ۸	صفحہ ۲۶۳

آخری تہائی حصہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور صلاۃ اللیل (نماز تہجد) ادا فرمائی۔

اس بات کا ذکر جناب طارق نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کر دیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ان صلوات پنجگانہ پر پابندی کرو یہ کبیرہ گناہوں کو چھوڑ کر باقی گناہ جو روح کو زخمی کرنے والے ہیں کا کفارہ ہیں۔

-☆-

نیکی اور بدی اپنا اثر رکھتی ہیں نیکی کا اثر روح پر اچھا پڑتا ہے اور بدی کے اثرات بد سے بھی روح محفوظ نہیں رہتی۔ بسا اوقات یہ گناہ یہ نافرمانیاں یہ معصیتیں روح انسانی کو زخمی کر دیتی ہیں۔ اگر ان کا بروقت تدارک نہ کیا جائے تو یہی روح کے زخم ناسوروں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور فاسد و کریمہ مادہ ہر وقت روح سے رستار ہتا ہے۔ صاحب نظر افراد اس منظر کو دیکھ کر کبیدہ خاطر ہو جاتے ہیں۔ ان زخموں کا مرہم اور ان ناسوروں کا علاج صلاۃ ادا کرنے میں ہے جو انسان حقوق ظاہری اور باطنی سے صلاۃ ادا کرتا ہے اس کے زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو جاتے ہیں پھر اس کی روح اسی پرانی کیفیت پر آ جاتی ہے کہ اس کی سطح پر کسی قسم کا کوئی داغ اور دھبہ نہیں ہوتا۔ پھر اگر توفیق الہی یاوری کرے اور اللہ کی بندگی میں مزہ آتا جائے اور علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ سے سراٹھانے کو جی ہی نہ چاہے تو یہی روح بقعہ انوار بن جاتی ہے اور اس سے انوار و برکات کے سوتے پھوٹتے ہیں اور اہل نظر حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

حضرت شاہ ابوالخیر مجددی فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ محمد

سالم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے عرض کی حضور آپ لوگوں سے زیادہ ملتے کیوں نہیں تو آپ نے جواباً فرمایا:

گناہوں اور معصیتوں کے سبب اکثر افراد کی شکلیں بدل چکی ہوتی ہیں اس لیے میں کیسے ملوں۔

اللہ اکبر! یہ خانوادہ اولیاء کی نگاہ کی پاکیزگی ہے کہ ان کی نگاہ ظاہر کے پردے کو چیر کر باطن تک چلی جاتی ہے اور باطن ان کے سامنے بالکل آشکارا اور عیاں ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کا باطن روشن و منور فرمائے۔

شعلے بجھانے والی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا يُنَادِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَا بَنِي آدَمَ ! قُومُوا إِلَيَّ نِيرَانِكُمُ الَّتِي أَوْقَدْتُمُوهَا فَأَطْفِئُوهَا .

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جو ہر صلاۃ کے وقت ندا دیتا ہے! اے اولاد آدم! اٹھو گناہوں کے سبب اپنے لیے جو تم نے نارِ جہنم بھڑکائی ہے اسے صلاۃ ادا کر کے بجھا دو۔

-☆-

انسان جتنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کیلئے جہنم میں اتنی ہی آگ بھڑکادی جاتی ہے۔ معصیت میں جیسے جیسے شدت آتی جاتی ہے نارِ جہنم کے شعلے ایسے ہی بھڑکتے چلے

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۹
قال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۳

جاتے ہیں۔ ہاں جیسے ہی وہ صلاۃ کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کر دیا جاتا ہے۔ جب انسان خلوص و للہیت سے صلاۃ ادا کرے خشوع و خضوع سے سر بندگی علیم و خبیر اللہ کی بارگاہ میں جھکا دے تو اس کے حصے کے شعلے بجھا دیئے جاتے ہیں۔ گویا اس کا نام جہنمیوں کی فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے تا وقتیکہ وہ دوبارہ معصیت و نافرمانی کی طرف راغب نہ ہو جائے۔

رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

يُبْعَثُ مُنَادٍ عِنْدَ حَضْرَةِ كُلِّ صَلَاةٍ فَيَقُولُ يَا بَنِي آدَمَ قُومُوا فَأَطِفُوا عَنْكُمْ مَا أَوْقَدْتُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيَقُومُونَ فَتَسْقُطُ خَطَايَاهُمْ مِنْ أَعْيُنِهِمْ وَيُصَلُّونَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا ثُمَّ تُوقَدُونَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى نَادَى :

يَا بَنِي آدَمَ! قُومُوا فَأَطِفُوا مَا أَوْقَدْتُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيَقُومُونَ فَيَتَطَهَّرُونَ وَيُصَلُّونَ الظُّهْرَ فَيُغْفَرُ لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَإِذَا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَمِثْلُ ذَلِكَ. فَإِذَا حَضَرَتِ الْعَتَمَةُ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَيَنَامُونَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُمْ فَمُدْلَجٌ فِي خَيْرٍ وَمُدْلَجٌ فِي شَرٍّ.

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۵۲۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۰
قال المحقق:	حسن		
المعجم الكبير	رقم الحديث (۱۰۲۵۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۴
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۱۶۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۳
حلیۃ الاولیاء		جلد ۴	صفحہ ۱۸۹

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صلاۃ کے وقت اللہ کی جانب سے ایک ندا دینے والے کو بھیجا جاتا ہے جو یہ صدا لگاتا ہے

اے اولادِ آدم! اٹھو اور اپنی اس آگ کو بجھا دو جو تم نے خود اپنے لیے جلائی ہے۔ پس توفیق الہی سے لبریز افراد صلاۃ ادا کرتے ہیں تو ان کے گناہ ان کی آنکھوں سے نیچے گر جاتے ہیں اور وہ صلاۃ ادا کرتے ہیں تو دونوں صلاتوں کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر (اے اولادِ آدم) تم گناہ کر کے اپنے لیے آگ جلا لیتے ہو۔

پس جب صلاۃ فجر کا وقت ہوتا ہے تو ندا دینے والا ندا دیتا ہے:

اے بنی آدم! اٹھو اور اس آگ کو سرد کرو جو تم نے اپنی جانوں کے خلاف خود جلائی ہے۔ پس خوش قسمت افراد اٹھتے ہیں صلاۃ ادا کرتے ہیں اور پاک و صاف ہو جاتے ہیں اور وہ صلاۃ ظہر ادا کرتے ہیں تو فجر اور ظہر کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

پس جب صلاۃ عصر کا وقت آتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ پس جب صلاۃ مغرب کا وقت آتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے اور جب صلاۃ عشاء کا وقت آتا ہے تو ایسے ہی ہوتا ہے پھر اس کے بعد جب وہ سوتے ہیں تو ان کے سارے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

پس صلاۃ ادا کرنے والے خیر کے انوار میں داخل ہونے والے ہیں۔

اور صلاۃ کو ادا نہ کرنے والے شر کے شعلوں میں داخل ہونے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کتنا کریم ہے اس کی کرم نوازی پر قربان جائیں ہم غافل، عصیاں کی دلدل میں پھنسنا ہمارا شعار، پے در پے نافرمانیاں کرنا ہمارا مشغلہ لیکن کریم پھر بھی کرم کئے جاتا ہے۔ ہر صلاۃ کے وقت اعلان کروا تا ہے اپنے ہی جلائے ہوئے شعلوں کو سرد کر لو۔ اپنے آپ کو ہلاکت کی آگ میں جلا کر خاکستر نہ کرو اور بندگی کی طرف آؤ عبادت کے جذبہ سے لبریز ہو کر سر جھکا دو۔ جلی ہوئی آگ بجھ جائے گی۔ تمہاری بختوں کو خاکستر کرنے والی آگ خود ختم ہو جائے گی۔

اب بھی اگر انسان اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو اور اسکی عبادت سے لطف اندوز نہ ہو تو یہ اس کی بد نصیبی ہے مولا کریم کی عطا و کرم میں تو کوئی کمی نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ غَسَلْتَهَا ، ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ غَسَلْتَهَا ، ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ العَصْرَ غَسَلْتَهَا ، ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ المَغْرِبَ غَسَلْتَهَا ، ثُمَّ تَحْتَرِقُونَ تَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ العِشَاءَ غَسَلْتَهَا ، ثُمَّ تَنَامُونَ فَلَا يُكْتَبُ عَلَيْكُمْ حَتَّى تَسْتَيْقِظُوا .

الترغيب والترهيب رقم الحديث (٥١٨) جلد ١ صفحہ ٣٠٩

قال المنذرى: رواه الطبرانی فى الصغير والوسط واسنادہ حسن

وقال المحقق: حسن

مجمع الزوائد رقم الحديث (١٦٥٨) جلد ٢ صفحہ ٣٣

قال الحیثمی: الحدیث حسن

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم آگ میں جلتے ہو تم آگ میں جلتے ہو۔ پس جب تم صبح کی صلاۃ ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ صبح اس آگ پر پانی پھیر کر اسے بجھا دیتی ہے۔ تم معصیت کر کے پھر جلتے ہو تم آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آتے ہو پس جب تم صلاۃ ظہر ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ آگ کو بجھا دیتی ہے۔ پھر معصیتوں سے جلنے والی آگ میں جلتے ہو، پس جب صلاۃ عصر ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ آگ کے شعلوں کو رحمت کے پانی سے بجھا دیتی ہے۔ پھر تم جلتے ہو جلتے ہو پس جب تم صلاۃ مغرب ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ گناہوں کی آگ کو دھو دیتی ہے۔

پھر تم معصیت کر کے غضبِ الہی کی آگ میں جلتے ہو جلتے ہو پس جب تم صلاۃ عشاء ادا کرتے ہو تو یہ صلاۃ رحمتِ الہی کے پانی سے غضب کی آگ کو دھو دیتی ہے۔ پھر جب تم سوتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔
صبح بیدار ہونے تک۔

-☆-

انسان کبھی کبھی ایسے نقصان میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کا اسے بروقت علم نہیں ہوتا اسے اس وقت علم ہوتا ہے جب وہ پوری طرح مصیبت کے شکنجے میں پھنس چکا ہوتا ہے۔

ایسے ہی گناہ اور نافرمانی سے وہ نقصان ہوتا ہے کہ عام آدمی کو اس کا شعور تک نہیں ہوتا۔ گناہ کرنے سے اس کے حصہ کی جہنم کی آگ بھڑکتی ہے اور مسلسل نافرمانیوں سے اس میں

اضافہ ہوتا جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کا ایمان جلتا ہو لیکن نافرمانی کرنے والے کو اس کا شعور نہ ہو۔ اگر وہ نیکی کرے تو اس نیکی کی مقدار اس کی آگ سرد ہو جاتی ہے ورنہ مسلسل نافرمانیوں سے ایمان پوری طرح شعلوں کی لپیٹ میں آ جاتا ہے۔ جس کا ایمان شعلوں کی لپیٹ میں ہو اس کیلئے خسارہ ہی خسارہ ہے۔ ہر صلاۃ کے وقت ندا دینے والا ندا دیتا ہے

اے اولاد آدم! صلاۃ ادا کر کے اپنی جلائی ہوئی آگ کو سرد کر لو۔ جو خوش قسمت اس نور بھری آواز کو سن کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں ان کی آگ بجھ جاتی ہے اور ان کا ایمان سکون کا سانس لیتا ہے اور اسے اپنی سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے۔

ہاں سن لیجئے! اصل دولت ایمان ہے جو اس دنیا سے جاتے ہوئے اپنا ایمان سلامت لے گیا وہ اپنا سب کچھ سلامت لے گیا۔

اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر امتی کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اسے صلاۃ کی لذت و جاشنی نصیب فرمائے۔

قبر میں کرم بالائے کرم

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ
عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ : دَعُونِي أُصَلِّي .

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میت قبر میں داخل ہوتی ہے اسے سورج غروب ہونے کے قریب دکھایا جاتا ہے۔ پس وہ بیٹھتا ہے اور آنکھیں ملتا ہے اور حساب لینے والے فرشتوں سے کہتا ہے: مجھے چھوڑ دو مجھے صلاۃ ادا کرنی ہے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۷۲)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۰
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۳۳۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد ۷	صفحہ ۳۸۵

قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن

ذخیرہ احادیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعادت ہر ایک کے نصیب میں نہیں بلکہ یہ سعادت و فیروز بختی صرف ان احباب کیلئے ہے جو صلاۃ کی ادائیگی میں دل و جان سے کمر بستہ رہتے ہیں اور صلاۃ ان کیلئے بمنزلہ روح ٹھہرتی ہے۔ مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی یہ احباب بھی صلاۃ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے بلکہ صلاۃ کے وقت ان کی ادائیگی فرض میں کوئی رکاوٹ بنا چاہے تو یہ مرغ لبلب کی طرح تڑپتے ہیں اور جب تک علیم و خبیر جل جلالہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو جائیں انہیں چین نہیں آتا۔

کتنا سہانا منظر ہوتا ہے قبر میں سوال کرنے والے فرشتے جن کے تصور سے آج رو نگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جن کے نام میں اتنی ہیبت ہے کہ آج بھی ان کا نام سن کر بڑوں بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے یہ ہیبت سے لبریز مخلوق اس عالم تنہائی میں سوال کرتی ہے

مَنْ رَبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟

ادھر اس میت پر عجیب کیفیت طاری ہے اور انہیں فوراً کہہ دیتا ہے مجھے صلاۃ عصر ادا کرنے دو میری صلاۃ کا وقت جا رہا ہے۔

فرشتے اس وقت کہتے ہوں گے اس سے سوال کرنے کا کیا فائدہ جو قبر میں آ کر بھی صلاۃ کو نہیں بھولتا اس کے تعلق باللہ کا عالم کیا ہوگا۔

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کس شان سے اپنے اپنے مزارات میں جلوہ افروز ہیں کہ وہ اپنے اپنے مزارات میں صلاۃ (نماز) کی ادائیگی میں مصروف رہتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارک ہے:

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ.

ترجمة الحديث:

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات میں صلاۃ (نماز) ادا کرتے ہیں۔

اس حدیث پاک کی صحت کے بارے میں محمد ناصر الدین البانی کے الفاظ ملاحظہ

ہوں:

وَقَدْ كُنْتُ بُرْهَةً مِنَ الدَّهْرِ أَرَى أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ ضَعِيفٌ لِظَنِّي أَنَّهُ مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ قَتَيْبَةَ - كَمَا قَالَ الْبَيْهَقِيُّ - وَلَمْ أَكُنْ قَدُ وَقَفْتُ عَلَيْهِ فِي (مُسْنَدِ أَبِي يَعْلَى وَأَخْبَارِ أَصْبَهَانَ) فَلَمَّا وَقَفْتُ عَلَى إِسْنَادِهِ فِيهِمَا تَبَيَّنَ لِي أَنَّهُ إِسْنَادٌ قَوِيٌّ وَأَنَّ التَّفَرُّدَ الْمَذْكُورَ غَيْرُ صَحِيحٍ وَلِذَلِكَ بَادَرْتُ إِلَى إِخْرَاجِهِ فِي هَذَا الْكِتَابِ تَبَرُّهُ لِلدِّمَةِ وَأَدَاءً لِلْأَمَانَةِ الْعِلْمِيَّةِ، وَلَوْ أَنَّ ذَلِكَ قَدْ يَفْتَحُ الطَّرِيقَ لِجَاهِلٍ أَوْ حَاقِدٍ إِلَى الطَّعْنِ وَالْغَمْرِ وَاللَّمْرِ فَلَسْتُ أَبَالِي بِذَلِكَ مَا دُمْتُ أَنِّي أَقُومُ بِوَأَجِبِ دِينِي أَرْجُو ثَوَابَهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَحْدَهُ - فَإِذَا رَأَيْتَ أَيُّهَا الْقَارِئُ الْكَرِيمُ فِي شَيْءٍ مِنْ

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۶۲۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۷
مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۶۷۰)	جلد ۶	صفحہ ۱۳۷
قال حسین سلیم اسد: اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۳۸۱۲)	جلد ۸	صفحہ ۳۸۶
قال الہیثمی: رواہ ابو یعلیٰ والہمز ار رجال ابی یعلیٰ ثقات		

تَالِي فِي خِلَافِ هَذَا التَّحْقِيقِ فَاضْرِبْ عَلَيْهِ وَاعْتَمِدْ هَذَا وَعُضَّ عَلَيْهِ بِالنَّوْاجِدِ -
فَإِنِّي لَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَتَيَسَّرُ لَكَ الْوُقُوفُ عَلَى مِثْلِهِ وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ!

عرصہ دراز تک میں اس حدیث کو ضعیف کہتا رہا کیونکہ میرا گمان تھا کہ اس حدیث کی روایت میں ابن قتیبہ متفرد ہے۔ جیسے امام بیہقی نے فرمایا ہے میں مسند ابی یعلیٰ موصلی اور اخبار اصفہاں میں روایت شدہ اس حدیث پاک سے مطلع نہ تھا۔ جب میں نے ان دونوں کتابوں میں اس کی سند کو ملاحظہ کیا تو یہ بات بالکل عیاں ہو گئی کہ اس کی سند قوی ہے۔ صرف ابن قتیبہ کا تفرّد درست نہیں اس لیے میں نے اس کتاب سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ میں اس کی بسرعت تخریج کر دی ہے تاکہ اپنی ذمہ داری سے براءت حاصل کروں اور علمی امانت کو ادا کروں اگرچہ یہ بات جاہل اور کینہ پرور شخص کو طعن و تشنیع اور اتہام کا موقع فراہم کرے گی لیکن مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں جب تک میں اپنے دینی فرائض سرانجام دیتا رہوں گا اللہ وحدہ لا شریک سے اجر و ثواب کا امیدوار رہوں گا۔

محترم قارئین کرام!

اگر آپ میری تالیفات میں اس تحقیق کے خلاف کوئی بات دیکھیں تو اسے پرے پھینک دیجئے اور اس پر اعتماد کیجئے اور اس تحقیق کو مضبوطی سے تھام لیجئے۔ میرے گمان میں ایسی تحقیق آپ کو کہیں اور نہیں ملے گی۔

واللہ ولی التوفیق.

-☆-

(۱) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ از البانی ۲/۱۹۰

قبر میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صلاۃ ادا کرنے کا تذکرہ بایں الفاظ آج بھی کتب صحاح کی زینت ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرَى بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ "يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ".

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی (معراج کی رات) تو میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے کثیب احمر کے نزدیک سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے صلاۃ (نماز) ادا کر رہے تھے۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۷۵)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۲
مصنوع النہ	رقم الحدیث (۲۳۲۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۲

قیامت کو پہلا سوال

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ

أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ
عَمَلِهِ وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ.

۳۱۹ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۳۹)	الترغیب والترہیب قال المحقق:
		حسن	
۳۲۰ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۴۰)	الترغیب والترہیب قال المحقق:
		حسن	
۵۴۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۴۰۰۲)	سنن الکبریٰ للبیہقی
۵۴۵ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۰۰۴)	المستدرک للحاکم قال الحاکم:
		حدیث صحیح	
		اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	قال الذہبی:
۵۴۵ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۰۰۵)	المستدرک للحاکم قال الذہبی:
		حدیث حسن صحیح	
۲۶۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۴۱۳)	سنن الترمذی قال الترمذی:
		حدیث ابی ہریرہ حدیث حسن غریب من ہذا الوجه	

۲۹۰ صفحہ	جلد ۱۵	رقم الحدیث (۲۰۵۷۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۲۰۹ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۱۶۸۸۶)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۹۰ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۱۶۵۶۷)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۲۱۰ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۱۶۸۹۱)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۱۹۷ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۳۲۶)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
۲۲۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۱۸۱)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۲۲۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۲۵)	سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۲۹۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۸۶۳)	سنن ابی داؤد
۲۳۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۸۶۳)	صحیح سنن ابی داؤد
		صحیح	قال الالبانی:
۳۶۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۵۵)	سنن الدارمی
۱۱۷ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۰۵۳)	تحفۃ الاشراف
۲۹۸ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۲۲۰۰)	تحفۃ الاشراف
۵۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۲۵۵)	المعجم الکبیر

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن قرظ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ سے اس کی صلاۃ (نمازوں) کا حساب لیا جائے گا۔ اگر صلاۃ کا معاملہ درست ہو تو بقیہ تمام سوال درست قرار پائیں گے اور یہ صلاۃ کا معاملہ فاسد ہو گیا تو بقیہ تمام اعمال فساد کے وصف سے داغدار ہوں گے۔

-☆-

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ہاں صلاۃ (نماز) کا درجہ ایک نمونہ اور معیار کا درجہ ہے دوسرے اعمال کا انحصار صلاۃ پر ہے اگر صلاۃ اچھی ہے تو اس کی بقیہ نیکیاں بھی اچھی ہیں اور اگر صلاۃ میں فساد ہے تو بقیہ اعمال میں بھی فساد ہے۔ گویا صلاۃ باقی اعمال صالحہ کی بنیاد قرار پاتی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اگر بنیاد و اساس درست ہے تو ساری عمارت درست ہو سکتی ہے اور اگر بنیاد ہی ٹیڑھی ہے تو باقی عمارت کو کیسے درست کیا جاسکتا ہے۔

المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۱۲۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۱
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۲۵۵۲)	جلد ۶	صفحہ ۳۸۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۷۸۵۷)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۳۳
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۷۷۵۳)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۰۸
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۱۰۴۷۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۱

اگر صلاۃ درست ہے اس میں اخلاص و اللہیت ہے تو بقیہ عبادات میں اخلاص پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر صلاۃ میں مداومت ہے تو بقیہ ارکان اسلام میں مداومت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر صلاۃ میں ہی اخلاص نہ ہو بلکہ بددلی سے رسم ادا کی جائے تو بقیہ عبادات میں کسی صورت میں اخلاص پیدا نہیں ہو سکتا۔ باقی عبادات کا حسن صلاۃ کے حسن پر موقوف ہے اور بقیہ نیکیوں کا جمال صلاۃ کے جمال کا پر تو ہے۔ قیامت کے دن سب اعمال سے پہلے صلاۃ کا سوال اسی حکمت کے پیش نظر ہے۔ اگر صلاۃ درست ہے تو لامحالہ دیگر عبادات بھی درست ہوں گی اور اگر صلاۃ ہی درست نہیں باقی اعمال کا کیا اعتبار۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَنُظِرَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنْ
صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ خَابَ وَخَسِرَ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے صلاۃ (نماز) کا حساب لیا جائے گا۔ اس کی صلاۃ (نمازوں) کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ پس اگر صلاۃ کا معاملہ درست ہو تو وہ کامیاب و کامران قرار دیا جائے گا اور اگر صلاۃ کے معاملہ میں گڑبڑ ہوئی تو اسے نامراد اور خسارے والا قرار دیا جائے گا۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۵۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۲۰
قال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۰

جنت میں داخلہ

أَبُو إِمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 أَعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ
 وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کو سنا آپ نے ارشاد فرمایا:

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۲۲۰۶۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۲۲
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
المعجم الكبير الطبراني	رقم الحديث (۷۶۶۳)	جلد ۸	صفحہ ۱۸۱
المستدرک للحاكم	رقم الحديث (۱۳۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۷
قال الحاكم:	هذا حديث صحيح على شرط مسلم ويخبر جاه		
سنن الترمذی	رقم الحديث (۶۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۶
قال الترمذی:	هذا حديث حسن صحيح		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۵۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۲۶
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ قوی علی شرط مسلم		

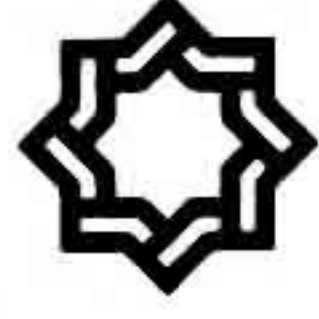
اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی صلاۃ جو تم پر فرض ہے ادا کرو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو اور جب وہ تمہیں حکم دے اس کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

-☆-

جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے دائمی انعامات کی جگہ ہے۔ یہ وہ عزت والا مقام ہے جہاں تمام روئے زمین کے اولین و آخرین نیک لوگ جمع ہونگے اور ابدالاباد تک وہیں قیام کریں گے۔

اس ارفع و اعلیٰ مقام کو اللہ کے احکامات پر عمل کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے تو جن اعمال سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کر یہ نور بھری سعادت عطا کرتا ہے ان اعمال میں سرفہرست صلاۃ (نماز) ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کو صلاۃ کی بروقت ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اطيعوا اذا امرکم کی جگہ بعض کتب میں اطيعوا اذا امرکم کے لفظ ہیں تو اس وقت مفہوم ہوگا اپنے حکمران کے اس حکم کی اطاعت کرو جو قرآن سنت کے مطابق ہو۔



قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَشْهَدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ ، مَنْ أَحْسَنَ وَضُوئَهُنَّ
وَصَلَّاهُنَّ لَوَقْتِهِنَّ فَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ
أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ " إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ .

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٢٦٠٣)	جلد ١٦	صفحة ٣٩٦
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٢٥٩٢)	جلد ١٦	صفحة ٣٩٢
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
سنن ابى داود	رقم الحديث (٣٢٥)	جلد ١	صفحة ١٦٩
صحیح سنن ابى داود	رقم الحديث (٣٢٥)	جلد ١	صفحة ١٢٥
قال الالبانى:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١٣٠١)	جلد ٢	صفحة ١٨٣
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (١١٥٨)	جلد ١	صفحة ٢١٨
قال الالبانى:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور نے ارشاد فرمایا:

خمس صلوات (پانچ نمازیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے بندوں پر فرض کر دیا ہے جس نے ان کے وضو کو احسن طریقے سے کیا اور انہیں وقت پر ادا کر دیا ان کے رکوع و سجود اور ان کے خشوع کو مکمل کیا تو اللہ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کی مغفرت کر دے۔

اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ کے ہاں اس کا کوئی ذمہ نہیں اگر اللہ چاہے تو اس کی مغفرت کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے دے۔

-☆-

جو آدمی صلاۃ (نماز) کا دل و جان سے گرویدہ ہے اس کے تمام حقوق و آداب کا خیال رکھتا ہے تو اس کیلئے مغفرت کا وعدہ ہے۔ صلاۃ پابندی سے ادا کرنے والے کے جملہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۷۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۰
مصابیح السنن	رقم الحدیث (۳۹۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۵۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۷۳۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۳
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۲۲۲۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۳

غور فرمائیے!

جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو جاتی ہے اس کی عبادت میں کتنا کیف پاتا ہے جب وضو کرنے لگے گا تو بڑے احسن طریقے سے وضو کرے گا۔ اپنے ہر عضو کو دھوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جلال و جمال کو مد نظر رکھے گا۔ اپنے اعضاء پر پانی بہاتے ہوئے وہ تصورات کی ان دیکھی دنیا میں پہنچ جاتا ہے جہاں حقیقت اپنے رخ زیبا سے نقاب سرکا دیتی ہے جلوہ الہی دل کی آنکھوں کو اس درجہ مخمور کر دیتا ہے کہ سوائے اس وحدہ لا شریک کے جمال کے کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔

یہی کیف سے لبریز جب اسکی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کا قیام اس کا رکوع اس کا سجود قابل دید ہوا کرتا ہے اگر دل کی آنکھیں سلامت ہوں تو اس کے جملہ اعضاء سے نور کی کرنیں پھوٹی نظر آتی ہیں اس کمال کے باوجود اس کا خشوع فرشتوں کیلئے قابل رشک ہوا کرتا ہے۔ ان سعادتوں سے بہرہ ور کیلئے اگر نوید مغفرت ہو تو حیرانگی کی کون سی بات ہے۔

عِبَادَةُ بِنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ مَنْ آتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيَّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَهْدٌ "أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ" إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ.

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۲۵۹۲) جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۲

صحیح ابن حبان جلد ۵ صفحہ ۲۱

قال الارنؤوط: حدیث صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے:

صلوات خمس (پانچ نمازیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ پس جس خوش نصیب نے انہیں صحیح طریقے سے ادا کیا اور ان میں سے کسی کے حق کو استخفاف کی بنا پر ضائع نہ کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں اس کیلئے عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس بد نصیب نے ان صلوات کو ادا نہ کیا اللہ کے ہاں اس کیلئے کوئی عہد و پیمانہ نہیں۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف فرمادے۔

-☆-

صلاة الجماعة

(باجماعت نماز)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ

وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

اٰمَّا بَعْدُ!

صلوة الجماعة کے وجوب پر یہ مختصر سی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور میرے لیے باعث نجات بنائے۔

کوشش کی گئی ہے کہ اس مضمون میں جتنی احادیث درج ہوں وہ سنداً بھی صحیح ہوں اور

جن کتابوں میں نظر سے وہ احادیث مبارکہ گزریں ہیں انہیں بھی درج کر دیا جائے۔

تخریج احادیث کے سلسلہ میں نووارد ہوں۔ اللہ تعالیٰ غلطیاں اور خطائیں معاف

فرمائے اور علی اکرام درگزر فرماتے ہوئے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلم بھائیوں کو صلاۃ باجماعت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی یاد کی لذت

سے سرفراز فرمائے۔ آمین

بجاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم.

حکم الہی

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاٰكِعِينَ ۗ

ترجمہ:

اور صلاۃ کو صحیح حقوق کے ساتھ ادا کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں

کے ساتھ۔

یہاں رکوع ذکر کر کے پوری صلاۃ مراد ہے بطریق مجاز مرسل کلام عرب میں جز ذکر کر کے کل مراد لینا شائع و معروف ہے۔ آیت کریمہ کے اس حصہ میں صلاۃ باجماعت کی تلقین کی گئی ہے۔

فِيهِ اِرْشَادٌ " اِلَى شُهُودِ الْجَمَاعَةِ وَالْخُرُوجِ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَقَدْ وَرَدَ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْاَحَادِيثِ الصَّحِيْحَةِ الثَّابِتَةِ وَغَيْرِهِمَا مَا هُوَ مَعْرُوفٌ " وَقَدْ اَوْجَبَ حُضُورَ الْجَمَاعَةِ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ ۲

اس میں صلاۃ جماعۃ (باجماعت نماز) میں حاضر ہونے کی طرف اور مساجد کی طرف صلاۃ کی ادائیگی کیلئے جانے کے بارے میں حکم ہے اور اس سلسلہ میں کئی احادیث صحیحہ ثابتہ بخاری و مسلم اور ان کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں وارد ہیں اور مشہور و معروف ہیں اور بعض اہل علم نے صلاۃ الجماعۃ میں حاضر ہونے کو واجب قرار دیا ہے۔

(۱) سورۃ البقرۃ ۲/۴۳

(۲) فتح القدیر للشوکانی ۱/۱۷۹

حالت خوف میں صلاۃ الجماعة کا حکم

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ
وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ
يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِهِمْ وَأَمْتِعَتِهِمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أذىٌ مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى إِنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا
حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا

ترجمہ:

اے حبیب! جب آپ ان کے درمیان موجود ہوں تو آپ ان کیلئے اقامت صلاۃ کا
اہتمام فرمائیں اس طرح کہ ان میں ایک جماعت آپ کے ساتھ (صلاۃ کی ادائیگی
کیلئے) کھڑی ہو اور وہ اپنے ساتھ اپنا اسلحہ بھی رکھیں پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ آپ کے
پچھے (سے ہٹ کر دشمن کے بالمقابل) ہو جائیں اور اور آجائیں دوسری جماعت والے جنہوں
نے ابھی تک صلاۃ ادا نہیں کی تو وہ صلاۃ ادا کریں آپ کے ساتھ اور وہ اپنے ساتھ رکھیں اپنا
دفاعی سامان اور اپنا اسلحہ۔

کافر چاہتے ہیں کہ اگر تم اپنے اسلحہ اور اپنے سامان (دفاع) سے غافل ہو جاؤ تو تم پر یکبارگی حملہ کر دیں اور کوئی حرج نہیں اگر تمہیں تکلیف ہو بارش کی وجہ سے یا تم بیمار ہو تو اتار کر رکھ لو اپنا اسلحہ اور (اس حالت میں بھی) اپنی احتیاطی تدابیر کو نظر انداز نہ کرو بے شک اللہ نے کافروں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔

-☆-

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت صدرالافاضل رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

نماز خوف کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آ کر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آ کر دوسری رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور سلام پھیر دے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آ کر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرأت کے ساتھ پورا کر کے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلی لاحق۔ حضرت ابن مسعود سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی صحابہ نماز خوف پڑھتے رہے ہیں۔ حالت خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام سے نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ صلاة الجماعة کی کتنی اہمیت ہے۔

اہل اسلام دشمنان اسلام کے سامنے سینہ سپر کھڑے ہیں دشمن انکی حرکات کا بغور جائزہ

بھی لے رہا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام لحظہ بھر کیلئے غافل

(۱) تفسیر ضیاء القرآن ۱/۳۸۳ بحوالہ تفسیر خزائن العرفان

ہو جائیں تو حملہ کر کے انہیں نیست و نابود کر دیا جائے ان کڑے اور سخت حالات میں بھی باجماعت صلاۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اگر ایسی صورت میں بھی صلاۃ الجماعة کو ترک نہیں کیا جاتا تو حالت امن میں اپنے وطن میں مسجد میں جا کر کس دلیل اور کس زعم میں صلاۃ الجماعة کو ترک کیا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اجتماعی ہیں اس میں تمام معاشرہ کا بھلا ہے اور تمام افراد کو گھیرے ہوئے ہیں اس لیے

صلاۃ الجماعة کا خصوصی حکم دیا گیا ہے۔

اگر صلاۃ الجماعة کی کوئی اہمیت نہ ہوتی

تو حالت خوف میں کبھی باجماعت صلاۃ ادا کرنے کا حکم نہ دیا جاتا۔ یہ حکم یہ ارشاد گرامی

اس بات کا واضح اعلان کرتا ہے کہ

اہل ایمان پر صلاۃ الجماعة واجب ہے اور اسے بلا عذر ترک کرنے کی بالکل

اجازت نہیں ہے۔

صلاة الجماعة كاحكم

عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا، قَالَ: ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ، وَعَلِمُوهُمْ، وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بیس راتیں قیام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حد درجہ رحم فرمانے والے اور شفقت فرمانے والے تھے۔ جب حضور نے ہمارا اپنے گھر والوں کی طرف شوق دیکھا تو فرمایا: اپنے اہل خانہ میں لوٹ جاؤ اور ان میں رہو اور انہیں اسلام کے سنہری اصولوں کی تعلیم دو اور صلاۃ ادا کرو پس جب صلاۃ کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک تمہیں صلاۃ کی طرف بلانے کیلئے اذان دے اور جو تم میں بڑی عمر والا ہو وہ امامت کرایا کرے۔

جلد ۱ صفحہ ۲۰۲

رقم الحدیث (۶۲۸)

صحیح البخاری

جلد ۸ صفحہ ۳۳۶

رقم الحدیث (۱۱۱۸۲)

تحفة الاشراف

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیس دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں رہے جب آپ کو جانے کا اذن ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا:

إِرْجِعُوا فِكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِمُوهُمْ

اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ اور اپنے اہل خانہ اور اپنے قبیلہ میں رہو اور وہ علم جو تم نے یہاں سے حاصل کیا ہے اسے ان افراد تک پہنچاؤ انکے سینوں کو بھی علوم نبوت سے مالا مال کر دو۔
وَصَلُّوا

اور صلاۃ ادا کرو۔ صلاۃ اہل ایمان کا شعار ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہر امتی کو اس کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ کفر و اسلام میں وجہ امتیاز صلاۃ (نماز) بھی ہے۔

إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ

جب صلاۃ کا وقت آجائے تو تم سے ایک تمہیں صلاۃ کی یاد دلانے کیلئے اور تمہیں مسجد میں بلانے کیلئے اذان دے دے۔ اذان جہاں بھی ہوتی ہے وہ جگہ برکات سے معمور ہوتی ہے شیاطین وہاں سے بھاگتے ہیں تو جس جگہ برکات و خیرات کا نزول ہو اور اثرار وہاں سے بھاگنے میں عافیت سمجھیں یقیناً وہ جگہ مرکز رحمت و منبع نور بن جاتی ہے۔

وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

جو تم میں بڑا ہو وہ صلاۃ کی ادائیگی میں تمہارا امام بن جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑوں کا کس درجہ خیال رکھا ہے عمومی طور پر عمر رسیدہ کو ناکارہ خیال کیا جاتا ہے لیکن قربان جائیں اس ذات اقدس و اطہر پر جن کے سر انور پر رحمۃ للعالمین کا تاج پوری آب و تاب سے ضوافشاں ہے ان عمر رسیدہ بزرگوں کو کتنا مرتبہ و مقام دیا انہیں اللہ کی بارگاہ میں حاضری کے

وقت امام و مقتداء بنا دیا۔

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد گرامی کو صیغہ امر سے ذکر کیا اور امر و جوہ کیلئے ہوتا ہے۔ رحمتوں والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں اجتماعی حاضری باجماعت صلاۃ کو واجب و لازم قرار دیا ہے۔

صلوة الجماعة کا حکم

حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤْمَهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحْقُهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مقام پر بھی جب اہل ایمان کی تعداد تین ہو جائے تو ان میں ایک صلاۃ کی ادائیگی کے وقت ان کا امام بن جائے اور ان تینوں میں سے امامت کا حقدار وہ ہے جو ان میں قرآن کریم کا زیادہ قاری ہے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی وضاحت سے بیان فرمادیا کہ جہاں تین اہل ایمان بھی ہوں جب صلاۃ کا وقت آجائے تو وہ تنہا تنہا صلاۃ ادا نہ کریں بلکہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور باقی مقتدی بن کر اللہ ذوالجلال کی بارگاہ میں حاضری دیں۔

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۹
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۴۳۳۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۰
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۴۳۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۹

صلاة الجماعة کی کتنی اہمیت و شان ہے! اگر یہ امر عظیم المرتبت نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ایسا حکم ارشاد نہ فرماتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس درجہ اہتمام سے اسے ذکر کرنا واضح کرتا ہے کہ صلاة متتھم بالشان امر ہے اور اسے جس اہتمام سے ادا کیا جائے گا اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اپنی کرم نوازیوں سے نوازے گا۔

عرفان الہی کی مے سے سرشار عارف باللہ حضرت خواجہ محمد سلطان عالم صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک نمایاں نظر آتا ہے کہ آپ نے زندگی بھر صلاة الجماعة کا اہتمام فرمایا بلکہ اس عمل کو حالت سفر میں بھی ترک نہ فرمایا یہاں تک کہ دوران سفر کسی نہ کسی کو محض اس غرض سے ساتھ رکھتے تھے کہ جہاں کہیں بھی صلاة کا وقت آجائے تو صلاة باجماعت ادا کی جائے آپ کے اسی پر خلوص عمل کا نتیجہ ہے کہ آپ کے ارادت مند آج بھی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن انہیں بھی صلاة باجماعت کے بغیر چین نہیں آتا بلکہ بعض خوش بخت تو ایسے بھی ہیں کہ زندگی کا اتار چڑھاؤ ماہ و سال کا قصہ ماضی بنتے جانا بھی ان سے صلاة باجماعت کی سعادت کو ایک وقت کیلئے بھی نہ چھین سکا۔

وَ أَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ

انکی امامت کا حقدار وہ ہے جو قرآن کا زیادہ قاری ہے۔

بڑا ہونا کبھی عمر کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کبھی تجربہ کی بناء پر اور کبھی علم کی بناء پر اور کبھی عمل کی بناء پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عمر والے کو آگے کر دیا تو کبھی علم والے کے سر پر عزت کا تاج سجا دیا۔

اذان کے بعد مسجد سے بلا عذر نکلنے کی ممانعت

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ "ثَنَا شَرِيكٌ" عَنْ الْمَسْعُودِيِّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ.

ترجمة الحديث:

ہمیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جب تم مسجد میں ہو اور صلاۃ کیلئے اذان دی جائے تو تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرنے سے پہلے مسجد سے نہ نکلے۔

-☆-

مندالامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۷۶)	جلد ۹	صفحہ ۶۰۹
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۵
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۹۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۰
قال المحقق:	الحدیث صحیح		

کوئی مسلم مسجد میں بیٹھا ہو اسی دوران صلاۃ کا وقت ہو جائے اور مؤذن اذان دے دے تو اب اسے بلا عذر مسجد سے صلاۃ باجماعت ادا کیے بغیر نکلنے کی اجازت نہیں۔
اگر صلاۃ الجماعة واجب نہ ہوتی تو ایسا حکم نہ دیا جاتا۔ یہ حکم واضح اعلان کرتا ہے کہ اہل اسلام پر صلاۃ الجماعة واجب و لازم ہے۔

جو مسلم خوش دلی سے اللہ کے اوامر اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شان کریمی سے اس پر عنایات کے دروازے کھول دیتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی نظر شفقت سے اسے نواز دیتے ہیں۔

اس عالم رنگ و بو میں جس سے اسکا اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے اسے اور کیا چاہئے۔
حَدَّثَنَا هَاشِمٌ "ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ وَشَرِيكٌ" عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ "مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أَذِنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ."

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۸۷۵) جلد ۹ صفحہ ۲۰۸

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۵۲۰) جلد ۹ صفحہ ۵۰۷

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۹۲۸۶) جلد ۹ صفحہ ۱۷۲

قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 مؤذن کے اذان دینے کے بعد ایک آدمی مسجد سے نکل گیا تو آپ نے فرمایا:
 اس آدمی نے حضور ابوالقاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔
 پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
 ہمیں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۷
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۳
صحیح سنن ابی داؤد حدیث ۵۳۶ جلد ۱ صفحہ ۱۶۰			
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۵۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۵
قال بشار عواد معروف: اسنادہ حسن			
المسند الجامع		جلد ۱۶	صفحہ ۶۰۳
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۷
قال الالبانی:	حسن صحیح		

جب تم مسجد میں ہو اور صلاۃ کی ادائیگی کیلئے اذان دی جائے تو تم میں سے کوئی بھی مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ وہ صلاۃ (نماز) ادا کرے۔

-☆-

ایک آدمی مسجد میں ہو اسی دوران صلاۃ الجماعة کی ادائیگی کیلئے اذان دے دی جائے اب ایسے آدمی کو بلا عذر مسجد سے نکل کر جانے کی اجازت نہیں تا وقتیکہ وہ جماعت کے ساتھ صلاۃ ادا کر لے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی دونوں جہاں میں وبال جان ہے۔ العیاذ باللہ

دوسرے لفظوں میں جو آدمی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو وہ وہیں بیٹھا رہے اور جماعت کے ساتھ صلاۃ ادا کر کے پھر مسجد سے نکلے تو ایسا آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار ہوگا۔ اگر صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی سند مل جائے تو زہے نصیب!

نا بینا کیلئے عدم رخصت

عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي رَجُلٌ كَبِيرٌ، ضَرِيرٌ، شَاسِعُ الدَّارِ، وَلَيْسَ لِي قَائِدٌ يُلَاؤِمُنِي، فَهَلْ تَجِدُنِي مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَجِدُكَ رُخْصَةً.

صحیح سنن ابن ماجہ قال المحقق:	رقم الحدیث (۲۳۳) صحیح	جلد ۱	صحیح سنن ابن ماجہ قال المحقق:
صحیح ابی داؤد		صفحہ ۵۶۱-۵۶۲	صحیح ابی داؤد
الإرواء الروض		جلد ۲ صفحہ ۲۳۷	الإرواء الروض
سنن ابی داؤد صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۲)	جلد ۱ صفحہ ۲۰۷	سنن ابی داؤد صحیح سنن ابی داؤد
قال الالبانی:	حسن صحیح		قال الالبانی:
سنن ابن ماجہ قال محمود محمد محمود:	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلد ۱ صفحہ ۲۳۲	سنن ابن ماجہ قال محمود محمد محمود:
صحیح سنن ابن ماجہ قال الالبانی:	رقم الحدیث (۶۵۱) صحیح	جلد ۱ صفحہ ۲۳۳	صحیح سنن ابن ماجہ قال الالبانی:
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۹۳۸)	جلد ۱ صفحہ ۵۲۱	المستدرک للحاکم

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی
میں ایک عمر رسیدہ، نابینا ہوں اور میرا گھر مسجد سے دور ہے اور میرا کوئی وسیلہ و راہنما
بھی نہیں جو مجھے اپنے ساتھ لے چلے۔
حضور! آپ کے خیال میں ایسی صورت میں میرے لیے رخصت ہے کہ میں صلاۃ گھر
پر ادا کر لیا کروں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟

صفحہ ۲۴۷	۱	تلخیص المستدرک رقم الحدیث (۱)
صفحہ ۱۱۰	جلد ۲	سنن انسائی (بالفاظ مختلفہ)
صفحہ ۳۹۷	جلد ۱	المصنف لعبدالرزاق رقم الحدیث (۱۹۱۳)
صفحہ ۳۴۶		المصنف لابن ابی شیبہ رقم الحدیث (۱)
صفحہ ۸۲	جلد ۳	السنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۲۹۲۸)
صفحہ ۳۶۷	جلد ۲	صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث (۱۴۷۸)
		قال المحقق: اسنادہ صحیح
صفحہ ۲۰۲	جلد ۱۲	مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۵۴۲۹)
		قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

میں نے عرض کی

ہاں یا رسول اللہ!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا

میرے نزدیک تیرے لیے کوئی رخصت نہیں (بلکہ تجھ پر لازم ہے کہ تو صلاۃ مسجد میں

آ کر باجماعت ادا کرے)۔

-☆-

جس کی بینائی نہیں اس کیلئے یہ روشن جہاں بھی تاریک ہے وہ انسان ہوتے ہوئے بھی

دوسرے انسان کا محتاج رہتا ہے۔ ایسا آدمی یقیناً معذور سمجھا جاتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے باجماعت صلاۃ کی اہمیت کے پیش نظر ایسے نابینا کو بھی معذور شمار نہیں کیا بلکہ اسے پابند بنایا

ہے کہ وہ صلاۃ الجماعة میں شریک ہو اور اجتماعی برکات سے مستفید ہو۔

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور نابینا ہیں

ان کا گھر مسجد نبوی سے فاصلہ پر ہے اور ان کے پاس کوئی دلیل و راہنما بھی نہیں جو ان کو مسجد نبوی

تک بوقت صلاۃ لاسکے انہوں نے اپنا یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا

اور اپنی اس مجبوری کا ذکر کیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام باتوں کو سن کر صرف یہ پوچھا

کیا تمہیں اذان کی آواز آتی ہے؟

انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے

کوئی رخصت نہیں یعنی ہر حال صلاۃ الجماعة میں حاضر ہونا پڑے گا۔



عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟ فَحَيَّ هَلَاءَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی

یا رسول اللہ! مدینہ منورہ میں شیر اور درندے کثرت سے ہیں (کیا میرے لیے رخصت

ہے کہ میں صلاۃ گھر پر ادا کر لیا کروں)؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کیا تم حی علی الصلاۃ / آ و صلاۃ کی طرف

اور

حی علی الفلاح / آ و فلاح کی طرف

کو سنتے ہو

تو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے جلدی کرو۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۴
قال الألبانی:	صحیح		

اس حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یہ عرض کرتے ہیں
یا رسول اللہ! گھر کی دوری کے ساتھ مدینہ منورہ میں شیر اور درندے بھی بکثرت ہیں شیر
اور درندوں کی موجودگی میں مسجد آنا جانا تو بینا آدمی کیلئے بھی خطرے سے خالی نہیں چہ جائیکہ نابینا
آدمی ہو۔ اس صورت کا ذکر کر کے انہیں شاید یقین ہوگا کہ اب مجھے گھر میں صلاۃ ادا کرنے کی
اجازت مل جائے گی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تم حی علی الصلاۃ آ و صلاۃ کی طرف اور

حی علی الفلاح آ و فلاح و کامیابی کی طرف

کی آواز سنتا ہے حضرت عبداللہ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا

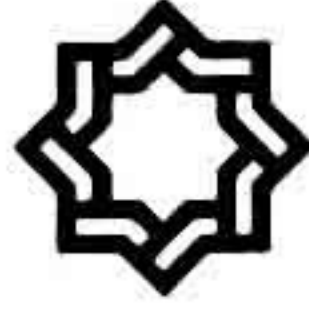
پھر جلدی جلدی صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد آ جایا کرو۔

مسجد میں صلاۃ کی ادائیگی کیلئے جو جتنی جلدی آئے گا اتنا ہی اسے اجر و ثواب زیادہ ملے

گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس اجر و ثواب میں ایک نابینا کو پیچھے نہیں دیکھنا چاہتے اسے بھی اپنے

دوسرے امتیوں کے ہمراہ جنت کے اعلیٰ مدارج میں پہنچانا چاہتے ہیں اس لئے فرما دیا جلدی

پہنچا کرو جلدی پہنچا کرو۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ. فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وُلِيَ دَعَاهُ فَقَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَجِبْ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ایک نابینا آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اس نے

عرض کی

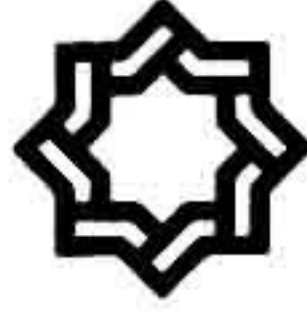
یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی قائد نہیں جو مجھے مسجد تک لے کر آئے۔ تو اس نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اسے رخصت دے دی جائے کہ وہ اپنے گھر میں صلاۃ ادا کر لیا کرے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت دے دی۔

جب وہ نابینا آدمی چل دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا تو فرمایا
 کیا تم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے دی گئی اذان کو سنتے ہو تو اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ!
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 تم مسجد میں حاضر ہو کر صلاۃ باجماعت ادا کیا کرو۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس حدیث پاک میں بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وسلم میں یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو مجھے پکڑ کر مسجد تک پہنچا آ یا
 کرے۔ میں نابینا اور تنہا ہوں مجھے گھر صلاۃ پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے لیکن حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر بھی انہیں گھر صلاۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ مسجد میں
 باجماعت صلاۃ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔



عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَسْجِدَ
فَرَأَى فِي الْقَوْمِ رِقَّةً فَقَالَ: إِنِّي لَأَهْمُّ أَنْ أَجْعَلَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ثُمَّ أَخْرَجُ فَلَا
أَقْدِرُ عَلَى إِنْسَانٍ يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أُحْرِقَهُ، عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ أُمِّ
مَكْتُومٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ نَخْلًا وَشَجْرًا وَلَا أَقْدِرُ عَلَى قَائِدٍ
كُلِّ سَاعَةٍ أَيْسَعُنِي أَنْ أَصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ اتَّسَمِعَ الْإِقَامَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَأْتِهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں کی تعداد پہلے سے کم دیکھی تو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

میں یہ ارادہ کر رہا ہوں کہ لوگوں کیلئے ایک امام مقرر کر دوں (جو صلاۃ کی امامت

کرے) پھر میں مدینہ کے گلی کوچوں میں نکل جاؤں تو میں جس بھی آدمی کو دیکھوں کہ وہ صلاۃ

باجماعت کی ادائیگی سے رہ گیا ہے تو میں اس کے گھر کو اس سمیت ہی آگ لگا دوں۔

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ! میرے اور مسجد کے درمیان کھجور کے درخت اور کچھ دوسرے درخت ہیں اور میں ہر وقت کوئی قائد بھی نہیں رکھ سکتا کیا میرے لیے یہ گنجائش ہے کہ میں اپنے گھر میں صلاۃ ادا کر لیا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تم صلاۃ کی ادائیگی کیلئے اذان سنتے ہو؟

عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

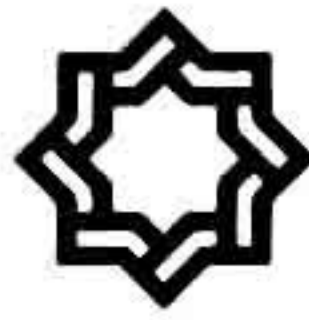
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر اذان کی آواز سنتے ہو تو تجھ پر مسجد میں حاضر ہونا لازمی ہے۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں صلاۃ ادا کرنے کی رخصت طلب کر رہے ہیں اور عرض کرتے ہیں میرے اور مسجد نبوی کے درمیان درخت ہیں کچھ کھجور کے درخت ہیں اور کچھ دوسری لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت نہیں عطا فرمائی۔

غور کیجئے انسان نابینا بھی ہو راستہ بھی واضح نہ ہو کوئی دلیل و راہنما بھی نہ ہو پھر طرفہ یہ کہ راستہ میں درخت بھی ہوں جو ٹھوکر لگنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں نابینا آدمی کسی درخت سے الجھ کر اپنے آپ کو چوٹ بھی لگا سکتا ہے لیکن ان ساری مجبور یوں کے باوجود جماعت کے ترک کرنے کی اجازت نہیں۔



عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَهُوَ أَعْمَى وَهُوَ
الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ: (عَبَسَ وَتَوَلَّى أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى) [عبس: ١-٢] وَكَانَ رَجُلًا مِنْ
قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي وَأُمِّي
أَنْتَ كَمَا تَرَانِي قَدْ دَبَّرْتَ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَذَهَبَ بَصْرِي، وَلِي قَائِدٌ لَا يَلَا
يُمْنِي قِيَادُهُ إِيَّايَ، فَهَلْ تَجِدُ لِي رُخْصَةً أَصَلِّي الصَّلَوَاتِ فِي بَيْتِي؟ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْمَعُ الْمُؤَذِّنُ فِي الْبَيْتِ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ؟ قَالَ
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَجِدُكَ رُخْصَةً
وَلَوْ يَعْلَمُ هَذَا الْمُتَخَلِّفُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ مَا لِهَذَا الْمَاشِي إِلَيْهَا لِأَتَاهَا وَلَوْ
حَبَّوْا عَلَى يَدَيْهِ وَرَجُلِيهِ.

مجمع الزوائد	رقم الحديث (٢١٦٤)	جلد ٢	صفحة ١٦٩
المعجم الكبير	رقم الحديث (٤٨٨٦)	جلد ٨	صفحة ٢٦٦
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٦١٢)	جلد ١	صفحة ٣٥٣
صحیح الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٣٣٠)		صفحة ١٤٥

قال الألباني: حسن

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابی ہیں اور وہ ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی عَبَسَ وَتَوَلَّى أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَى۔ اور یہ قریش کے ایک آدمی ہیں۔ یہی (عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں آئے تو عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو معلوم ہی ہے کہ میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میری بصارت ختم ہو چکی ہے اور جو مجھے لیکر بوقت صلاۃ مسجد آئے اس کا لانا مجھے پسند نہیں۔

کیا حضور میرے لیے رخصت تجویز فرماتی ہیں کہ میں صلوات گھر پر ادا کر لیا کروں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کیا تو اپنے گھر میں مؤذن کی آواز سنتا ہے

انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ!

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میرے ہاں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں۔

اگر صلاۃ الجماعة سے پیچھے رہ جانے والے کو علم ہوتا کہ اس صلاۃ (نماز) کی طرف

چل کر آنے والے کو کتنا اجر و ثواب ملتا ہے تو وہ اپنے ہاتھوں اور بازوؤں کے بل چل کر آتا۔

-☆-

اس حدیث پاک میں انہیں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے دو عذر نظر آتے

ہیں وہ فرماتے ہیں

میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں اور

میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں

انسان جب عمر رسیدہ ہو جائے اور اس کے قوی مضحکم ہو جائیں تو اس کیلئے زندگی میں قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں اس کیلئے چلنا بھی دشوار ہو جاتا ہے ان باتوں کے باوجود صلاۃ باجماعت کو چھوڑ کر تنہا صلاۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں۔

ان تمام روایات پر نظر ڈالیں تو حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے درج ذیل

عذر نظر آتے ہیں:

۱۔ نابینا ہیں

۲۔ گھر مسجد سے دور ہے

۳۔ کوئی قائد بھی نہیں جس کی انگلی پکڑ کر مسجد میں آسکیں

۴۔ راستہ میں شیر اور درندے ہیں

۵۔ راستہ میں جگہ جگہ مختلف نوع کے درخت ہیں

۶۔ عمر رسیدہ ہیں

۷۔ ہڈیاں اور اعضاء کمزور ہیں

ان عذروں کے باوجود بے جماعت صلاۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں تنہا صلاۃ ادا

کرنے کی رخصت نہیں۔ اب غور کیجئے

ایک آدمی نابینا بھی نہ ہو بلکہ بینا ہو اس کی انکھیں صحیح و سلامت ہوں

اس کا گھر مسجد سے دور بھی نہ ہو بلکہ مسجد کے قرب و جوار میں رہتا ہو

اسے کسی دلیل و راہنما کی ضرورت بھی نہیں
 اسے راستہ میں مسجد تک پہنچنے میں کوئی خطرہ نہیں اس کا راستہ محفوظ ہے وہاں کوئی درندہ
 اور شیر منہ کھولے کھڑا نہیں بلکہ بڑا پر امن راستہ ہے
 راستہ میں کوئی درخت وغیرہ بھی نہیں جو رکاوٹ بن سکے اور نہ کوئی ایسی چیز ہے جس
 سے اس کی ٹکر ہو جانے کا اندیشہ ہو

عمر رسیدہ بھی نہ ہو

اس کے قویٰ مضحکل نہ ہوں بلکہ بڑا چست اور چاق و چوبند ہو

اب اگر ایسا کلمہ گو مسجد کا رخ نہ کرے بلکہ صلاة الجماعة کو ترک کر دے تو بھلا وہ کس
 زعم میں ایسا کر رہا ہے کیا اس نے علیم و خبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہونا ہے کیا اسے اس بات کا
 خوف نہیں کہ روز محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں نیاز حاصل کرنا ہے۔
 اللہ ہم سب کو غفلت ختم کرنے اور نہایت مستعدی اور اخلاص سے صلاة باجماعت کی
 توفیق عطا فرمائے۔

بلا عذر تارک جماعت کی صلاۃ نقص کے داغ سے داغدار

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الكبير	رقم الحدیث (۱۲۲۶۵)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳۶
المعجم الكبير	رقم الحدیث (۱۲۲۶۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳۶
سنن الدارقطنی	رقم الحدیث (۱۵۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۹
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
السنن الكبرى	رقم الحدیث (۴۹۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۸۰
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۸۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۷
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
المنہج بزیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۳۶

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اذان سن کر بلا عذر مسجد میں صلاۃ کی ادائیگی کیلئے نہ آیا (اور گھر میں صلاۃ (نماز) ادا کی تو سن لو) اس کی صلاۃ نہیں ہوئی۔

-☆-

کوئی آدمی اذان کے کلمات اپنے کانوں سے سنے پھر صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد کا رخ نہ کرے تو اسے کیا کہا جائے۔ اذان کے دلکش کلمات اس کے کانوں سے ٹکرائیں اور وہ انکی طرف متوجہ ہی نہ ہو تو اس کا کیا کیا جائے۔

اللہ اکبر اللہ سب سے بڑا ہے۔

اس کی عظمت و کبریائی کے اقرار کیلئے مسجد کا رخ نہ کرے۔

اشھدان لا الہ الا اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ

کوئی الہ نہیں

اسکی ربوبیت کی گواہی کے لئے اس کے گھر آنے کیلئے بے قرار نہ ہو۔

اشھدان محمد رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کے رسول ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا اعلان ہو رہا ہو اور وہ اس کی عملی گواہی دینے

پر کمر بستہ نہ ہو۔

حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ آوَصَلَاةِ كِي طَرْفِ

وہ صلاۃ باجماعت کی طرف آمادہ ہی نہ ہو۔

حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ آوَكَا مِيَابِي كِي طَرْفِ

وہ فلاح و کامیابی کی اس صدا دلنواز پرکان ہی نہ دھرے۔

اللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُ سَبَّ سَے بڑا ہے

اللہ کی عظمت و کبریائی کا اعلان بار بار ہو رہا ہو اور سب اہل اسلام سے مل کر اس کے حضور سر بندگی جھکانا نہ چاہتا ہو۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں

اللہ کی الوہیت کا واضح اور اٹل فرمان مبارک اس کے کان کے پردے سے آگے دل میں اترے ہی نہ

ایسا آدمی اگر گھر میں سجدہ کرنا چاہتا ہے تو اگر اس کی اس بندگی کو اس کے منہ پر مارا جائے

یا

اسکی اس عبادت و بندگی کو نقص کے داغ سے داغدار قرار دیا جائے تو جائے تعجب نہیں۔

ترکِ جماعت: منافقین کی علامت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ

مَا فِيهِمَا لَا تَوَهُمَا حُبًّا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا يَوْمَ

النَّاسِ، ثُمَّ أَخْذُ شُعْلًا مِنْ نَارٍ، فَأَحْرِقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۹۸)	جلد ۵	صفحہ ۴۵۴
قال شعيب الارؤوط: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۴۵۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۲۴
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح			
مصنف لابن ابی شیبہ		جلد ۱	صفحہ ۳۳۲
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۹۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۷۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 منافقین پر صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء سے بڑھ کر کوئی صلاۃ (نماز) بھاری نہیں اگر
 انہیں معلوم ہوتا کہ ان دونوں (صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) میں کتنا اجر و ثواب ہے تو سرین کے
 بل یا ہاتھ اور پاؤں کے بل چل کر آتے۔
 میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اذان کہے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ
 لوگوں کو صلاۃ کی امامت کرائے پھر میں آگ کا شعلہ لے لوں پھر میں آگ جلاؤں اس پر جو
 ابھی تک صلاۃ میں شریک نہ ہوا ہو۔

-☆-

منافق جو بھی کام کرتا ہے بددلی سے کیا کرتا ہے اسے دین حق کی حقانیت کا شعور تک نہیں
 ہے وہ محض اپنے مفادات کے تحفظ کیلئے اہل اسلام کے اجتماعی کاموں میں شریک ہوا کرتا ہے۔

۳۵۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۵۶)	مسند ابی عوانہ
۳۲۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۷۳)	سنن الداری
۳۸۰ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۲۵۲۱)	تحفة الاشراف
۱۴۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۶۵۷)	فتح الباری

تمام صلوات (نمازیں) وہ بددلی سے عدم توجہی سے ادا کرتا ہے یہ ساری صلوات (نمازیں) اس کیلئے ایک بوجھ ہوتی ہیں لیکن صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء اس کیلئے زیادہ ہی بھاری ہوتی ہیں۔ صبح اہل اسلام اپنے اپنے بستروں سے اٹھ کر بندگی کا کیف لینے کیلئے مسجد کا رخ کریں لیکن منافق بادل ناخواستہ اٹھتا ہے اس کے مفادات جو اہل اسلام سے وابستہ ہیں وہ صرف انہیں تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے اپنے بستر سے نکلتا ہے لیکن اس کا دل شاید اہل اسلام کو مختلف النوع گالیوں سے نوازا رہا ہو۔

کم و بیش یہی صورت منافق کو صلاۃ العشاء کو بھی پیش آتی ہے وہ دل میں کوستا ہے یہ مسلم کیسے ہیں نہ انہیں آرام کرنے کا خیال ہے اور نہ یہ دنیا کی رنگینیوں میں مست ہوتے ہیں۔ جب بھی اذان ہوئی مسجد کی جانب خراماں خراماں چل دیتے ہیں۔ یہ دو صلوات (نمازیں) منافقین پر یقیناً بھاری ہوتی ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَعَا النَّاسَ إِلَى عَرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوهُ وَهُمْ يُدْعُونَ إِلَى هَذِهِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ فَلَا يَأْتُونَهَا. لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ أَنْصَرِفَ إِلَى قَوْمٍ سَمِعُوا النِّدَاءَ فَلَمْ يَجِئُوا فَأَضْرِمُهَا عَلَيْهِمْ نَارًا، إِنَّهُ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مَنَافِقٌ“

مجمع الزوائد و منبع الفوائد رقم الحدیث (۲۱۷۰) جلد ۲ صفحہ ۱۷۱

(کتاب الصلاۃ الباب ۸۷ الاحادیث) رواہ الطبرانی فی الاوسط و رجالہ موثقون

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 اگر کوئی آدمی لوگوں کو گوشت والی ہدی یا دو گھر کھانے کی دعوت دے تو وہ اس کی
 دعوت کو قبول کر لیں گے لیکن انہیں اس صلاۃ باجماعت کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس عبادت
 میں شریک نہیں ہوتے۔

میں نے ارادہ کیا کہ ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو صلاۃ باجماعت پڑھائے پھر
 اس قوم کے پاس جاؤں جس نے اذان کو سن کر مسجد کا رخ نہیں کیا تو میں ان کو آگ میں جلانے
 کا حکم دے دوں۔

(سن لیجئے) اس صلاۃ الجماعۃ سے منافق ہی پیچھے رہتا ہے۔

-☆-

منافق کا مطمع نظر حصولِ دولت ہوتا ہے اسکی زندگی کی تگ و دو دولت اکٹھی کرنے کے
 سلسلہ میں ہے اسے اللہ کی بندگی سے کوئی سروکار نہیں وہ جو مسجد میں جاتا ہے اس کا یہ جانا محض
 رسماً ہے وہ صرف اہل اسلام کو اپنا ظاہری روپ دکھاتا ہے۔ یہ نام کا مسلم مساجد کی طرف
 راغب ہی نہیں اگر کہیں اعلان ہو جائے کہ آنے والے کو گوشت والی ہدی پیش کی جائے گی تو
 منافقین وہاں شاید سب سے پہلے ہونگے لیکن مساجد کے مناروں سے اذان کی آواز میں انکے
 لیے کوئی کشش اور دلکشی نہیں۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
 إِنَّ لِلْمَنَافِقِينَ عَلَامَاتٍ يَعْرِفُونَ بِهَا: تَحِيَّتُهُمْ لُعْنَةٌ، وَطَعَامُهُمْ
 نُهْبَةٌ، وَغَنِيمَتُهُمْ غُلُولٌ، وَلَا يَقْرَبُونَ الْمَسَاجِدَ إِلَّا هَجْرًا، وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا
 دُبْرًا، مُسْتَكْبِرِينَ، لَا يَأْلَفُونَ وَلَا يُؤْلَفُونَ خُشْبٌ بِاللَّيْلِ، صُخْبٌ بِالنَّهَارِ. وَقَالَ
 يَزِيدٌ مَرَّةً: صُخْبٌ بِالنَّهَارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 منافقین کی کچھ نشانیاں ہیں جن کی بنا پر ان کی پہچان ہوتی ہے
 ان کا تحیہ (سلام کرنا) لعنت ہے
 ان کا طعام لوٹ کا مال ہوتا ہے

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۱۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۴۱۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۷

ان کی غنیمت خیانت کا مال ہے
 وہ مساجد کے قریب نہیں آتے مگر بددلی سے
 وہ صلاۃ ادا نہیں کرتے مگر وقت گزر جانے پر
 غرور و تکبر سے رہتے ہیں

وہ الفت و محبت سے دور رہتے ہیں اور نہ ان سے الفت کی جاتی ہے۔
 رات بے جان مکڑی کی طرح گزارتے ہیں (اللہ سے غافل ہو کر سوتے ہیں) اور دن
 کو (جانوروں کی طرح) چیختے چلاتے پھرتے ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث پاک میں منافقین کی چند علامات ذکر
 کی ہیں۔

آئیے انہیں غور سے پڑھیے اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بے
 خبری میں ہم بھی گروہ منافقین میں شمار ہوں۔

العیاذ باللہ من ذالک

تَحِيَّتُهُمْ لَعْنَةٌ:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دین کی تبلیغ فرمائی وہ سرِ اُپارِ حمت دین ہے اس
 میں ایک دوسرے کو ملتے وقت دعائیہ کلمات کا تبادلہ ہوتا ہے یہ دعائیہ کلمات ایمان والے کی
 اندرونی پاکیزگی کا اظہار کرتے ہیں۔

السلام علیکم تم پر سلامتی ہو

وعلیکم السلام اور تم پر بھی سلامتی ہو

لیکن منافقت ان پیاری تعلیمات کو نظر انداز کر دیتی ہے اور ایک منافق جب ملتا ہے تو ایسے کلمات ادا کرتا ہے جس سے دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے دوسروں کی دل آزاری فعلِ رحمت نہیں بلکہ فعلِ قابلِ لعنت ہے۔

یا منافق ملتے ہی گالیاں بکنا شروع کر دیتا ہے اور لعنت کے الفاظ منہ سے نکلاتے ہیں یہ انکے باطن کی ناپاکی کو ظاہر کرتے ہیں۔

طَعَامُهُمْ نُهْبَةٌ:

اہل ایمان رزقِ حلال کھاتے ہیں بلکہ رزقِ حلال کی تلاش کو عبادت کا درجہ دیتے ہیں جس مومن کے پیٹ میں حلال لقمہ جاتا ہے وہ لقمہ اس کے باطن کے نور کو اور اُجلا بنا دیتا ہے اور اس کی چمک میں اضافہ کا باعث بنتا ہے لیکن منافق حلال روزی کی بجائے حرام کمائی کی طرف توجہ دیتا ہے بلکہ اس کا باطن اس درجہ گر چکا ہوتا ہے کہ اسے حرام لقمہ میں لذت آتی ہے وہ لوٹ مار کا مال کھاتا ہے دوسروں کے مال کو ناحق چھین کر خود اور اپنی اولاد کو کھلاتا ہے یہ طعامِ باطن میں تکدر پیدا کرتا ہے بلکہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے بلکہ ایسا آدمی عبادت کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے آپ کو مسجد میں ایک قیدی کی صورت میں دیکھتا ہے۔

غَنِيْمَتُهُمْ غُلُوْلٌ:

امانت میں خیانت انکا شیوہ ہے۔ امانت کا تقدس پا مال کر کے وہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔ خیانت کے مال کو مالِ غنیمت کا درجہ دیتے ہیں خائن اور تو سب کچھ ہو سکتا ہے مومن نہیں ہو سکتا۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أَوْتُمِنَ خَانَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۹۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۳۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۳
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۳۱)	جلد ۵	صفحہ ۱۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۳۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۲۱
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۰۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۶۸۲)	جلد ۲	صفحہ ۸۱۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۷۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۸۴۵

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا

منافق کی تین نشانیاں ہیں

- ۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے
- ۲۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۲۳
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۶۸۷)	جلد ۶	صفحہ ۴۷۰
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۶۸۹)	جلد ۶	صفحہ ۴۷۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۱۳۱)	جلد ۹	صفحہ ۱۲۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
شرح السنۃ للبعغوی	رقم الحدیث (۳۶)	جلد ۱	صفحہ ۷۳
قال بعغوی:	هذا حدیث صحیح		
شرح السنۃ للبعغوی	رقم الحدیث (۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۷۲
قال بعغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ		
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۱۹۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۶۷)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۱

۳۔ جب اسے امانت دی جائے تو وہ خیانت کرے

ایک اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ
مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ
مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا أُوْتِمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ
وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۳۱)	جلد ۶	صفحہ ۳۸۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۴۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۷
قال شعيب الارؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۳۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۶۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۳۲)	جلد ۵	صفحہ ۱۹
قال ترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۸۴۵)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۵
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۰۸۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۲۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۷۶۸)	جلد ۶	صفحہ ۳۰۱

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چار خصلتیں جس میں ہونگی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان خصلتوں میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی بھی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

۱- جب اسے امانت دار بنایا جائے وہ خیانت کرے۔

۲- جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔

۳- جب عہد و پیمانہ باندھے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

۴- جب کسی سے لڑے تو گالیاں دے۔

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۸۶۳) - جلد ۶ صفحہ ۳۴۴

قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

مسند ابی عوانہ رقم الحدیث (۴۰) جلد ۱ صفحہ ۳۰

شرح السدۃ للبعوی رقم الحدیث (۳۷) جلد ۱ صفحہ ۷۳

قال بغوی: ہذا حدیث متفق علیہ صحیح

سنن النسائی رقم الحدیث (۵۰۳۰) جلد ۸ صفحہ ۱۲۱

صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۵۰۳۵) جلد ۳ صفحہ ۳۵۰

قال الالبانی: صحیح

صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۱۷۸) جلد ۲ صفحہ ۹۸۱

صحیح البخاری کی ان احادیث سے بھی علم ہوتا ہے کہ خیانت منافقت کی اہم علامت ہے۔ یہی علامت ایک انسان کو منافقین کے زمرہ میں داخل کر دیتی ہے۔

لَا يَقْرَبُونَ الْمَسَاجِدَ إِلَّا هَجْرًا وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا دُبْرًا.

جس چیز سے محبت ہو انسان اس کے قرب میں راحت پاتا ہے مساجد سے اہل اسلام کو محبت ہے انہیں مساجد کے قرب سے دلی سکون کی دولت ملتی ہے لیکن گروہ منافقین مساجد کی محبت سے خالی ہے انہیں اللہ کے گھر سے کوئی انس و یگانگت نہیں اگر بامر مجبوری انہیں مساجد آنا پڑے تو بڑی بددلی سے آتے ہیں جسمانی طور پر تو وہ مسجد کے قریب ہوتے ہیں لیکن دلی طور پر وہ مسجد سے دور بہت دور ہوتے ہیں۔

صلاة مومنین کی معراج ہے اس کا کیف اہل ایمان کو نصیب ہوتا ہے صلاة سے محبت کرنے والے ایک صلاة سے فارغ ہوتے ہیں تو دوسری صلاة کا انتظار کرنا شروع کر دیتے ہیں انکی روح کی غذا ان کے دل کا قرار اللہ کی بندگی ہے جیسے ہی اذان کی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے سجدہ بندگی کی لذت لینے کیلئے فوراً مسجد کا رخ کرتے ہیں لیکن منافق کیلئے سجدہ بہت گراں ہے اس کا سجدہ کرنا بہت مشکل مرحلہ ہے اگر اسے کرنا ہی پڑے تو وقت گزار کر آتا ہے بے وقت سجدہ کرتا ہے یہ اسکی اندرونی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس نے مے تو حید پی ہی نہیں اس نے عشق رسالت کا جام لبوں سے لگایا ہی نہیں اسے کیا علم کہ اللہ اکبر کہنے میں کس درجہ کیف ہے اسے کیا علم کہ

السلام عليك ايها النبي

کہنے میں کس درجہ لذت و سرور ہے وہ تو شیطانی جال میں پھنسا ہے صلاة کو ضائع کرنا

اس کا شیوہ ہے۔

مُسْتَكْبِرِينَ:

تکبر انسان کو تباہ کر دیتا ہے انسان کا حسن عاجزی میں ہے تکبر تو شیطان کی فتنج عادت ہے ابلیس اسی تکبر کی وجہ سے راندہ درگاہ ہوا۔ اولاد آدم کو عاجزی زیبا ہے اور اسی میں اس کی عافیت و سلامتی ہے۔

نہد شاخ پر میوہ سر برز میں

پھلوں سے لدی ٹہنی زمین کی طرف جھکتی ہے

جس کے اندر نعمت ایمان ہوگی اس میں عاجزی ہوگی تکبر اور ایمان دو متضاد چیزیں ہیں۔

منافق تکبر کرتا ہے اس کی سرشت میں اترانا ہے۔

لَا يَأْلَفُونَ وَلَا يُؤْلَفُونَ:

منافقین کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ کسی سے الفت نہیں کرتے پھر جو اباً وہ بھی الفت سے محروم کر دیے جاتے ہیں۔ ان کے دل سچی محبت سے خالی ہوتے ہیں بلکہ ان کے اندر نفرت کالا و ابل رہا ہوتا ہے اگر وہ ظاہری طور پر ہنس کر بات کریں یا رسماً الفت کا اظہار کریں تو یہ ایسے ہی ہے جیسے شکر کی پڑیا میں زہر بھر دیا گیا ہو۔

منافق اللہ کی محبت سے خالی ہے جب وہ اللہ کی محبت سے خالی ہے تو اللہ کی مخلوق کی محبت و الفت سے بھی خالی ہے اللہ تعالیٰ جن افراد سے محبت کرتا ہے ان کا باطن ان کی چاہت سے بھی خالی ہوتا ہے۔

منافق اللہ کے ذکر سے بھاگیں گے کیونکہ ذکر الہی محبت الہی کی نشانی ہے اگر کہیں انہیں ذکر کرنا پڑے تو وہ ذکر منافقت کے داغ سے داغدار ہوتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے: لا یذکرون اللہ الا قلیلاً

وہ اللہ کا بہت کم ذکر کرتے ہیں ان کی زبان اگر کسی وقت حرکت زیادہ بھی کرے تو وہ ذکر کثیر نہیں بلکہ منافقانہ ذکر ہے اور وہ قلت کے عیب سے معیوب ہے۔

اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی منافق پر بڑا بھاری ہوتا ہے۔

وہ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرنا تو درکنار ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔ مختلف حیلوں بہانوں سے وہ ذکر کی نفی کرتا ہے بلکہ کسی سعادت مند کو بھی ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرنے سے روکتا ہے وجہ واضح ہے کہ اس کا دل الفت سے خالی ہے پھر وہ بھی الفت کا سزاوار نہیں۔ اگر دل میں الفت ہوتی تو ذکر الہی اور ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزے لیتا اور اگر خالق و مالک اس سے الفت فرماتا تو اس کی زبان خود بخود ذکر الہی اور ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لذت سے سرشار رہتی۔

خَشَبٌ بِاللَّیْلِ:

رات کو بے جان لکڑی کی طرح غافل سوتے رہتے ہیں

منافق رات کی کیف آور گھڑیوں سے غافل ہے اسے علم ہی نہیں کہ رات کو خالق و مالک کو یاد کرنا کس درجہ بلند اقبالی کا ضامن ہے اسے تو کھانے پینے سے فرصت نہیں اور رات بھر غافل رہ کر جو وہ اپنا نقصان کر رہا اور اپنی آخرت برباد کر رہا ہے اسے اپنے اس نقصان و بربادی کا شعور ہی نہیں۔ پوچھئے ان بندگان الہی سے جنہیں عشق سردی کے جام نصیب ہوئے انکی راتیں کیسے گزرتی ہیں۔

ضَحَبٌ "بِالنَّهَارِ":

دن کو چیخنا چلانا منافق کا شیوہ ہے وہ اپنوں میں ہو یا بیگانوں میں اسکی زبان ہر وقت آری کی طرح چلتی ہے کبھی کسی کی عزت پر تبصرہ کرتی ہے تو کبھی کسی کو گالی دیتی ہے لڑائی جھگڑا منافق کی سرشت میں ہوتا ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ عِلْمَاتِ النِّفَاقِ وَمَكْرِهِ وَارْزُقْنَا حِلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَلِزَّتِهِ.

تارک نماز غافلین سے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَلَىٰ أَعْوَادِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وُدِّهِمُ الْجَمَاعَاتِ، أَوْ لَيُخْتَمَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ
قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

جلد ۱	رقم الحدیث (۲۴۴)	صحیح سنن ابن ماجہ
	رقم الحدیث (۲۹۶۷)	قال المحقق: صحیح: الصحیح
صفحہ ۲۳۳	جلد ۱	رقم الحدیث (۷۹۴)
	الحدیث صحیح	سنن ابن ماجہ
		قال المحقق:
صفحہ ۲۴۴	جلد ۱	رقم الحدیث (۶۵۳)
	صحیح	صحیح سنن ابن ماجہ
		قال الألبانی:
صفحہ ۱۱۳۶	جلد ۶	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۲۹۶۷)
صفحہ ۲۴۴	جلد ۳	رقم الحدیث (۵۵۷۱)
		السنن الکبریٰ للبیہقی
صفحہ ۱۷۵	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۸۵۵)
		صحیح ابن خزیمہ
صفحہ ۵۰	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۲۹۰)
		مسند امام احمد
		قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح
صفحہ ۳۴۴	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۰۹۹)
		مسند امام احمد
		قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے جماعت کے بغیر تنہا صلاۃ ادا کرنے والی اقوام اپنے اس عمل سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر ان کا شمار غافلین سے ہوگا۔

تارکِ جماعتِ شیطان کے تسلط میں

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: سَأَلَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيْنَ مَكَانُكَ؟
 قُلْتُ: فِي قَرْيَةٍ دُونَ حِمِصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ، لَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتُحُوذَ
 عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّبُّ الْقَاصِيَةَ، قَالَ السَّائِبُ:
 إِنَّمَا يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ: جَمَاعَةُ الصَّلَاةِ

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۱۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۷
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن			
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۲
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۶
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۱۱
قال حاکم: هذا حدیث صدوق رواه			
السنن بزیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۱۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۳۸۷)	جلد ۱۸	صفحہ ۵۷۴
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت معدان بن ابی طلحہ نے فرمایا

مجھ سے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا

تمہارا مسکن کہاں ہے؟

میں نے عرض کی

حمص کے قریب ایک گاؤں میں

انہوں نے فرمایا: میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے

تین آدمی کسی بستی میں رہتے ہوں یا جنگل میں اور اس جنگل یا بستی میں صلاۃ باجماعت

قائم نہ کی جائے تو شیطان انہیں گھیر لیتا ہے ان پر غالب آجاتا ہے۔ تم پر صلاۃ باجماعت لازم

ہے کیونکہ بھیڑیا ریوڑ سے دور بکری کو کھا جاتا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۴۸۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۱۵
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	حسن		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۰۶۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۵
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۶۷)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۵

سائب فرماتے ہیں اس حدیث پاک میں الجماعۃ سے مراد جماعۃ الصلاۃ ہے یعنی صلاۃ (نماز) کی جماعت۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی نے صلاۃ الجماعۃ کی اہمیت کو کس قدر اجاگر کر دیا ہے کہ اگر کسی بستی میں یا جنگل میں تین آدمی بھی ہوں تو وہ صلاۃ تنہا تنہا ادا نہ کریں بلکہ سب مل کر صلاۃ ادا کریں ان میں سے ایک مُصلّیٰ امامت پر آجائے باقی دو اس کی اقتداء میں اللہ کی بزرگی کا مزہ لیں۔

یقیناً جسے اللہ تعالیٰ کی بندگی و عبادت کا کیف مل جائے وہ بڑے نصیبوں والا ہے۔ صلاۃ الجماعۃ اہل اسلام کی شوکت و قوت کا اظہار کرتی ہے۔ یہ ایمانی و روحانی قوت ہے شیطان اہل ایمان کی اسی قوت سے ہر وقت خائف رہتا ہے اور باجماعت صلاۃ ادا کرنے والا شیطان کی گرفت سے آزاد ہوتا ہے ہاں جو آدمی تنہا صلاۃ ادا کرے اور اکیلے صلاۃ ادا کرنے کو اپنی عادت بنا لے تو شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے اور وہ آدمی شیطان کیلئے ترنوالہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ جو بکری ریوڑ سے الگ تھلگ ہو اسے بھیڑ یا فوراً دبوچ لیتا ہے۔ بھیڑ یا ایک خونخوار درندہ ہے اور اس کا کام ہی چیرنا پھاڑنا ہے۔ شیطان کو اس درندے سے تشبیہ دے کر یہ عیاں کیا گیا کہ اے اہل ایمان شیطان کو کبھی بھی اپنا ہمدرد اور خیر خواہ نہ سمجھنا اس کی سرشت میں چیر پھاڑ ہے اسے جب بھی موقع ملے تمہارے ایمان کو ضائع کر دے گا اس لیے ہمیشہ صلاۃ الجماعۃ میں شرکت کیا کرو کیونکہ باجماعت صلاۃ ادا کرنے والے سے شیطان بھاگتا ہے۔

غضبِ الہی میں گرفتار

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ اقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجَمَاعَاتِ أَوْ لَيُخْتَمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۳
قال محمود حسن:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
قال الألبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۸
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد ۳	صفحہ ۸۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۷۸۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۵
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۱۰۵۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۲
قال للبخاری:	هذا حدیث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۱۸۵۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۵
مسند احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۲)	جلد ۲	صفحہ ۵۳۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند احمد	رقم الحدیث (۳۰۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند احمد	رقم الحدیث (۲۲۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۵۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر پر جلوہ افروز فرما رہے تھے:

صلاة الجماعة کو ترک کرنے والی قومیں جماعت ترک کرنے کا وطیرہ چھوڑ دیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر ان کا شمار غافلین سے ہوگا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کتنا جلال بھرا ہے۔ اس سے ترک جماعت پر کتنا نقصان ہوتا ہے کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہ آدمی جس پر اس کا خالق و مالک راضی ہو اور اس کا رسول و نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں وہ بڑی سعادت سے بہرہ ور ہے لیکن جس سے اس کا خالق و مالک ناراض ہو جائے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جائیں اس کا دونوں جہاں میں کوئی ٹھکانہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی جب ناراضگی بڑھ جاتی ہے تو اللہ ایسے آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے جس کے دل پر مہر لگا دی جائے پھر اسے ہزار نصیحت کیجئے اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اپنے غضب و ناراضگی سے محفوظ فرمائے۔

تارک جماعت

آگ کے سپرد کیے جانے کے لائق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحَطَبُ، ثُمَّ أَمُرُ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا، ثُمَّ أَمُرُ
رَجُلًا فَيَوْمُّ النَّاسَ، ثُمَّ أَخَالِفُ إِلَى رِجَالٍ فَأَحْرِقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرَقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۰۹۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۱
شعب الارب ووط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۲۲۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۵۸
شرح السنۃ للبعوی	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۴۴
قال بغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته		
الموطا للامام مالک	رقم الحدیث (۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۵
سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۸۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۱
قال الالبانی:	صحیح		

تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۸۳۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۹۴
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۳۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
قال بشار عوار معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۶۵۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۴۹)	جلد ۱	صفحہ ۱۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۶۵۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
قال ترمذی:	حدیث حسن صحیح		
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۷
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۵)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۸
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۹۰۳)	جلد ۸	صفحہ ۳۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۳۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۰۹
قال احمد شاكر:	وهو صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۵۵
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۴۴ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۳۲۲)	مسند الامام احمد قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح
۳۹۲ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۰۵۷)	مسند الامام احمد قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح
۶۱۷ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۰۹۰۴)	مسند الامام احمد قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح
۳۷ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۸۸۷۶)	مسند الامام احمد قال حمزه احمد الزين: اسنادہ حسن
۴۲۵ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۹۵۶)	المسند للحمیدی
۸۹ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۴۹۳۴)	السنن الکبریٰ للبیہقی
۳۴۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۷۹۱)	شرح السنۃ للبعوی قال بغوی هذا: حدیث متفق علی صحۃ
۳۷۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۴۸۴)	صحیح ابن خزیمہ
۱۷۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۸۵۳)	صحیح ابن خزیمہ قال محقق: اسنادہ صحیح
۱۷۵ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۸۵۴)	صحیح ابن حبان
۳۵۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۴۵۹)	مسند ابی عوانہ
۳۵۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۴۶۰)	مسند ابی عوانہ

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ لکڑیوں کے بارے میں حکم دوں کہ انہیں جلایا جائے پھر صلاۃ کا حکم دوں تو اس کیلئے اذان دے دی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی صلاۃ کی امامت کرائے پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو صلاۃ میں شریک نہیں ہوتے تو میں ان کو ان گھروں سمیت جلا ڈالوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی کو علم ہو کہ (صلاۃ کے ساتھ) ایک پر گوشت ہڈی ملے گی یا دو اچھے گھر ملیں گیں تو (یہ تارکِ جماعت) عشاء کی صلاۃ میں ضرور شریک ہونگے۔

یہ حدیث پاک کتنی پر جلال ہے جو صلاۃ الجماعة میں شریک نہ ہوتا ہو وہ اس قابل ہے کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ اس کا وبال اس درجہ ہے کہ صرف اسے ہی نہیں بلکہ اس کے گھر سمیت اسے جلا دیا جائے یعنی وہ منافق ہے جس کا نفاق بالکل واضح ہے۔

اے اللہ! اے رحم الرحیم!

ہم سب کو صلاۃ الجماعة میں شرکت کی توفیق ارزانی فرما اور ہمیں اپنے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے مامون و محفوظ فرما۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتُهُنَّ

رِجَالٌ "عَنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ أَوْ لَا حَرَقَنَّ بِيُوتَهُمْ."

سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۷۹۵) جلد ۱ صفحہ ۲۳۳

قال محمود محمد محمود: الحدیث صحیح

صحیح سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (۶۵۴) جلد ۱ صفحہ ۲۳۲

قال الألبانی: صحیح

ترجمہ:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 جو لوگ باجماعت صلاۃ ادا نہیں کرتے وہ صلاۃ باجماعت ترک کرنے سے باز آ جائیں
 ورنہ میں انکے گھروں کو جلانے کا حکم دے دوں گا۔

-☆-

سوخاتمہ

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ خَاشِعَةً
 أَبْصَارَهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۗ

ترجمہ:

جس دن پردہ اٹھا دیا جائے گا ایک ساق سے تو ان (نابکاروں) کو سجدہ کی دعوت دی
 جائے گی تو اس وقت وہ سجدہ نہ کر سکیں گے ان کی آنکھیں ندامت سے جھکی ہوگی ان پر ذلت
 و رسوائی چھا رہی ہوگی حالانکہ انہیں (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا جبکہ وہ صحیح سلامت
 تھے (اور وہ سجدہ نہ کرتے تھے)

-☆-

حضور ضیاء الامۃ رحمہ اللہ لکھتے ہیں

جب کوئی سخت تکلیف دہ اور مصیبت کا وقت آ جاتا ہے تو اہل عرب یہ محاورہ استعمال
 کرتے ہیں۔ جب گھمسان کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں
 شَمَّرَتِ الْحَرْبُ عَنْ سَاقِهَا۔
 جنگ نے اپنی پنڈلی سے تہہ بند اوپر اٹھالیا۔

(۱) سورۃ القلم/ آیات ۴۲-۴۳

راجز کہتا ہے

قَدْ كَشَفْتُ عَنْ سَاقِهَا فَشُدُّوا

وَجَدَّتِ الْحَرْبُ بِكُمْ فَجُدُّوا

اے بہادر و! لڑائی نے اپنی پنڈلی ننگی کر دی ہے تو سب زور سے حملہ کرو جنگ زوروں پر ہے اب تم بھی سنجیدگی سے داد شجاعت دو۔

جس سال قحط انتہا کو پہنچ جائے اس کا ذکر یوں کرتے ہیں

فِي سَنَةٍ قَدْ كَشَفْتُ عَنْ سَاقِهَا

یہ اس سال کی بات ہے جس نے اپنی پنڈلی ننگی کر دی۔

اس محاورہ کے مطابق آیت کا معنی ہوگا روز قیامت جب حالات بڑے تکلیف دہ اور ہولناک ہو جائیں گے اور ہر شخص جلال خداوندی سے لرزہ بر اندام ہوگا۔ چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں گی دل خوف سے دھڑک رہے ہوں گے اس وقت لوگوں کے ایمان یا کفر خلوص یا نفاق آشکارا کرنے کیلئے انہیں حکم دیا جائے گا اور سب اپنے رب کو سجدہ کرو۔

جن کے دلوں میں ایمان اور خلوص ہوگا فوراً سر بسجود ہو جائیں گے لیکن کافر اور منافق بہت زور لگائیں گے کہ سجدہ کریں اور خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں لیکن ان کی کمراکڑ جائے گی بڑی کوشش کے باوجود سجدہ نہ کر سکیں گے اس رسوائی پر آنکھیں جھک جائیں گی سب کے سامنے ان کے کفر و نفاق کو ظاہر کر دیا گیا۔

آج وہ سجدہ سے کیوں محروم ہیں اس کی وجہ بتادی کہ جب دنیا میں صحیح و سالم تھے انہیں کہا گیا کہ سجدہ کرو لیکن سجدہ کی توفیق نہ ہوئی اس حکم عدولی کی پاداش میں آج ان سے سجدہ

کرنے کی قوت سلب کر لی گئی ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ، يَعْنِي حِينَ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى
الصَّلَاةِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَكَانُوا سَالِمِينَ قَادِرِينَ عَلَى الصَّلَاةِ وَفِي هَذَا وَعِيدٍ
لِمَنْ قَعَدَ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَلَمْ يُجِبِ الْمُؤَذِّنَ إِلَى إِقَامَةِ الصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ. ۲
وَكَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں آج ان سے سجدہ کی قوت اس لیے سلب ہے کہ
جب انہیں بلایا جاتا تھا (دنیا میں) صلوات کی طرف اذان و اقامت کے ذریعے اس حال میں
کہ وہ سالم بھی تھے اور صلاۃ پر قادر بھی تھے (تو صلاۃ کی طرف نہ آتے تھے)

اس میں وعید ہے اس آدمی کیلئے جو صلاۃ الجماعۃ ادا کرنے کی بجائے بیٹھا رہا اس
نے مؤذن کی صدا کا کوئی جواب نہ دیا کہ وہ صلاۃ فی الجماعۃ میں شریک ہو۔

آج جو افراد صلاۃ الجماعۃ سے غفلت کرتے ہیں انہیں اپنے رویے پر نظر ثانی کرنی
چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ غفلت ہی غفلت میں خاتمہ بالخیر کی نعمت سے محروم ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیشہ صلاۃ باجماعت کی
توفیق عطا فرمائے۔

(۱) تفسیر ضیاء القرآن

(۲) التفسیر الکبیر للرازی ۳۰/۹۶

فہرست

5	وضو کا سنت طریقہ	1
8	مفتاحِ صلاۃ	
18	وضو ایمان کا حصہ ہے	
24	نشانِ مومن	
29	گناہوں سے پاکیزگی	
58	الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ	
70	حضرت ابو ہریرہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کا عمل	
74	فرائضِ وضو	
75	وضو ایک نظر میں	
79	وضو سے قبل مسواک	
81	مسواک کرنا اپنے منہ کو پاک کرنا اور اپنے رب کو راضی کرنا ہے	
85	مَطْهَرَةٌ وَمَرْضَاةٌ	
100	مسواک سے ادا کی گئی صلاۃ (نماز) ستر گنا فضیلت رکھتی ہے	
103	نوری فرشتے کالبوں سے لب لگانا	
105	مسواک کا تاکیدِ حکم	
108	نیتِ وضو	
110	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وضو سے پہلے	
116	سب سے پہلے ہاتھ دھونا	
120	وضو دائیں طرف سے	
125	ہر عضو کو ایک ایک بار دھونا	
127	ہر عضو کو دو، دو بار دھونا	
128	اعضا کا تین تین مرتبہ دھونا	

137	تین بار سے زائد اعضاء نہ دھوئے جائیں	
139	کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا	
142	استنشاق	
146	استنشاق میں مبالغہ کی حکمت	
149	چہرے کا دھونا	
151	داڑھی کا خلال	
155	بازوؤں کا کہنیوں سمیت اور پاؤؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا	
157	سر کا مسح	
159	سر کے مسح کا طریقہ	
166	ناصیہ پر مسح	
170	ناصیہ کا معنی	
172	پاؤں دھونا	
172	انگلیوں کا خلال	
177	ایڑیاں دھونا:	
185	وضو کا بچا ہوا پانی پینا	
187	وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا	
194	نَحِيَّةُ الْوُضُوءِ	
198	وضو کا پانی بطور تبرک	
201	وضو کا تبرک پانی مریض پر ڈالنا	
203	مساجد کی آباد کاری	2
206	حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک	
210	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعمیر مسجد میں خود حصہ لینا	
216	جنت میں گھر	

- 226 صدقہ جاریہ
- 227 عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ
- 228 وَلِدًا صَالِحًا تَرَكَهُ
- 229 مُصْحَفًا وَرَثَتَهُ
- 229 مَسْجِدًا بَنَاهُ
- 230 بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ
- 230 نَهْرًا أَجْرَاهُ
- 231 صَدَقَةٌ أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ
- 232 تعمیر مسجد کے وقت کسی بزرگ سے سنگ بنیاد رکھوانا
- 238 فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مُصَلًّى
- 240 مساجد کی تعمیر میں حسن و نفاست
- 244 مساجد طیب و طاهر
- 250 مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت دعاء
- 254 اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
- 255 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
- 258 اللَّهُمَّ اغْصِنِي مِنَ الشَّيْطَانِ
- 262 مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں
- 264 ناحية المسجد
- 266 احب البلاد
- 269 أَبْغَضُ الْبِلَادِ
- 271 مساجد کی آباد کاری سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
- 275 مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ غَدًا مُسْلِمًا
- 276 لَوْ تَرَ كُتْمٌ سَنَةً نَبِيكُمْ لَضَلَلْتُمْ

277	مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُعِمِدُ إِلَى الْمَسْجِدِ
278	وصف ایمان سے متصف
281	حالتِ صلاۃ میں
283	صلاۃ میں
285	عزت و وقار سے
288	گناہوں کی مغفرت
291	بِمُحْوِ اللَّهِ بِهِ الْخَطَايَا
292	بِرْفَعِ بِهِ الدَّرَجَاتِ
294	إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ
294	كثرة الخطأ إلى المساجد
295	إِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
296	فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ
302	گناہوں کا دھل جانا
303	إِعْمَالُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْمَسَاجِدِ
305	بَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا
309	أَتَانِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ
310	فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ
311	فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيِي
311	فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
311	فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ فَعَرَفْتُ
312	الْكَفَّارَاتِ
313	الْمَكْتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ
313	الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ

- 314 عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ
- 315 كَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ
- 316 حسنات کی کثرت
- 324 ہر قدم پر دس نیکیاں
- 326 الْقَاعِدُ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ
- 326 بُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّينَ
- 327 حج اور عمرہ جتنا اجر و ثواب
- 328 أَجْرُ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ
- 330 أَجْرُ الْمُعْتَمِرِ
- 333 كِتَابٌ "فِي عَلِيِّينَ"
- 334 اللہ کی کفالت
- 335 التَّقِيُّ
- 336 نَكْفَلُ اللَّهُ بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ
- 336 وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللَّهِ إِلَى الْجَنَّةِ
- 338 ضمانت الہیہ میں
- 340 مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
- 340 مَنْ عَادَ مَرِيضًا
- 341 مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ
- 342 مَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ
- 342 مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا
- 345 اللہ تعالیٰ بطور مباحات فرشتوں سے ذکر کرتا ہے
- 349 حقیقی عزت والا
- 353 اللہ کی خوشنودی
- 358 نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت میں

365	ملائکہ مشغول دعاء
367	كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ
370	گناہوں کی معافی کا آسان طریقہ
373	اوتاد المساجد
375	الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاءُ هُمْ
377	إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُوهُمْ
377	وَإِنْ مَرَضُوا عَادُوهُمْ
381	إِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ
381	أَخ "مُسْتَفَاد"
382	كَلِمَةٌ "مُحْكَمَةٌ"
382	رَحْمَةٌ "مُنْتَظَرَةٌ"
383	آگ سے آزادی
386	قیامت کو نور تام
391	نُور "سَاطِع"
393	ظن الہی میں
396	الْإِمَامُ الْعَادِلُ
397	شَاب "نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ"
398	رَجُلٌ "قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ"
399	رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ
401	رَجُلٌ "دَعَتْهُ امْرَأَةٌ" ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ
402	رَجُلٌ "تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا"
403	رَجُلٌ "ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ"
404	ضیافت الہیہ
406	اللہ سے ملاقات نور کی معیت میں

- 408 ایک عظیم بشارت
- 409 مسجد حرام میں ایک صلاۃ ایک لاکھ صلاۃ سے افضل
- 412 مسجد اقصیٰ میں ایک صلاۃ ایک ہزار صلاۃ کے برابر
- 413 فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ
- 415 مسجد نبوی میں ایک صلاۃ دس لاکھ صلاۃ سے بہتر
- 419 اللہ کے کرم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت و شفقت سے امید رکھنا
- 420 تین مبارک مساجد کی طرف سفر
- 421 طلب علم کیلئے سفر
- 424 سفر ہجرت
- 426 سفر جہاد
- 428 قبور کی زیارت کیلئے سفر
- 430 تبلیغ دین کیلئے سفر
- 432 مسجد قباء میں صلاۃ ادا کرنے کا اجر
- 435 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک
- 440 باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العصر کی اہمیت
- 444 باجماعت صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء کی اہمیت
- 448 مسجد میں عشاء کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے نصف رات عبادت کا ثواب اور فجر کی صلاۃ باجماعت ادا کرنے سے پوری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے
- 451 مسجد میں ایک باجماعت صلاۃ تنہا پچیس صلوات (نمازیں) ادا کرنے سے بہتر ہے
- 463 مساجد میں خرید و فروخت کی ممانعت
- 468 مساجد میں غلاظت پھینکنا منع ہے
- 471 بدبودار چیز کھا کر مساجد آنا منع ہے
- 475 مساجد میں الحاد-گناہ کبیرہ
- 480 بے ادب کسی مسجد میں امامت کے لائق نہیں

484	روئے زمین مسجد و طہور	
487	مَبَارِكِ الْاِبْلِ اور مَرَابِضِ الْغَنَمِ میں صلاۃ ادا کرنا	
491	فضائل الصلاۃ	3
493	رکن اسلام	
496	گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ	
508	ملائکہ کی گواہی	
518	احب الاعمال	
525	درجات کی بلندی	
533	آسمان کے دروازے کھلنا	
535	زمرہ صدیقین میں	
538	درجہ جنت کھلنا	
541	قرب الہی	
545	نور	
548	روح کے زخموں کی مرہم	
551	شعلے بجھانے والی	
557	قبر میں کرم بالائے کرم	
562	قیامت کو پہلا سوال	
566	جنت میں داخلہ	
573	صلاۃ الجماعة (باجماعت نماز)	4
576	حکم الہی	
577	حالت خوف میں صلاۃ الجماعة کا حکم	
580	صلوۃ الجماعة کا حکم	
585	اذان کے بعد مسجد سے بلا عذر نکلنے کی ممانعت	

589	ناہینا کیلئے عدم رخصت
602	بلا عذر تارک جماعت کی صلاۃ نقص کے داغ سے داغدار
605	ترک جماعت: منافقین کی علامت ہے
610	نَحِيْتُهُمْ لَعْنَةً
611	طَعَامُهُمْ نُهْبَةٌ
611	غَنِيْمَتُهُمْ غُلُوْلٌ
617	مُسْتَكْبِرِيْنَ
617	اَيُّالْفُوْنُ وَلَا يُؤَلْفُوْنَ
618	خَشَبٌ بِاللَّيْلِ
619	ضَخَبٌ بِالنَّهَارِ
620	تارک نماز غافلین سے
622	تارک جماعت شیطان کے تسلط میں
625	غضب الہی میں گرفتار
627	تارک جماعت آگ کے سپرد کیے جانے کے لائق

marfat.com